

قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا. (الآیہ)



ہر ملک رضا ہے نجر خوشوار برق بار
اعداء سے کھدو خیر منائیں نہ شر کریں



جدید نجدی ٹولہ نام نہاد مرکز ”الدعوة والارشاد“ اور ماہنامہ ”الدعوة“ کی
شان رسالت سے عداوت اور کذب بیانی و بد زبانی کا انکشاف

الدعوة صديق والاصاف گودھوت

مسمیٰ بہ

صاحب

ابوداؤد محمد صادق رضوی قادری

از قلم: پاسان مسلک رضا
نباض قوم علامہ الحاج مولانا

امیر جماعت رضائے مصطفیٰ پاکستان سرپرست ماہنامہ ”رضائے مصطفیٰ“ گوجرانوالہ

ناشر: مکتبہ رضائے مصطفیٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ

نجدی تحریک و وہابی مذہب کے پیشوا کا تعارف

سابق صدر و دیوبند مولوی حسین احمد ”مدنی“ نے لکھا ہے

کہ صاحبو محمد بن عبد الوہاب نجدی ابتداء تیرہویں صدی نجد عرب سے ظاہر ہوا اور چونکہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا اس لیے اس نے اہلسنت و جماعت سے قتل و قتال کیا۔ ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا۔ (انہیں کافر و مشرک قرار دیکر) ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا گیا۔ ان کے قتل کرنے کو باعث ثواب و رحمت شمار کرتا رہا۔ اہل حریم کو خصوصاً اور اہل حجاز کو عموماً اس نے تکلیف شاقہ پہنچائیں۔ سلف صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کیے۔ وہ ایک ظالم و باغی خونخوار فاسق شخص تھا۔ محمد بن عبد الوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم و جملہ مسلمانان دیار مشرک و کافر ہیں اور ان سے قتل و قتال کرنا۔ ان کے اموال ان سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے۔

بہت سے لوگوں کو وجہ اس کی تکالیف شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ چھوڑنا پڑا اور ہزاروں آدمی اس کے اور اس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔

”چنانچہ نواب صدیق حسن خاں (غیر مقلد) نے خود اس کے ترجمہ میں ان دونوں باتوں کی تصریح کی ہے۔“
(کتاب شہاب ثاقب صفحات ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶)

حروف نجد

نجد کا ”نون“ ہے جو ”نار“ کی علامت ہے	نجد کی ”جیم“ ”جنم“ سے ہی عبارت ہے
نجد کی ”دال“ بھی ”دوزخ“ پہ ہی دلالت ہے	نجد سرپائے خباثت و خجالت ہے
حروف نجدیہ کہتے ہیں نجدی طبقہ میں	ناریوں کی شقاوت ہے یا ضلالت ہے

(رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں نجد کے لیے دُعا کی واسطے عرض کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہیں سے شیطان کا سینک نمودار ہوگا۔ (حدیث مشہور)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نَحْمَدُكَ يَا مُصَلَّى وَنُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِكَ يَا كَرِيمَ وَاللَّهُ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ -

حضور پر نور - نبی مکیہ دان علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے۔
 من یحیی منکم فیسیر فی اختلافنا کثیرا - یعنی تم میں سے جو زندہ رہے گا۔ وہ بکثرت اختلافات دیکھے گا، الحدیث
 • چنانچہ دور حاضر میں جو لوگ زندہ ہیں۔ وہ اپنی آنکھوں سے
 نبی غیب ہلن کی غیب ہلانی کا مشاہدہ کر سکتے ہیں۔ کہ اختلاف در
 اختلاف - فتنہ در فتنہ اور فرقہ در فرقہ کی کثرت ہے (وہ العیاذ باللہ)
 • جن مختلف پہلے مشہور فرقوں کی علماء و حق علماء اہلسنت نے نشانہ دیا
 اور ان کی تردید فرما کر مجھولے جملے نئی مسلمانوں کے ایمان و عقائد
 کا تحفظ اور مسلک اہلسنت کا دفاع فرمایا ہے • تعجب ہے کہ
 اب ان باطل فرقوں کی شاخیں نمودار ہو رہی ہیں۔ جن سے اہل سنت
 کا تحفظ و دفاع اور ضروری ہو گیا ہے • اسلئے کہ کھلے دشمنوں
 کے حملہ کی نسبت پر اسرار تعاب پوش بہرہ یوں کا حملہ زیادہ
 شدید و خطرناک ہوتا ہے۔ لہذا فقیر نے اللہ کے فضل۔ رسول اللہ
 کی شگاہ عنایت اور احباب و بزرگوں کی دعاؤں سے مجھولے جملے
 سفینوں کو کھلے دشمنوں سے خبردار کرنے کے علاوہ تعاب پوش
 مخالفوں سے خبردار کر کے ان کے ایمان و مسلک کے تحفظ و دفاع
 کی کچھ خدمت سر انجام دی ہے • جس کے نتیجے میں کتاب تاریخی
 حقائق۔ دیوبندی حقائق۔ مودودی حقائق۔ خطرہ کی گھنٹی۔ خطرہ
 کا لالام اور سپاہ صحابہ کی تعاب کشائی وغیرہ کتب شائع ہو چکی ہیں
 اور بفضلہ تعالیٰ اہل خبر و اہل قدر و ایمان مسلک اہلسنت شہداء و شواہد
 میں مقبول و مفید اور لا جواب ثابت ہو چکی ہیں۔ قالہ محمد بن علی
 خالک ذنباً قبل من انک انت السمیع العلیم و تب لیا
 انک انت الثواب الرحیم -
 کچھ عرصہ سے - نجدیوں و یابیوں کی ایک شاخ مکرنا دعوت
 والا نشانہ بھی نمودار ہوئی ہے۔ جس کا مرکز ربوہ و منصورہ
 کی طرز پر مندی مرید کے میں قائم کیا گیا ہے۔ اور اس کا
 ترجمان ماہنامہ "الدعوة" لاہور جدید افسانوی انداز میں
 شان رسالت و ولایت اور سنی بریلوی مسلک کے خلاف نہایت
 اشتعال انگیزی و آزاری۔ دریدہ دہنی افراط و تفریط بددیانتی
 اور گستاخانہ انداز میں۔ ہر ماہ اہل سنت کے خلاف زہر افشائی
 ہے کی طرح اچھا لگتا ہے۔ اور اپنی شہادت ازلی و نصیب بالہنی کا
 مظاہرہ کرتا ہے۔ بظاہر اس جدید نجدی ٹولہ نے دعوت جہاد
 کا نقاب اوڑھ رکھا ہے۔ مگر درحقیقت اس لاشن محبوبان
 خدا اور اہل سنت کے خلاف عداوت و فساد ہے۔
 والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ رسالہ مذکورہ کی دریدہ دہنی کے متعلق
 جب احباب اہل سنت نے مسلسل توجہ دلائی۔ تو ماہنامہ
 زمانہ مصطفیٰ گوجرانوالہ میں اس کا تعاقب شروع کیا گیا
 جس میں شائع شدہ مضامین کا مجموعہ اہل علم و انصاف کی
 توجہ کے پیش خدمت ہے۔ برصغیر اور غور کریں۔ کہ دشمنان
 ملک و ملت اتنے نازک ملکی حالات میں انتشار و فساد کیا کیوں کر
 ہیں۔ اور محبوبان خدا کی توجہ و تحقیر اور سواد اعظم اہلسنت و جماعت
 کے جذبات کو کس بری طرح مجروح کر رہے ہیں۔ بات صرف اقلانی
 مسائل تک محدود رہتی تو پھر بھی کچھ قابل برداشت ہوتی مگر مرکز دعوت
 اشداد اور دعوت جہاد کے نام پر اس قدر فساد و ضلالت کذب و افرا
 بددیانتی اور ہٹ دھرمی تو بہت ہی شرمناک اور قابل مذمت ہے۔
 اس طرح ہم حکومت کی دو غلط پالیسی کی مذمت کے بغیر بھی نہیں رہ سکتے
 کہ جو بظاہر فرقہ واریت کو گلچنے کے لئے توجہ و تمکین دیتی رہی ہے مگر
 الدعوت صحیحہ فساد و فرقہ واریت سرچشموں انگلیں بند کر بیٹھی ہے۔ والعیاذ باللہ

کنز الایمان، خزانہ ایمان بہترین ترجمہ قرآن

کہ قدر افسوس ہے۔ ان بد عقیدہ لوگوں پر جو قرآن کے نام پر تاثر اور کتنا ٹرا دھوکہ دیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی غلط ترجمانی سے صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اپنی ذات کے لئے بھی کسی نفع نقصان کا اختیار نہیں رکھتے۔ تو لوگوں کو بدظن اور گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور صاحب رسولوں کیلئے آپ کو کیا اختیار ہوگا؟ "الدعوة" کی نقل کردہ آیت قرآن کا کلمہ پڑھنے والوں کا قرآن کے نام پر ان سے تعلق توڑنا چاہئے اس کے الفاظ اور ترجمہ آپ کے سامنے ہے۔ جس سے بخیر و ہدایہ ہیں۔ اور کتنی خوش نصیب ہے امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ کی رسول دشمنی کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے اور وہ اس طرح کہ آیت مذکورہ میں (الامام شاء اللہ) کے جو الفاظ ہیں ان پر پھر اور بے خبر عوام کو دھوکہ دینے کے لئے "الدعوة" نے اس کا ترجمہ ہی نہیں کیا۔ جس سے ایسے لوگوں کی شقاوت ازلی و خبثت قلبی کی انتہا کا اندازہ لگائیں کہ شان رسالت سے عداوت کے باعث قرآن پاک کی عداوت و تحریف قرآن کے جرم سے بھی نہیں چوکتے۔ ورنہ اگر "الدعوة" (الامام شاء اللہ) کا ترجمہ بھی ساتھ لکھ دیتا تو مسئلہ آسان اور ساری صورت حال کا سمجھنا سہل ہو جاتا۔ شاید

انہیں لوگوں کیلئے علامہ اقبال کو بھی کہنا پڑا کہ
زمین کیا آسمان بھی تیری کج سنجی پر روتا ہے
غضب ہے سطر قرآن کو چلیا کر دیا تو نے
مزید فرمایا۔ یہ خود بدلتے نہیں قرآن بدل دیتے ہیں
ہوئے کس درجہ فقہان حرم بے لوفیق

واقعی۔ رسول پاک کی مخالفت و عداوت میں اگر بخیر یوں ہا رسول کا پس چلتا تو اور وافض کی طرح شان مصطفیٰ سے متعلق تمام آیات کو قرآن سے نکال کر قرآن کا کوئی نیا ایڈیشن شائع کر ڈالتے جس کی صریح دلیل نام نہاد "الدعوة" کا مذکورہ آیت میں سے ترجمہ (الامام شاء اللہ) حذف کر ڈالنے کی دیدہ دلیری اور چوری و سینہ زوری کا نمایاں عملی نمونہ آپ کے سامنے ہے واللہ اعلم بالصواب

بخیر و ہدایہ :- خاص صوفی ترجمان نام نہاد "الدعوة" لاہور جس کا کام ہی عیسویان خدا کی کردار کشی اور شان رسالت سے عداوت و بغاوت کی دعوت عام ہے) کا ایک شمارہ اس وقت پیش نظر ہے بغور دیکھیں کہ قرآن کے نام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مسلک کے عنوان سے کتنی خوقناک سازش کی گئی ہے • لکھتا ہے "اللہ کے رسول کا مسلک تو وہ ہے جو آپ نے خود بیان کیا ہے۔ قُلْ لَا اَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا اَلَا مَا شَاءَ اللّٰهُ (الایہ) میرے رسول انہیں کہہ دو کہ میں اپنی ذات کے لئے نہ کسی نفع اور نہ ہی نقصان کا اختیار رکھتا ہوں "الدعوة" اگست ۹۶ء ص ۱۱۱

رسول دشمنی میں تحریف قرآن :- دیکھیے قرآن کے نام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مسلک کے عنوان سے کتنا غلط

"کنز الایمان"۔ آئیے شان رسالت سے عداوت میں
 اندھا ہو جانے والے نجدیوں۔ یہیوں کے بالمقابل اعلیٰ حضرت
 فاضل بریلوی کے ترجمہ قرآن ۱۱۰۰ھ اور شان محمدی کا نظارہ
 دیکھیے۔ قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ
 کا اعلیٰ حضرت نے ترجمہ فرمایا ہے۔ "تم فرماؤ۔ میں اپنی جان کے بھلے
 برے کا خود مختار نہیں۔ مگر جو اللہ چاہے۔" آپ رکوع ۱۲
 بغور پڑھئے۔ اعلیٰ حضرت کے ترجمہ میں لفظ خود مختار نے سارا مسئلہ
 سلجھا دیا۔ اور عشاقِ رسول کیلئے معاملہ آسان فرمادیا۔ اور اس
 ایک لفظ میں گویا کوزہ سے میں دریا بند کر دیا۔ یعنی میں اپنے بھلے
 برے کا خود مختار نہیں کہ خود بخود تحقیقی و ذاتی طور پر اپنے نفع و
 نقصان کا مالک و مختار ہوتا۔ بلکہ میرا سب اختیار اللہ کے فضل و
 عطا سے ہے۔ اسی بات کی اَلَا مَا شَاءَ اللَّهُ میں وضاحت ہے جسے
 یہودی بے ہیود کی پیروی میں الدعوة نے حذف کر کے تحریف و بدیلتی
 کا ارتکاب کیا۔ چنانچہ اس کے حاشیہ پر تفسیر نور العسفریان
 میں حکیم الامت مفتی احمد یار خاں صاحب علیہ الرحمۃ نے کیا خوب
 وضاحت فرمائی اَلَا مَا شَاءَ اللَّهُ "یعنی میں اللہ کے چاہنے سے
 نفع نقصان کا مالک ہوں نہ کہ اس کے بغیر چاہے چاہیے ہمارے
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام خدائی کے رب کی عطا سے مالک ہیں۔
 رب فرماتا ہے اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكُتُبَ • نیز خود فرماتے ہیں کہ
 "مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں بخش دی گئیں" اور فرماتے ہیں
 کہ اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ عجلیں • رب
 فرماتا ہے۔ اَغْنَاهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ (انہیں اللہ
 اور رسول نے غنی کر دیا اپنے فضل سے) حضرت ربیع رضی اللہ عنہ
 نے حضور سے رفاقت جنت مانگی جو انہیں عطا ہوئی۔ (اور
 یہ سب کچھ اَلَا مَا شَاءَ اللَّهُ رب کے چاہنے اور اس کی عطا سے ہوا)

اور یہی سنی بریلوی مسلک ہے۔ الحمد للہ علی ذالک۔
 سبحن اللہ۔ اعلیٰ حضرت نے کنز الایمان سے کیسے توراتی راہ
 دکھائی۔ اور ان کی روش پر علماء اہل سنت و حکیم الامت نے کیسی
 ایمان افروز نفیس و جامع تفسیر فرمائی۔ جزا ہم اللہ تعالیٰ۔
 ایک اور بے ایمانی یہ ماہنامہ الدعوة "نئے مارچ ۱۹۷۸ء کی
 اشاعت میں منظر پر اپنے ایک مجاہد کی زبانی لکھا ہے کہ
 ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ سے فرمایا
 فاطمہ عمل کرتی رہنا یہ نہ سمجھ بیٹھنا کہ میرا باپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 ہے۔ اے فاطمہ میں تیرے کسی کام نہ آسکوں گا۔
 غور فرمائیے۔ بغیر دلیل و حوالہ کی طرف پھر شان رسالت کے
 خلاف کتنا غلط تاثر دیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے جب اپنی صاحبزادی کو فرمادیا ہے کہ میں تیرے کسی کام نہ
 آسکوں گا۔ تو پھر حضور کسی اور کے کام کیسے آسکتے ہیں اور
 انہیں کیا نفع پہنچا سکتے ہیں؟ یہی کچھ امام الوبابیہ مولوی اسماعیل
 دہلوی نے رسوائے زمانہ کتاب تقویۃ الایمان "میں لکھا ہے اللہ
 نا معلوم۔ ان لوگوں کے نزدیک شفاعت نبوی اور سیدہ
 فاطمہ کو زنان اہل جنت کی سردار اور حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما
 کو جوانان اہل جنت کا سردار فرمانے کا کیا مطلب ہے؟ اور وہ
 فضائل و کمالات پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش کیوں کرتے ہیں۔
 بہر حال۔ یہاں قابل ذکر یہ چیز ہے کہ حسین الدعوة "میں یہ
 لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ فاطمہ کے کام نہ آسکیں
 گے۔ اسی الدعوة "کے اسی صفحہ پر اسی مجاہد کے حوالہ سے لکھا ہے
 کہ امی جی۔۔۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں میں سفارش
 کا حق لئے آپ کا منتظر ہوں گا۔ شان رسالت : بے عداوت و نجدی
 شقاوت کی انتہا نہیں تو اور کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو
 اپنی ایک صاحبزادی کے بھی کام نہ آسکیں ایک عامی مجاہد "بہ افراؤ کو
 جنت میں لے کر جائے۔

اس کے لاکھ سجدے بھی کم نہیں سکتے (۵) عظمت محمد سے قلب جس کا خالی ہے

الدعوة والارشاد، عظمت محمدی سے انکار کیوں؟

لا ترجمہ قرآن مجید اور تفسیر طبعی کا نام لیا ہے۔ حالانکہ یہ مرحلہ تحریف فی الحدیث اور الدعوة کی شدید قسم کی بددیانتی ہے۔ جس سے ان لوگوں کی فہمیت و منافقانہ کردار کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

یا رسول اللہ وسمعی :- جس پیارے آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہر نماز و ہر تشہد میں بصیغہ حاضر و خطاب ایتھا الہی (لے نبی) پکار کر سلام عرض کیا جاتا ہے۔ الدعوة نے اپنی شقاوت ازلی و خبیث باطنی کے تحت اسی پیارے آقا کو پکارنے اور یا رسول اللہ کہنے کو معاذ اللہ طاعوت کے ساتھ جا ملایا ہے۔ چنانچہ اس نے لکھا ہے کہ آج کے مسلمان مشکل میں یا رسول اللہ، یا علی، یا عیسیٰ عیسیٰ پکارتے نظر آتے ہیں۔۔۔ یا علی مدد یا رسول اللہ مدد

یا عبد القادر مدد اور ہر قسم کے طاعوت سے مدد مانگنا شرک ہے (پہلی) مسلمانانہ سنیو۔ خبردار۔ ہوشیار۔ یہ ہے ان نام نہاد موحیدین و ملحدین کے عقائد باطلہ اندرونی شقاوت و خباثت اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے قلبی عداوت کہ آپ کی ذات اقدس اور یا رسول اللہ مدد کو طاعوت سے مدد مانگنا قرآن مجید سے دیا ہے۔

آہ الہی! آسمان کیوں پھٹ نہیں پڑتا ہے ظالم پر لوگو! کسی اہل علم سے پوچھ کر اور تفسیر و لغات کی کوئی کتاب نکال کر طاعوت کا معنی سمجھو اور یا رسول اللہ مدد کو شرک اور طاعوت سے مدد مانگنا کہنے والوں اور الرسول۔ الکریم اور

طاعوت۔ الشیطان میں فرق نہ کرنے والوں کی بے ایمانی و منافقت اور بدذہانی و شان رسالت سے عداوت کا اندازہ کرو۔ بیچ ہے۔ خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے خصوصاً نجدیت کی اس وبا سے (آمین)

نام نہاد مرکز الدعوة والارشاد نے نجدی و ہابی تحریک کے ذریعہ کے لئے نہایت منافقانہ روش اختیار کی ہے۔ انہوں نے لیبل تو جہاد و شہادت کا لگا رکھا ہے۔ اور اس کے پردہ میں شان رسالت و ولایت بلکہ خود حضور پر نور محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عداوت کا درس اور محبوبان خدا کی کد ارکشی کا پردہ گرام شروع کر رکھا ہے۔ الدعوة والارشاد کا ترجمان ماہنامہ الدعوة "بزم خورشید" اپنے مجاہدین و شہداء کی قصیدہ خوانی میں تو زمین و آسمان کے قلوبے ملا دیتا ہے مگر محبوبان خدا کی تحقیر و تنقیص کے لئے نہایت گھٹیا ذہنیت کا مظاہرہ کرتا ہے اور مصدقہ غیر مصدقہ واقعات کو مسخ کر کے درباروں مزاروں کے خلاف بہت بڑا پڑا کر باتیں بناتا اور غلط تاثر دیتا ہے۔ مگر اتنا نہیں سوچتا کہ خود دارانہ انفرادی و عوامی باتوں کا پیڑ محبوبان خدا کے درباروں اور مزاروں کے خلاف بدذہانی و دیدہ دہنی کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ کوئی روپٹری و ہابی خاندان کی صاحبزادی صاحبہ ظالمہ کے حوالہ سے بھی غیر متعلقہ و ہابیوں اور ان کی صاحبزادیوں کی کد ارکشی شروع کر دے۔ اور سب کو صاحبہ قرار دے کر ان کی عیاشی و بیجائی کا ڈھنڈو وراٹا

اور ان کی کد ارکشی کو شروع کر دے۔ مگر کوئی اہل عقل و صاحب انصاف و ایمان کے ترجمان الدعوة کی طرح ایسا نہیں کر سکتا۔

ظہر ہے سوچنے کی بات اسے بار بار سوچ "تحریف فی الحدیث"۔ الدعوة نے احادیث میں تحریف و خیانت کر کے "الحمد شیت" کا ایک اور شرمناک نمونہ دکھایا ہے کہ قبر پر بیٹھنے اور اس کی بے ادبی و اذیت پہنچانے کے متعلق حدیث کی احادیث میں لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ (قبروں پر نہ بیٹھو)

”الدعوة کو دعوت انصاف“

مرکز الدعوة والارشاد کے ترجمان ماہنامہ ”الدعوة“ لاہور نے جولائی ۱۹۷۹ء کے شمارہ میں لکھا ہے کہ ”اللہ تعالیٰ نے انسان پر بشمار نعمتیں نازل کی ہیں۔ ان میں بلا شک ایک بہت بڑی نعمت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یہ وہ نعمت ہے جو بے بدل نعمت ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسے مومنوں پر احسان قرار دیا ہے۔ مگر یہ تسلیم کرنے کے باوجود عالم اسلام کی اکثریت و سواد اعظم کے عید میلاد النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) منانے کے خلاف اپنی جہالت و بے بصیرتی کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اسلام میں کسی کا یوم پیدائش یا یوم وفات منانا اصل چیز نہیں ہے۔

● ... سنہ تک آپ کی ولادت کا دن خاموشی کے ساتھ گزر جانا تھا۔ (مخلص عید میلاد النبی :- کے خلاف زور قلم صرف کرنے اور اس دن کو خاموشی کے ساتھ گزارنے کا تاثر دینے کے بعد اپنے ایک شہید کے مرنے پر بھی ”الدعوة“ اسی طرح دھوم مچاتا ہے کہ المبروک المبروک یا اهل القرية المبروک۔ آج بہت مبارک گھڑی ہے۔ ایک شہید اسلام کی غائبانہ نماز جنازہ ہے مبارک ہو بستی والو! مبارک ہو اسے شہید کے والد محترم۔ مبارک ہو اسے شہید کے والدہ۔ تم نے ایک مجاہد جنا۔ (مخلص)

(عبداللہ ظہیر شہید) کو دو ستویہ مرکز زندہ ہو گیا۔ اس کے لہو کا ایک ایک قطرہ ہمارا انتقام بن کر ہندو زندوں پر طوفان بن کر ٹوٹے گا! انشاء اللہ۔ مشفق شہید کے والد اکرم محمد شفیع بتاتے ہیں کہ میں نماز کی تیاری رکعت پڑھ رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ میرے بیٹے کا نکاح حور سے ہو رہا ہے اور نماز کے بعد بیٹے کی شہادت کی خبر آگئی۔ سب ساقیوں مبارک باد دی۔ (مخلص) شہید (عبدالکبیر) کے بھائی حافظ محمد سلیم صاحب مہمانوں کے لئے مٹھائی اور دودھ لے کر آگئے۔ تمام ساقیوں ملکر دودھ اور مٹھائی کھائی۔۔۔ (مخلص) عبدالکبیر نے وصیت

کی کہ میری شہادت کی خبر آئے۔ تو مہمانوں کو دودھ اور مٹھائی کھلائیں۔ میرے قتل و غیرہ کی رسم ادا نہ کی جائے۔ میں جنت کے دروازے پر آپ کا اہل خانہ انتظار کروں گا۔ مارٹر کا گولہ پھٹا۔ اس کا ٹکڑا میرے پیٹ پر لگا۔۔۔ اگلے ہی لمحے میرے سامنے ایک انتہائی خوبصورت اور حسین و جمیل لڑکی کھڑی تھی۔ وہ ایسی تھی کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ اس نے میرا بازو تھام لیا اور کہنے لگی۔ میرے ساتھ چل۔ میں جنت میں جانے ہی والا تھا۔ اپنی حور سے ملاقات کرنے ہی والا تھا۔ تو آپ آڑے آگئے۔ اور علاج کیلئے میرا گال تھپتھپایا۔

”الدعوة“ کو بالخصوص اور عام اہل علم و انصاف کو دعوت عام ہے کہ خدا را انصاف فرمائیں کہ ”الدعوة“ کے بقول اگر اسلام میں کسی کا یوم ولادت و یوم وصال اہم اور اصل چیز نہیں ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم میلاد بھی خاموشی کا متقاضی ہے۔ تو ”الدعوة“ نے اپنے ایک مرتضیٰ شہید ”المبروک“ اور مبارکباد کا اتنا دھوم کیوں مچایا ہے۔ اگر اس کے نزدیک یوم میلاد کو بھی عام دنوں کی طرح خاموشی سے گزار دینا چاہیے۔ تو ان کے مرنے والوں کی وفات و شہادت پر ”المبروک“ و مبارکباد کا شور کیوں مچایا جاتا ہے۔ اور شہیدوں کی شہادت پر ”برجائے مٹھائی اور دودھ اور دعوتوں کے ساتھ خوشی کیوں منائی جاتی ہے قرآن و حدیث اور تفسیر القرون میں اس کی اصل اور ثبوت کیا ہے۔ اور اگر ”الدعوة“ کے فرقہ جدیدہ کی شہیدوں کے متعلق علق عقل و نقل اس بدعت و جدت سے اسلام و توحید کو کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوتا۔ تو اگر اہل اسلام اہل سنت اپنے پیارے نبی کے پیارے یوم میلاد شریف کے موقع و مناسبت سے خوشیاں منائیں منہ میٹھا کر لیں اور یہ نعرے لگائیں اور نعمتیں پڑھیں۔ یہ مبارک ہو کہ تمام المسلمین شریف لے آئے

جانب رحمة للعالمین تشریف لے آئے

تو اس سے بخود دیوبند کے ایوانوں میں زلزلہ کیوں آ جاتا ہے جیسا کہ

کسری کافر کے محل میں زلزلہ آیا تھا۔ کیا پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم میلاد کی اتنی بھی اہمیت نہیں تھی کہ تمہارے مرنے والے ایک شہید کی کچھ سوچو۔ کچھ خوف خدا اور انصاف کرو۔ اور جن کا کلمہ پڑھتے ہو۔ اس طرح ان کی عداوت و مخالفت کا مظاہرہ نہ کرو کہ مرنے والے شہید کی خوشی اور زندہ نبی کے میلاد پر خاموشی۔

عذرا اس سے جو وقت ہے آنے والا
تجھ پر سلام :- ماہ اگست ۱۹۹۷ء کے ”الدعوة“ میں ص ۱۷ پر بھی الدعوة نے اپنے ایک مرنے والے شہید پر یوں سلام بھیجا ہے کہ
”اے شہید اے مرد میدان و فاشیہ تجھ پر سلام
تجھ پر لاکھوں رحمتیں لانا انتہا تجھ پر سلام“

وہ دوسروں کے لئے ممنوع و حرام ہے ؟
ذرا اس پر غور کریں : کہ مشفق کے والد ڈاکٹر محمد شفیع نے دورانِ نماز یہ دیکھ لیا کہ ان کے بیٹے کا نکاح حور سے ہو رہا ہے۔ جبکہ اس کے اگلے حوالہ میں ایک زخمی دہائی کی حسین و جمیل حور اسے اپنے ساتھ جنت میں لیجانے کیلئے اس کے سامنے کھڑی ہوئی اور اس کا بازو تھام کر اسے جنت میں لیجانے لگی۔

اگر وہابیوں کے مرنے والوں اور قبروں میں مدفون ہونے والوں پر سلام پڑھنا اور مردوں کا سلام سنا جائز ہے۔ تو اگر اتنی بریلوی اپنے حیاہ نبی ﷺ کو مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اسی انداز اور انہی الفاظ کے ساتھ سلام پڑھیں کہ سے نبیوں کے سرور و امام تجھ پر درود اور سلام کہتے ہیں مل کے ہم تمام تجھ پر درود اور سلام

تو منکرینِ شانِ رسالت پر شرک و بدعت کا لڑھکاؤ دورہ کیوں جاری ہوتا ہے ؟ کیا ”الدعوة“ ”نبی پاک پر اس طرح سلام تالیف کریگا ؟ اگر نہیں تو کیوں ؟ دونوں میں از رحمت قرآن و حدیث وجہ فرق تو بیان کرنی چاہیے کیونکہ ”المحدث کہلاتے ہو اور عمل بالمحدث کے دعویٰ دار ہو۔
قارئینِ کرام :- ص ۱۷ پر ”الدعوة“ ماہ جولائی کے مذکورہ اقتباسات کو ایک دفعہ پھر پڑھنے کی زحمت گوارا کریں اور ملاحظہ فرمائیں کہ ”الدعوة“ کے بقول عبد اللہ ظہیر عرف ”مرکز زندہ ہو گیا ہے۔ بلکہ اس کے لہو کا ایک ایک قطرہ ہندو دیندوں سے انتقام لے گا۔ اور ان پر طوفان بکڑے گا۔“
کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہو گیا کہ وہابیوں کے نزدیک ان کے مرنے والے ”شہید“ زندہ ہیں اور مدد بھی کرتے ہیں۔ اور ان کے مردہ لہو کا

اگر وہابیوں کے مرنے والوں اور قبروں میں مدفون ہونے والوں پر سلام پڑھنا اور مردوں کا سلام سنا جائز ہے۔ تو اگر اتنی بریلوی اپنے حیاہ نبی ﷺ کو مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اسی انداز اور انہی الفاظ کے ساتھ سلام پڑھیں کہ سے نبیوں کے سرور و امام تجھ پر درود اور سلام کہتے ہیں مل کے ہم تمام تجھ پر درود اور سلام

تو منکرینِ شانِ رسالت پر شرک و بدعت کا لڑھکاؤ دورہ کیوں جاری ہوتا ہے ؟ کیا ”الدعوة“ ”نبی پاک پر اس طرح سلام تالیف کریگا ؟ اگر نہیں تو کیوں ؟ دونوں میں از رحمت قرآن و حدیث وجہ فرق تو بیان کرنی چاہیے کیونکہ ”المحدث کہلاتے ہو اور عمل بالمحدث کے دعویٰ دار ہو۔
قارئینِ کرام :- ص ۱۷ پر ”الدعوة“ ماہ جولائی کے مذکورہ اقتباسات کو ایک دفعہ پھر پڑھنے کی زحمت گوارا کریں اور ملاحظہ فرمائیں کہ ”الدعوة“ کے بقول عبد اللہ ظہیر عرف ”مرکز زندہ ہو گیا ہے۔ بلکہ اس کے لہو کا ایک ایک قطرہ ہندو دیندوں سے انتقام لے گا۔ اور ان پر طوفان بکڑے گا۔“
کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہو گیا کہ وہابیوں کے نزدیک ان کے مرنے والے ”شہید“ زندہ ہیں اور مدد بھی کرتے ہیں۔ اور ان کے مردہ لہو کا

تو منکرینِ شانِ رسالت پر شرک و بدعت کا لڑھکاؤ دورہ کیوں جاری ہوتا ہے ؟ کیا ”الدعوة“ ”نبی پاک پر اس طرح سلام تالیف کریگا ؟ اگر نہیں تو کیوں ؟ دونوں میں از رحمت قرآن و حدیث وجہ فرق تو بیان کرنی چاہیے کیونکہ ”المحدث کہلاتے ہو اور عمل بالمحدث کے دعویٰ دار ہو۔
قارئینِ کرام :- ص ۱۷ پر ”الدعوة“ ماہ جولائی کے مذکورہ اقتباسات کو ایک دفعہ پھر پڑھنے کی زحمت گوارا کریں اور ملاحظہ فرمائیں کہ ”الدعوة“ کے بقول عبد اللہ ظہیر عرف ”مرکز زندہ ہو گیا ہے۔ بلکہ اس کے لہو کا ایک ایک قطرہ ہندو دیندوں سے انتقام لے گا۔ اور ان پر طوفان بکڑے گا۔“
کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہو گیا کہ وہابیوں کے نزدیک ان کے مرنے والے ”شہید“ زندہ ہیں اور مدد بھی کرتے ہیں۔ اور ان کے مردہ لہو کا

تو منکرینِ شانِ رسالت پر شرک و بدعت کا لڑھکاؤ دورہ کیوں جاری ہوتا ہے ؟ کیا ”الدعوة“ ”نبی پاک پر اس طرح سلام تالیف کریگا ؟ اگر نہیں تو کیوں ؟ دونوں میں از رحمت قرآن و حدیث وجہ فرق تو بیان کرنی چاہیے کیونکہ ”المحدث کہلاتے ہو اور عمل بالمحدث کے دعویٰ دار ہو۔
قارئینِ کرام :- ص ۱۷ پر ”الدعوة“ ماہ جولائی کے مذکورہ اقتباسات کو ایک دفعہ پھر پڑھنے کی زحمت گوارا کریں اور ملاحظہ فرمائیں کہ ”الدعوة“ کے بقول عبد اللہ ظہیر عرف ”مرکز زندہ ہو گیا ہے۔ بلکہ اس کے لہو کا ایک ایک قطرہ ہندو دیندوں سے انتقام لے گا۔ اور ان پر طوفان بکڑے گا۔“
کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہو گیا کہ وہابیوں کے نزدیک ان کے مرنے والے ”شہید“ زندہ ہیں اور مدد بھی کرتے ہیں۔ اور ان کے مردہ لہو کا

”الدعوة والارشاد“ (الہدیت) رسائل کی نظر میں

• جس طرح ”سپاہ صحابہ“ دیوبندی و بابی فرقہ میں اپنے جدید نظریات و معمولات کے باعث ایک فرقہ در فرقہ ہے۔ جس کی تفصیل کے لئے کتاب ”سپاہ صحابہ کی کتاب کشائی“ منگوا کر مطالعہ کریں) اسی طرح غیر مقلدین و ہابیہ میں ”الدعوة والارشاد“ بھی اپنے جدید نظریات کے باعث ایک فرقہ در فرقہ ہے • ”الدعوة“ کے جدید نظریات لینے شہداء کی نماز جنازہ غائبانہ نماز جنازہ اور ان کی شہادت پر خوشی منانا مٹھائی کھلانا اور دعوتیں اڑانا بھی ہے۔ جس کی تفصیل مجلہ ”الدعوة“ کے تقریباً ہر شمارہ میں شائع ہوتی رہتی ہے۔ اور ”الدعوة“ (فروری) کے شمارہ میں بھی لکھا ہے کہ • ”حادثہ اعجاز کی والدہ نے کہا۔ میں بیٹے کی شہادت پر خوش ہوں۔ مبارکباد کی مستحق ہوں۔ میں اس خوشی میں اپنے بیٹے کی دعوت و ولیمہ کر رہی ہوں۔ اس کے ساتھ آئے ہیں یہ دعوت کھائیں • یہ تمام ساتھیوں کو چائے اور مٹھائی پیش کی اور نماز جنازہ کو کھانا کھلایا۔ (رسالہ ”الدعوة“ فروری ۱۹۷۷ء صفحہ ۲۹ مختصراً)

جہاں تک بہ شہید کی ماں ہونے اور اس پر مبارکباد کا مستحق ہونے کا تعلق ہے۔ اگر واقعی کسی شہید کی ماں ایسا کہے اور صبر کرے تو باعث تعجب نہیں۔ لیکن شہداء کی لاشوں پر خوشی منانا شہادت پر ولیمہ کرنا چائے مٹھائی پیش کرنا اور دعوتیں کھلانا تو سراسر بے مروتی غیر اخلاقی اور مبتدعانہ حرکات ہیں • تعجب ہے ”الدعوة“ والے اہل سنت کو تو امور غیر اور بات بات پر ترک و بدعت کا نشانہ بناتے ہیں۔ مگر خود اپنے واقعی ”بدعتی امور“ پر ذرا بھی خوف خدا نہیں کرتے۔ اسی لئے خود ”الہدیت“ علماء و رسائل نے بھی ”الدعوة“ کے مذکورہ نظریات کی مخالفت کی ہے۔ اور شہداء

کی نماز جنازہ۔ غائبانہ نماز جنازہ اور شہادت پر خوشی منانے کی تردید کی ہے۔ چنانچہ ”الہدیت“ کے شیخ الحدیث مولانا حافظ ثناء اللہ مدنی لاہور نے مسلک ”الہدیت“ کے تحت لکھا ہے کہ ”شہید معرکہ کے بارے میں نماز جنازہ اگرچہ اختلافی مسئلہ ہے لیکن اس بارے میں رائج رائے یہی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہید معرکہ کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ خلافت راشدہ اور بعد کے ادوار میں شہداء کے معرکہ کی نماز جنازہ کا رواج نہیں ہوا۔ کچھ یہ کہ غائبانہ نماز جنازہ ہو۔“ امام ابن قیم فرماتے ہیں •

”رسول کریم نے احد کے شہداء پر نماز جنازہ نہیں پڑھی اور یہ بھی معروف نبی کا آپ نے دیگر غزوات میں اپنے کسی ساتھی شہید ہونے والے کی نماز جنازہ پڑھی ہو۔ اسی طرز عمل بعد از خلفائے راشدین اور ان کے ماتحت حکام کا طرز عمل رہا ہے (ازاد المعاد صفحہ ۲۸)

• حاصل یہ ہے کہ مسلمانوں کو سنت رسول اور خلفاء راشدین کو ہی اپنا رواج بنانا چاہیے (شہداء پر نماز جنازہ نہیں پڑھنی چاہیے) اہل بدعت، امام شافعی اور سنی نے ایسے تمام معارفات نقل کرنے کے شہید کی نماز جنازہ کی بجائے دلعلمے خیر کا مسلک اختیار کیا ہے۔ اور وہی رائج ہے۔ ”اہل حدیث کو تمام احادیث جمع کر کے صحیح مسلک اختیار کرنا چاہیے۔ احادیث کا ٹکڑاؤ پیدا کر کے اپنا مطلب نکالنا درست نہیں۔

غائبانہ جنازہ :- آج کل بعض جماعتیں اپنے مخصوص گروہی مقاصد کے لئے کشمیر وغیرہ میں شہید ہونے والوں کی غائبانہ نماز جنازہ کے لئے وہ تمام اشتہاری وسائل اختیار کرتی ہیں۔ جو سیاستدان انتخابی سیاست میں استعمال کرتے ہیں حالانکہ

اف توہ، ایسی کذب بیانی

کسی کی موت پر یہ انداز اعلان اس جاہلیت کی غموم رسم (موت کا اشتہار دینا) میں شامل ہے جس کی ممانعت احادیث میں مذکور ہے۔ حضرت حذیفہ اسی احتیاط کے پیش نظر موت کی اطلاع اقرباء کی جانب پاک کی طرف اس بدترین عیب کی نسبت کرنے کی ہتھکنڈ کے آئی ہے۔ حضرت حذیفہ اسی احتیاط کے پیش نظر موت کی اطلاع اقرباء کی جانب پاک کی طرف اس بدترین عیب کی نسبت کرنے کی ہتھکنڈ کے آئی ہے۔

تک کو بھی نہ دیتے تھے۔ کہ کہیں لغی نہ بن جائے۔ کسی کی موت کی خبر کی حد تک اس کے رشتہ داروں اور قریبی احباب کو اطلاع دینے کا جواز تو موجود ہے لیکن اس طرح کی اشتہار بازی شریعت میں سخت ناپسندیدہ ہے۔ لغی کی مذکورہ بالا صورت دیکھی جائے تو ایسے غائبانہ نماز جنازہ کی بھی حوصلہ شکنی ہونی چاہیے۔ شریعت کے مسائل میں مقاصد شریعت کی بڑی اہمیت ہے۔ فتویٰ ان کی روشنی میں دیا جانا چاہیے۔ مرحوم مولانا خالد سیف شہید کی شہادت قابل رشک تھی۔ ان کی میت بھی جامعہ رحمانیہ لاہور میں پہنچ گئی تھی۔ اس موقع پر ہائی کورٹ کے کئی جج اور دیگر اہم شخصیات موجود تھیں۔ سنت کے مطابق ان کو غسل دیا گیا اور نہ ان کی نماز جنازہ پڑھی گئی۔ احباب کے اکٹھے ہونے کی بناء پر دعا کر لی گئی تھی۔ خوشی منانا :- انسان کی موت برحق ہے اور شہادت ایک اعزاز بھی ہے۔ تاہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کی شہادت پر کبھی خوشی نہیں منائی۔ بلکہ جعفر طیار کے حادثہ کے بعد ایک عرصہ تک آپ کے چہرے پر غمی کے آثار نمایاں رہے۔ جو لوگ شہید کی موت پر خوشیاں مناتے ہیں انہیں غور کرنا چاہیے۔ کہ آج اگر کسی دوسرے کا بھائی بیٹا شہید ہوا تو کل یہی واقعہ ان کے ساتھ بھی پیش آسکتا ہے۔ ان کا ایمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ سے زیادہ نہیں ہے۔ کیونکہ موت کا صدمہ ایک فطری امر ہے۔ اِنَّمَا يَدْعُكُمْ اللّٰهُ مِنْ عِبَادَةِ الرَّحْمٰنِ مَذْكُورہ بالا نکات کی روشنی میں ہمارا طرز عمل درست سمجھ نہیں جا رہا۔ اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ آمین۔ (ماہنامہ محدث لاہور ماہ جنوری ہجرت روزہ الاغتصام لاہور ۲۲ جنوری ۱۹۹۷ء)

چونکہ امکان کذب اسماعیلی وہابی عقیدہ ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس کی جانب پاک کی طرف اس بدترین عیب کی نسبت کرنے کی ہتھکنڈ کے باعث جھوٹ کے بغیر دہائیوں کا پیٹ نہیں مہرتا۔ جس طرح منکرین گیارہویں کی پے درپے کذب بیانی کے متعلق آپ پڑھ چکے ہیں۔ اسی طرح ماہنامہ الدعوة "لاہور نے بھی گویا شاہی کی تردید کے سلسلہ میں بہت بڑی کذب بیانی کا ارتکاب کیا ہے۔ ماہ مئی کے شمارہ کے شمارہ پر لکھا ہے: "ہندوستان کی بریلوی جماعت کے سربراہ شہزادہ مصطفیٰ رضا خاں کی طرف سے گویا شاہی کی حمایت میں جاری کردہ سرٹیفکیٹ"۔ حالانکہ یہ شہزادہ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خاں علیہ الرحمۃ کا بہت عرصہ پہلے انتقال ہو چکا ہے۔ اور ان کے بہت بعد حال ہی میں گویا شاہی فرقہ نے جنم لیا ہے۔ اف توہ۔ کس قدر جھوٹا پراپیگنڈا ہے۔ امکان کذب کا عقیدہ بالکل رکھنے والے وہابیہ بخیرہ کا معاذ اللہ۔ استغفر اللہ۔

دوسرا جھوٹ :- بریلویوں کی دشمنی میں اندھے پن کے باعث مزید رد سیاحی کے لئے الدعوة "نے بدین الفاظ ایک اور کذب بیانی کا ارتکاب کیا ہے کہ: "جہاں بھجن لوگ اس پر گویا شاہی... کی مخالفت کر رہے ہیں۔ وہاں بریلوی حضرات کے سرکردہ علماء اور شخصیات اس نئے مرزا قادیانی کی سرپرستی بھی کر رہے ہیں۔" حالانکہ الدعوة "کا یہ دوسرا جھوٹ بھی بڑا جھوٹ ہے۔ اس لئے کہ سرکردہ سنی بریلوی علماء اور شخصیات نے نہ گویا شاہی کی سرپرستی کی ہے اور نہ ہی اس کے نظریات کی تائید و تصدیق۔ پاکستان بھر کو چھوڑ کر ہندوستان بھرے الدعوة "نے صرف ایک سرکردہ شخصیت کو نامزد کیا مگر اس میں بھی جھوٹ ثابت ہوا۔ یہ ہے ان اہل حدیث والی تحقیر کا اعلیٰ کردار۔ گویا شاہی عقائد نظریات خلاف علماء اہل سنت کا کتاب خطہ الامم میں ملاحظہ فرمائیں۔ ملنے کا پتہ۔ مکتبہ رضائے مصطفیٰ ایچ آر ڈاٹ آئی ڈی لاہور۔

”اف تو بہا“ اہل حدیث اور اس قدر جھوٹ

اس صورت حال کے باوجود ایک غیر بریلوی کو سینہ زوری اور لڑائی کے بل بوتے پر پہلے بریلوی اور پھر برطانیہ کا خیر خواہ قرار دے کر

نام نہاد ”اہل حدیث“ غیر مقلدین و ماسیوں پر ان کے عقائد باطلہ بالخصوص غدارانہ قدوس کی ذات پاک کی طرف جھوٹ بول سکنے کے عقیدہ باطلہ

(اسکان کذب) کے باعث اس قدر لعنت اور پھٹکار پر عملی ہے کہ جھوٹ

بولے بغیر ان کا گزارہ ہی نہیں۔ اور وہ اپنی اس کذب بیانی و بکثرت غلط بیانی کے باعث اس شعر کا حقیقی مصداق بن چکے ہیں کہ

”ہو دھوٹ اور بے شرم دنیا میں بھی دیکھے ہیں بہت

مگر سب پر سبقت لے گئی ہے بھائی آپ کی

مسک ”اہل حدیث کا داعی :- اور مرکزی جمعیت ”اہل حدیث“ کا

ترجمان ہفت روزہ ”اہل حدیث“ لاہور بابت ۱۸ مارچ ۱۹۷۹ء اس وقت

ہمارے پیش نظر ہے جس میں ص ۱۹ پر بعنوان ”برطانوی حکومت

اور بریلوی مشائخ“ یہ تاثر دیا ہے کہ ”یہ ہیں بریلوی مشائخ جن کے

شب و روز برطانوی حکومت کی خیر خواہی میں گزارتے تھے“

دلیل کیا ہے؟ دلیل یہ ہے کہ خواجہ حسن نظامی کی جاسوسی و

خبر گیری سے انگریز کو بہت فائدہ پہنچا۔ لیکن جہلاء و بابائے کثرت بھی

علم نہیں کہ مشائخ جمع کا صیغہ ہے۔ اس لئے کم از کم تین انگریزوں

مشائخ کا حوالہ تو دینا چاہیے تھا مگر نہیں۔

عنوان و دعویٰ کے مطابق حوالہ تین کا نہیں۔ صرف ایک شیخ خواجہ

نظامی کا دیا جو کہ بریلوی نہیں بلکہ ان کے خود ساختہ گمراہ کن

عقائد و نظریات باطلہ کے باعث ان پر ”دارالافتاء“ بریلی شریف کا فتویٰ

عائد ہو چکا ہے۔ اور بالخصوص خواجہ صاحب کے عزیز اللہ کو سجدہ

تعظیمی کے رد و جواب اور سجدہ تعظیمی کے حرام و گناہ پر اعلیٰ حضرت

فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ایک مستقل مسودہ فقہیہ کتاب شائع کر چکے

ہیں۔ مثنیٰ بہ۔ ”الزبدۃ الزلیہ فی تحریم سجدۃ التعمیم“

کی مکاری و بددیانتی نہیں تو اور کیا ہے؟

نہ پڑا فلک کو کبھی دل حبلوں سے کام نہیں

جلا کے راکھ نہ کر دوں تو داغ نام نہیں

برطانیہ کے خیر خواہ بریلوی مشائخ نہیں بلکہ بخدی دہائی

مکالم ہیں۔ سنو اور سچے بہ تو تردید کرو۔ مگر

سہ نہ خیر اٹھ سکے گا نہ تلوار ان سے

یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

”سوانح احمدی“۔ مؤلف محمد حنفی تھانوی ص ۱۰۰ پر ہے۔

”یہ بھی صحیح ہے۔ کہ اثناء قیام کلکتہ میں جب ایک روز مولانا

محمد اسماعیل (دہلوی) وغض فرما رہے تھے۔ ایک شخص نے فتویٰ

پوچھا کہ سرکار انگریزی پر جہاد کرنا درست ہے یا نہیں۔ ان

کے جواب میں فرمایا۔ ایسی بے رویا اور غیر متعصب سرکار

پر کسی طرح بھی جہاد کرنا درست نہیں ہے“

دہلوی صاحب :- کے پیر سید احمد صاحب کے متعلق لکھا ہے۔

”یہ بھی ایک صحیح روایت ہے کہ کسی شخص نے آپ سے پوچھا

انگریز جو اس ملک پر حاکم ہیں۔ ان سے جہاد کر کے ملک ہندوستان

لے فور سید صاحب نے جواب دیا۔ سرکار انگریزی کو منکر اسلام ہے

مگر مسلمانوں پر کچھ ظلم تعدی نہیں کرتی۔ بلکہ اگر ہم یہ کوئی زیادتی کرتا

ہے۔ تو اس کو سزا دینے کو تیار ہیں۔ پھر ہم سرکار انگریزی پر کس

سبب سے جہاد کریں۔ اور طلاق اصول مذہب طرفین کا خون ملا

سبب گرا دیں۔ یہ جواب با صواب من کر سائی خاموش ہو گیا۔ (سوانح احمدی ص ۱۰۰)

”ہے کوئی اہل حدیث“ جو پیر و مرید کی مذکورہ دو قسم صحیح روایت کی صحیح روایت

سے تردید کر سکے؟ جھوٹ بولو بہت ہے تو خالص دلائل کا سامنا کرو۔

رسالہ الدعوة دیوبندی رسالہ کی نظر میں ﴿﴾

(دوسروں کی زبان سے)

مصنفہ نواب صدیق حسن بھٹائی اور لائقہ قادری مسائل لاہور کا ہیمل اپنے اس مضمون میں حلالی مولوی کے طعن کے جواب میں ان کو حرامی مولوی بھی نہیں کہیں گے اور نہ ہی اس قسم کے جملوں سے اپنی زبان کو طوط کر دیں گے۔

حلالہ بدر میر حمزہ صاحب موصوف خود اپنے مضمون میں لکھتے ہیں کہ "البتہ شرط طلاق" طے کئے بغیر اگر وہ دوسرا خاوند اپنی مرضی سے طلاق دے تو تب پہلے خاوند سے نکاح ہو سکتا ہے اور یہی طریقہ قرآن میں

جائز ہے" (مجلہ الدعوة ص ۲۹ بابت ماہ جنوری ۱۹۶۶ء) اخاف کے نزدیک حلالہ کی شرعی تعریف بھی یہی ہے۔ اگر یہ بات اخاف (رحمہ اللہ)

میں جازم (رحمہم) کہہ دیں جو امیر حمزہ صاحب نے کہی ہے تو پھر کیوں امیر حمزہ صاحب کے یہاں خانہ کی شرعی ابکائی میں اُبال آتا ہے۔ کیا یہ طریقہ جو قرآن و حدیث

میں جائز لکھا ہے حلالہ ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو پھر کیا یہ جانتا ہے؟

نکد ہے، گندگی کی گھڑی کا لوجہ ہے؟ کیا یہ فحاشی اور بے غریبی کا طوق ہے؟

ذرا سب پر باتھ رکھو اس کا جواب دیں، اگر یہ حلالہ نہیں تو اکابرین امت

کے نزدیک اس کا کیا نام ہوگا اور آپ کے نزدیک اس کا کیا نام ہے؟ مولوی

امیر حمزہ صاحب اخاف کے خلاف لکھتے ہیں کہ "اور جہاں تک حلالہ کی بات ہے تو اس کے بارے میں حضرت عمرؓ نے واضح طور پر فرمایا کہ اگر میرے

پاس حلالہ کرنے والے اور کروانے والے کو لایا گیا تو انہیں رجم کروں گا (ابو بکر بن ابی شیبہ) اسی طرح عبداللہ بن عمرؓ مذکورہ کو زنا کہتے تھے (ابو یوسف ج ۲ ص ۲۳۰)

اسی طرح انہوں نے حضرت عقبہ بن عامرؓ کی حدیث میں حلالہ کرنے والے کو ادا کار کا ساندہ فرمایا ہے بھی نقل کی ہے۔ ایسے ہی حلالہ کرنے والے اور

کروانے والے پر اللہ کی لعنت ہو۔ (ابن ماجہ) وغیرہ سے کچھ اور روایات بھی نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ ان سارے دلائل کے باوجود بعض حلالی مولویوں کو حلالہ کی ایسی لت پڑی ہے کہ وہ اس سے باز نہیں آ سکتے؟

ماہنامہ "حق چار بار" لاہور نے ماہ نومبر ۱۹۶۶ء کی اشاعت میں لکھا ہے کہ "کچھ ایسے ناواقف اندیش لوگ بھی ہیں جو نئے اخلاقی مسائل چھیڑ کر

امت مسلمہ کو فحاشی و اختلاک کی آغوا گھاٹیوں میں پھینکنے کی کوشش دہلیات کر رہے ہیں اور شعوری یا غیر شعوری طور پر یہود اور ہنود کے ناپاک عزائم

کو کامیاب کرنے کی لا حاصل سعی کر رہے ہیں اور ستم بالا ستم یہ ہے کہ یہ سارا کھیل قرآن و حدیث اور دین و اسلام کے نام پر کھیلا جا رہا ہے اور بلا شرکت

بغیر سے اپنے زعم فاسد کی بنا پر اسلام کا نام اپنے ہی نام الاٹ کرانے پر

بغیر ہیں اور عالم اسلام کے باقی تمام گروہوں کو مشرک اور بدعتی جبیلہ القاب سے نوازتے رہتے ہیں اور ائمہ اربعہ کے متعلین خصوصاً امام اعظم امام

ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کے متعلین کو گمراہ کہتے پھرتے ہیں۔ ان کی نمازوں کو ناقص، بیکار اور کالعدم کہتے پھرتے ہیں۔ حالانکہ بھلا تعالیٰ امت مسلمہ

کا ایک بہت بڑا حصہ حنفی المسک ہے (جو یکایک حدیث کی اکثریت میں یکسو ہے)

مجلہ الدعوة۔ اس سلسلہ میں ماہ جنوری ۱۹۶۶ء کا "مجلہ الدعوة"

ہمارے سامنے ہے جس میں حلالہ کی بے غیرت چھری "کے غنڈوں سے کسی

امیر حمزہ غیر مقلد نے ایک مضمون لکھا ہے۔ جو تقریباً سات صفحات پر مشتمل ہے۔ موصوف نے "قرآن حدیث کی روشنی میں حلالہ کی شرعی حیثیت اور

ان کے تباہ کن معاشرتی اثرات کا مفصل پورٹ ٹائم" کیا ہے۔ مگر اس سارے مضمون میں ایسی غلیظ زبان استعمال کی ہے کہ اس کو پڑھ کر لکھنؤ

کی بھٹیاریاں بھی شرم سے سر جھکالیں۔ کیا یہ زبان کسی مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے پیروکار کی ہو سکتی ہے؟ کیا یہ زبان کسی صحیح ائمہ کی ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ ہاں یہ زبان ان لوگوں کی ہو سکتی ہے جنہوں نے

انیسویں صدی کے آخری ربع میں انگریز گورنر پنجاب سر ہنری ریلے کو "خجاست دے کر اپنا نام اجمہدیت" رجسٹر کروایا تھا دیکھئے ترجمان ماہ

جواب :- علامہ السید محمود اکوسی اس قسم کی تمام روایات کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ وحمل بعضہما الحدیث علی من اتخذہ تنکسباً او علی ما اذا شرط التحلیل فی صلب العقد لاعلی من اضمرد اللہ فی نفسه فانه لیس بتلك المربة (تغیر زوج العانی) ۱۴۱۸ھ بعض محدثین نے ان احادیث کو ایسے شخص پر محمول کیا ہے جو پیشہ ورانہ صلاح کا فعل کرتا ہو یا یہ احادیث اس پر محمول ہیں کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرتے وقت تحلیل کو شرط ٹھہرایا جائے۔ یہ احادیث اس شخص کے بارے میں نہیں ہیں جس نے اپنے جی میں ہی پوشیدہ رکھا ہو اور اس کو ظاہر نہ کیا ہو اور نہ ہی شرط ٹھہرایا ہو اور نہ ہی وہ پیشہ ورانہ صلاح کا فعل کرتا ہو۔ علامہ اکوسی کی ان تصریحات سے روز روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ جس شرعی حلالہ کو اخاف جائز کہتے ہیں یہ احادیث اس کے خلاف نہیں ہیں۔ یہ کس قدر محکم اور قطعی بددیانتی ہے کہ ایک غیر شرعی فعل جس کے اخاف قائل بھی نہیں ہیں۔ اس کے خلاف جتنی احادیث آتی ہیں وہ مولوی امیر حمزہ نے اخاف کے خلاف چسپاں کرنے کی لا حاصل کوشش کی ہے۔

مولوی امیر حمزہ :- صاحب لکھتے ہیں "یہ کہاں کا انصاف ہے کہ بیک وقت تین طلاق دینے کا جرم تو مرد نے کیا جبکہ حلالہ کی چکی میں تم نے سزا عورت کو دے ڈالی۔"

جواب :- عورت کو تین طلاق علیحدہ علیحدہ دی جائے یا بیک وقت دی جائے یا ایک مجلس میں ایک ہی جملہ سے دی جائے ان تمام صورتوں میں طلاق دینے کے جرم کا ارتکاب مرد ہی کرتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ **فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدِ حَتَّى تَسْكُنَ مَكَانًا غَيْرَ الَّذِي تَخْرُجُ مِنْهُ** (نساء ۳۵) اس میں طلاق کی نسبت مرد کی طرف کی گئی ہے۔ لیکن سزا عورت کے لئے تو یہ لگی گئی ہے۔ (جیسا کہ امیر حمزہ صاحب لکھتے ہیں) کہ جب تک وہ عورت جس کو طلاق دی گئی ہے۔ وہ دوسرے خاوند سے نکاح کر کے (بمطابق حدیث) اس سے ہم بستری نہ کرے اور پھر دوسرا خاوند اس کو طلاق نہ دے دے

اس وقت تک وہ عورت پہلے خاوند کے لئے حلال نہیں ہوتی۔ دریافت طلب :- امر یہ ہے کہ کیا قرآنی حلالہ میں عورت کو سزا حلالی مولویوں نے دی ہے؟ کیا نفوذ باللہ اللہ رب العزت نے یہ انصافی کی ہے؟ کیا یہ حرام ہے؟ کیا یہ حرام کاری ہے کیونکہ حوا کی بیٹی تو بے گناہ ہے؟ اگر قرآن مجید نے بقول امیر حمزہ بے انصافی کی ہے اور حرام کاری کا حکم دیا ہے اور حوا کی بے گناہ بیٹی کے لئے حرام تجویز کیا ہے حلالہ کہ سزا تو مرد کو ملنی چاہیے تھی تو ایسی صورت میں امیر حمزہ کون روک سکتا ہے؟ تعجب اور عناد بغض اور حسد کی انتہا دیکھئے کہ حنفیت کی ضد میں اس قدر اندھے ہوئے کہ جوش میں اگر قرآن مجید کے فیصلے کو بھی بے انصافی اور حرام اور حرام کاری کہہ مارا۔ اگر کوئی مذہب بھٹ پادی اس قسم کی سخوات بکنا تو ہمیں چند ان افسوس نہ ہوتا کیونکہ وہ تو کافر ہے مگر افسوس تو اس بات پر ہے کہ بزم خویش بلا شرکت غیر سے اپنے آپ کو اہل حدیث کہتے والا اور حدیث حدیث کی رٹ لگانے والا اس کا ارتکاب کر رہا ہے۔ اہل حدیث کے پردہ میں بیٹھ کر کفر کی ترجمانی کرنا، مسلمانوں میں انتشار و افتراق پیدا کرنا، یہود و نصاریٰ ہنود کی ہمنوائی کرنا کہاں کا اسلام ہے؟ (پانچم نمبر مابینام حق چار ماہ لاہور۔ نومبر ۱۹۹۶ء) مختصراً

تحفہ وہابیہ - مسئلہ طلاق ثلاثہ

(ازہ افادات مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب)

مسئلہ حلالہ و طلاق ثلاثہ یعنی بیک وقت تین طلاق کے وقوع پر لا جواب اشتہار جس میں اکبر وہابیہ سعودیہ کے فتاویٰ سے مسئلہ ہذا کو مدلل و مؤید کیا گیا ہے۔ بڑے سائز کا مفصل اشتہار ہدیہ ۳۴ روپے۔ ڈاک خرچ ۲۴ روپے۔ ملنے کا پتہ :- مکتبہ رضا معصطیٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ

مکہ فضلات مبارکہ اور گستاخانہ جھوٹی ذہنیت

ابول مبارک بر حضرت ام امین سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رات اٹھ کر ایک برتن میں بول فرمایا۔ پھر جب رات کو اٹھی اور مجھے پیاس لگی تو میں نے اُسے پی لیا۔ اور صبح جب میں نے آپ کو یہ خبر دی تو آپ مسکرائے اور فرمایا آج کے بعد تیرے پیٹ میں کبھی تکلیف نہ ہوگی۔ دوسری روایت میں ایسے ہی ایک واقعہ پر حضرت ام سلمہ کی خادمہ برہ کو فرمایا۔ کہ "تو نے اپنے آپ کو دوزخ سے بچالیا" حضرت امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے بعض محققین سے نقل فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قتلے کا جسد کا ارادہ فرماتے زمین پھٹ جاتی اور بول و براز شریف کو نگلی لیتی اور وہاں سے پاکیزہ خوشبو آنے لگتی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے اور اہل علم میں سے ایک قوم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بول و براز شریف کی طہارت کا قول فرمایا ہے • حضرت مالک بن سنان رضی اللہ عنہ نے یوم احد کو آپ کا خون مبارک جو سادہ اس طرح حضرت عبداللہ بن زبیر نے خون مبارک پیا اور آپ نے اس پر انکار نہیں کیا اور مالک بن سنان کے مستحق فرمایا کہ انہیں دوزخ کی آگ نہ چھوئے گی • اسی طرح ایک خاتون کے بول شریف پینے کی بھی روایت ہے۔ جسے آپ نے فرمایا کہ تیرے پیٹ میں ہرگز کبھی درد نہ ہوگا۔ • رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خون و بول شریف پینے والوں کو نہ منع فرمایا اور نہ منہ صوفیہ لاکھ فرمایا۔ (کتاب الشفاء ص ۲) شارح شفاء۔ علامہ احمد رضا بن معری رحمۃ اللہ علیہ نے شفاء شریف کی مذکورہ روایت کی تائید و مزید تحقیق فرمائی اور مذکورہ واقعات کی طرح اور بھی متعدد واقعات صحابہ کرام علیہم الرضوان سے تفصیل کے ساتھ نقل فرمائے شارح مشکوٰۃ بدو شفاء ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری نے بھی شرح شفاء میں شفاء شریف کے معنوں کی تحقیق و تفصیل فرمائی نیز نقل فرمائی

الحمد للہ۔ یہ سعادت سنی بریلوی مسلک کو نصیب ہوئی کہ
سہ شاہ بھٹاک کی مدح سرائی
اہل سنت کے حصہ میں آئی

جیکہ اہل نجد و دیوبند کی شان رسالت سے بغض و عناد کی ذہنیت کو اعلم حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے بدی الفاظ بیان کیا ہے کہ
سہ ذکر رو کے فضل کاٹے نقص کا جو یاں رہے
پھر کہے نجدی کہ ہوں امت رسول اللہ کی
گد شترہ دونوں بعض اخبارات و نجدی وہابی رسائل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضلات مبارکہ کو بھی نشانہ تنقید بنایا گیا۔ اس لئے اس سلسلہ میں احادیث مبارکہ و اکابر علماء امت و بزرگان دین کی تحقیقات پیش کی جا رہی ہیں۔ جن کے آخر میں گستاخانہ نجدی ذہنیت کا پوٹا ٹھٹھ ہوگا۔

امام سیوطی بدو دینائے اسلام کے جلیل القدر معترف و محدث جلال والہ الدین امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے التخصائص الکبریٰ جلد ۲ ص ۱۲ پر ایک باب قائم فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت خون و بول براز کی طہارت میں۔ اور حضرت اسماء بنت ابی بکر سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھینچنے لگوئے اور اپنا خون میرے پیٹے (عبداللہ بن زبیر) کو دیا کہ چھینک آئے پس اُس نے پی لیا۔ اس پر جبرئیل علیہ السلام نے حاضر ہو کر اس کی خبر دی۔ تو آپ نے میرے پیٹے کو فرمایا۔ تو نے خون کا کیا کیا؟ کہا مجھے آپ کا خون پینا پسند آیا۔ پس میں نے پی لیا۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تجھے آگ نہ چھوئے گی۔ اور اسکے سر پر ہاتھ پیر کر پیا کر لیا۔ (الحمدیہ) اس روایت کو متعدد ذرائع سے بیان کرنے کے علاوہ حضرت سفیہ زہریؓ عنہا کا بھی ایسا ہی واقعہ نقل کیا ہے۔

• جب حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خون مبارک کا ذائقہ کیسا تھا تو آپ نے فرمایا کہ لذت شہد کی تھی اور خوشبو کستوری کی۔ نیز ایک صحابی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قہنائے حاجت سے فارغ ہونے کے بعد وہاں جا کر دیکھا تو سوائے تین ڈھیلوں کے جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استنجایا وہاں اور کچھ نہ تھا۔ پس میں نے وہ تین ڈھیلے لے لئے جن سے کستوری کی خوشبو آ رہی تھی۔ میں نے انہیں محفوظ کر لیا اور جب نماز جمعہ کے لئے مسجد میں آتا تو انہیں ساتھ لے آتا تو ان کی خوشبو سب لوگوں کی خوشبو پر غالب آجاتی۔ (شرح شفا جلد اول ص ۳۲) شارح مشکوٰۃ: شیخ محقق علامہ عبدالحق محدث دہلوی نے بھی بعنوان "فضلات کی پاکیزگی کا بیان" شفا شریف و مواہب لدنیہ کے حوالہ سے خون مبارک اور بول شریف پینے کی روایات کو نقل کیا اور خلاصہ کلام میں فرمایا کہ "مذکورہ احادیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خون و بول شریف اور فضلات کی طہارت کی دلیل ہیں اور شارح بخاری۔ علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ اور شیخ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی فرمایا کہ فضلات کی طہارت پر دلائل مشکوٰۃ و مستطابہ ہیں اور ائمہ کرام نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصال میں شمار کیا ہے۔ نیز شیخ محقق نے لکھا ہے کہ بعض روایات کے مطابق ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بول شریف پیا ان سے اور چند پشتوں تک اس کی اولاد سے پاکیزہ خوشبو ہسکتی تھی۔ (مدارج النبوت شریف جلد اول ص ۲۵-۲۶)

• امام شہرانی (رحمۃ اللہ علیہ) نے نقل فرمایا کہ شیخ الاسلام بلقینی امام سبکی، امام جلال الدین سیوطی وغیرہم نے بول و براز شریف کی طہارت کا فتویٰ عیاں بلکہ شیخ الاسلام نے فرمایا۔ اللہ کی قسم اگر مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بول و براز شریف میسر آتا تو میں غرور کھاتا اور بتاتا۔ (کتاب المواقیت والمجاہد فی بیان عقائد الابرار ص ۲۷)

• شارح بخاری: امام تہذیب صاحب "مواہب لدنیہ" اور علامہ زرقانی (شارح مؤلف) نے شرح مواہب میں بڑی تحقیق و تفصیل سے فضلات مبارک کی طہارت پر روایات و تصریحات نقل فرمائیں۔ اور حضرت امام اعظم۔ علامہ عینی۔ علامہ ابن حجر عسقلانی۔ قاضی عیاض۔ علامہ سبکی۔ علامہ بارزی۔ علامہ زکریا۔ علامہ ابن رافع۔ علامہ بلقینی۔ علامہ قیامی۔ امام ربیع اور بکرت متاخرین شافعیہ سے فضلات مبارک کی طہارت بیان کی۔ (ج ۴ ص ۲۲۶ تا ۲۳۳)

• امیر المحدثین: مولوی محمد ابراہیم میرٹھ کوٹلی نے لکھا ہے کہ حضور پر نور چتر نور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم، سراج مبین ارشدی ہیں والا آفتاب ہونے کی وجہ سے خزانہ روشنی ہیں۔ اور ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کے عوارض و مفعلات و فضلات بھی موجب فیض و برکت تھے۔ (سراج مبین ص ۲۷)

• دیوبندی حکیم الامت: مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی خون مبارک اور بول شریف پینے کی روایات کو نقل کیا اور کہا کہ اسی لئے علماء و آپ کے بول و براز کے ظاہر ہونے کے قائل ہوئے ہیں۔ امام ابو بکر مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل کیا ہے۔ (نشر الطیب ص ۱۹)

• نجدی سکواں و خواہش: زیر نظر مضمون میں ایک طرف تو صحابہ کرام علیہم الرضوان جلیل القدر ائمہ دین، محدثین کرام، اکابر علمائے امت اور بزرگان دین حتیٰ کہ دیوبندی حکیم الامت اور امیر المحدثین کے دلائل و حوالہ جات آپ کے سامنے ہیں۔ مگر دوسری طرف نجدیوں و یابوں کی گستاخی و دریدہ دہنی ملاحظہ ہو۔ کہ نام تہلو الدعوة "لاہور ماہ نومبر کے شمارہ میں فضلات مبارک کی روایات و تصریحات کو موضوع دستکرت سازش و گستاخی اور صحابہ روشنی پر مبنی مہم کا حصہ قرار دیتے ہوئے لکھا ہے۔

• باقی صاحب اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ خون پینے والے تھے۔ ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خون پی کر آپ کا بھی خون کرتے۔ یہ حضرت تائمین طہارت آنحضرت کے زندہ ہونے اور شریف لائق کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ معلوم نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خون کسے کا ارادہ ہے۔

نجد نگر۔ کی اندر نگر ملاحظہ ہو۔ کہ اندھے کی لاش کی طرح کسی طرح فضلات مبارکہ کی طہارت سے متعلقہ علمی و تحقیقی وغیرہ کی نفی کر دی۔ ہے۔ نہ کسی صحابہ کی شرم نہ شامین مشکوٰۃ و ہناری جیسے شہین ائمہ و بزرگان دین کا کوئی لحاظ و پاس۔ پھر صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ سب پر سازش و گستاخی اور صحابہ و شہین کا بھی الزام لگا دیا۔ اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی تشویر و تادیب کہ آپ کا خون پی پی کر آپ کا خون کر دیتے۔ اور معلوم نہیں کہ آپ کا خون کرنے کا ارادہ ہے۔ اس کے باوجود اگر تمام نہاد المجددین و ہادی کہیں کہ ہم گستاخ نہیں۔ تو پھر اور کون گستاخ ہو گا؟ اللہ آکین۔ کہاں مقام رسالت صحابہ کرام و حضرات ائمہ و شہین و بزرگان دین اور کہاں یہ گستاخ بے دین کنویں کے مینڈک۔ کیا پدی کیا پدی کا شوربا۔ اور عہد چہ نسبت خاک دبا با عالم پاک۔

الدعوۃ کی خباثت

نجدی و ہادی فرقہ کا یہ المیہ ہے۔ کہ کسی مسئلہ اصول و ضابطہ کے تحت شرک و بدعت کی کوئی جامع مانع نہ تو لیں نہیں کریں گے اور نہ مافی کے ساتھ جس چیز کو پاہیں گے شرک و بدعت قرار دے کر مجرمانہ جیل و تھیں گے اور اپنا شیطان چمکے پورا کریں گے۔ اگرچہ وہ خود بھی اسی شرک و بدعت کے مرتکب ہوں۔

بات صرف اتنی تھی۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض غلو نے اپنے پیارے رسول پاک کو بڑی محبت کے ساتھ امداد کے لئے خط لکھا

اور بعض نے عرض کیا کہ حضور اس ناچیز کی طرف سے دلی ویدیا کر قبول فرمائیں۔ بس اتنی سی بات پر۔ و ہادی رسالہ الدعوت پر شرک کا دعوہ پڑا۔ اور اس نے ماہ مارچ کے شمارہ میں خطوط کو شرک و بدعت اور غلو قرار دے کر اپنی اندرونی خباثت و گستاخی ذہنیت کا مہر پر مظاہرہ کیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لالت و عزیزی اور عیسائیوں کے ساتھ مثالیں دے کر شرک و گستاخی کی مشین

چلو کر دی۔ مگر یہ نہیں بتایا کہ شرک ہے کیا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خط لکھنا اور عید مبارک پیش کرنا کسی شرعی ضابطہ کے تحت شرک قرار پاتا ہے۔ نجدیوں کی اس گندی ذہنیت کی بنا پر ان کے ممدوح شورش و شہیری کو بھی شب جائید من بودم میں یہ کہنا پڑا۔ کہ "اہل نجد کو عشق اور شرک میں فرق نظر نہیں آیا۔" پھر حال۔ کہ کسی امتی اور غلام کا اپنے پیارے آقا کو خط لکھنے اور مبارک پیش کرنے میں کوئی شرک بات نہیں نجدی اہل اسلام کو خواہ مخواہ شرک قرار دیکر اپنا شیطان نشہ پورا کرتے ہیں۔ جہانگیر جیسا کہ انداز استغناء خود مختار اور حاضر و ناظر کا تعلق ہے علماء و اہلسنت نے ان مسائل کا کوئی یہ ہلوتہ نہیں دینے دیا۔ مگر ہادیوں کی اہل جہل والی مزد و انکار کا کیا علاج؟ البتہ بارگاہ رسالت میں خط لکھنے والے حضرات کو معلوم ہونا چاہئے۔ کہ بارگاہ رسالت میں مروجہ خط و کتابت کی ضرورت نہیں۔ وہاں تو قلبی رابطہ اور ملی تعلق کی ضرورت ہے۔

فسر یاد امتی جو کہے حال زار میں ممکن نہیں کہ غیر بشر کو خیر نہ ہو صلی اللہ علیہ وسلم مذکورہ بالا۔ سطور میں دیانہ و ہادیہ کے ممدوح شورش و شہیری کا جو حوالہ نقل ہوا۔ اس کا کچھ اور اقتباس ملاحظہ کریں۔ نجدیوں سعودی و ہادیوں کی دعوہ بدعت اور ان کے ہاتھی کے طاق کا اندازہ فرمائیں۔ لکھتے ہیں۔ "سعودی حکومت کے نزدیک و عہد رسالت و بزرگان سلف کے آثار و عروش و مظاہر و متاعیر کا باقی رکھنا بدعت ہے۔ عقیدہ توحید کے منافی ہے۔ لیکن عمر مقرر کی ہر بدعت جہد ہی میں نہیں۔ پورے حجاز میں پھیل رہی ہے۔ کیا قرآن و سنت کا اطلاق اس پر نہیں ہوتا؟" • قبوہ خانہ اور رستورانوں میں شاہ کی تصویروں کی بیبتا ہے لیکن اس میں کوئی بدعت نہیں۔ بدعت اسلاف کی یادیں ملانے اور باقی رکھنے میں ہے۔ آثار اقدس کی یہ مجرمی یہ قرآن و سنت نہیں ممانعت و قہر کا امتی ہے سعودی حکومت عشق اور شرک میں فرق نہیں کر سکتی۔ کتاب شیعہ جاتے کہیں بودم

بابری مسجد و مانی دنیا، شاہ عبدالعزیز اور ایک پادری

شاہ عبدالعزیز و محدث دہلوی خلیفہ الرشید شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (رحمۃ اللہ علیہما) کے ساتھ ایک عیسائی پادری کا مناظرہ ہوا۔ پادری نے کہا۔ ہم سوال کرتے ہیں۔ اور جواب اس کا معقول و عقلی چاہئے ہیں۔ مستقول نہ ہو۔ اس شخص کے بعد درج ذیل اعتراض اور جواب ہوا۔

پادری :- کیا تمہارے پیغمبر حبیب اللہ ہیں؟

شاہ عبدالعزیز :- ہاں۔ بیشک حبیب اللہ ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) پادری :- تمہارے پیغمبر نے بوقت قتل ام حبیب فریاد کیا۔ حالانکہ حبیب کا محبوب زیادہ تر محبوب ہوتا ہے مگر تمہارے پیغمبر اپنے نواسر کے لئے فریاد کرتے؟ خدا تعالیٰ ضرور توجہ فرماتا۔

شاہ عبدالعزیز :- پیغمبر علیہ السلام واسطے فریاد کے (در بارہ الہی) حاضر ہوئے۔ تو پردہ غیب سے آواز آئی۔ ہاں۔ تمہارے نواسر پر قوم نے ظلم کر کے شہید کیا۔ لیکن ہم کو اس وقت اپنے بیٹے علی کا صلیب دھالیں، پر چڑھانا یاد کیا ہوا ہے۔ یہ سب کچھ خبر خاموش ہو گئے۔ یعنی جب بیٹا چھائی چڑھایا گیا تو کچھ نہ ہوا۔ تو تمہارے نواسر کے شہید کئے جانے پر کیا ہو سکتا ہے؟

پادری :- مہبوت و لا جواب ہو گیا۔

کوئی حلقہ منہ میں زبان نہیں، نہیں بلکہ جسم میں جان نہیں۔

جس طرح :- شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمۃ نے محدث و عجمی اور شان رسالت سے نا آشنا پادری کو اس کی ذہنیت و بدعتیہ کی بنا پر لازمی و عقلی جواب سے مہبوت و لا جواب کر دیا۔

اسی طرح :- ان کی اتباع و جواب کی روشنی میں گستاخانِ شان رسالت و ولایت کے ترجمان نام نہاد "الحدیث و الدعوتہ" لاہور کے ساتھ رضائے مصطفیٰ کے تاریخی مناظرہ پڑھئے۔ سر دھتئے انصاف کیجئے۔ اور حقیت و حقیقت کا تم کیجئے۔ کہ محسوسانِ خدا پر اعتراضات

کے سلسلہ میں ان کا کس قدر اندرونی اتحاد ہے۔ گویا۔

س۔ کذا بجنس با بجنس پر داز

کبوتر با کبوتر باز، با۔ باز

"الحدیث" :- "در بارہ عجمی شاہ کے نام معلوم ہو چکا تو پھر نقدی لے گئے۔ اور دروازہ ٹوٹا کر فرار ہو گئے۔ اہل قبر کی کیسی بے بسی ہے۔ کہ اپنے نذرانوں کی حفاظت نہیں کر سکتا۔ چور کو پکڑنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ کوئی آگ لگا دے تو بجھانے کا قدرت نہیں رکھتا۔ (الحدیث و دعوتہ) "الدعوتہ" :- عراق پر حملہ ہوا۔ تو امریکی طیاروں کی بمباری سے بغداد میں ... جنہیں لوگ غوث الاعظم کہتے ہیں۔ ان کا دربار بمباری سے زخمی کیا۔

آہ۔ کس قدر بے بس ہے انسان" (الدعوتہ ماہ رجب و جنوری ۱۳۵۵) رضائے مصطفیٰ :- حضور غوث الاعظم اور شاہ عبدالرحمن دربارہ عجمی (رحمۃ اللہ علیہما) جیسے مسلمانوں کی دشمنانِ اولیاء و اگر بے بس بھی ہوں۔ تو ان کا رب تو بہر حال سمیع و بصیر اور علیٰ کل شیء قدير ہے۔

مگر عجیب بات ہے۔ کہ وہ ایسی قدرت کاملہ کے باوجود اپنے دشمنوں اور پیادوں کی مدد و مخالفت نہیں فرماتا۔ حالانکہ بقول سعدی شیرازی سے دوست آن باشد گرو دست دوست

در پریشان حالی و در مساندگی!

چہر جائیکہ :- وہ سمیع و بصیر اور علیٰ کل شیء قدير ہو۔ اور تعجب بالائے تعجب یہ ہے۔ کہ جب شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمۃ الفلانیہ اولیاء اللہ

اس کے حضور اپنی مدد و خدایت کے لئے استغاثہ فرمایا کرتے ہیں۔ تو پردہ غیب سے آواز آتا ہے۔ ہاں تم پر ظالموں نے ظلم کیا ہے۔ لیکن تم کو اس وقت (نہایت و حیات و ظالمانہ طور پر) اپنی باپری مسجد کا شہید کیا جانا یاد آیا ہوا ہے۔ اور یہ سن کر کھڑکھڑایا اور خاموش ہو جاتے ہیں۔ کہ جب خود غارت خدا عظیم پادری مسجد سے شہید و ظالمانہ طور پر شہید کئے جانے پر کچھ نہ ہوا تو ہمارے مراد دربار پر حملہ کیا ہو سکتا ہے؟ کیا

فرماتے ہیں علماء و محدث و دیوبندی و ان دو الزامی مناظرہ و واقعہ میں؟

تحریر میں یہ جانتے کے باوجود کہ شیخ عبد القادر جیلانی کو
غوث الاعظم کہتے ہیں۔ آپ کے خلاف جو باہیانہ کجواس بازی اور مراثیانہ
غیری ذہنیت کا مظاہرہ کیا گیا ہے وہ محتاج بیان نہیں ہے۔ بخیر
وہابیہ کی اسی غلیظ و خبیث، طبیعت اور ایسی جبلت کے متعلق کیا خوب
کہا گیا ہے۔ کہ سہ بخیر یا سخت ہی گندی ہے طبیعت تیری
کفر کیا شرک کا قلعہ ہے نجاست تیری

طاہر القادری کے نام کی آڑ میں دانا گنج بخش و حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہما
اور دیگر ولیوں غوثوں کو ناپاک بت "قرار دینے کی جسارت و تحقیر و تمسخر
کے علاوہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر بھی کیسی بہتان تراشی کی ہے کہ احادیث
آپ نے "روحانی مرکز کے بڑے بڑے داتا اور غوث اعظم کو توڑ پھوڑ ڈالا۔"
ظہر الہی آسمان کیوں پھٹ نہیں پڑتا ہے ظالم پر

● گویا نرونگ کفار کا تجنازہ روحانی مرکز تھا اور وہاں کے ناپاک بت
دانا گنج بخش اور غوث الاعظم تھے۔ اور ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام
کفار و بتوں کے خلاف نہیں بلکہ مسلمانوں کے روحانی مرکز اور
"دانا گنج بخش و غوث الاعظم" جیسے اکابر اولیاء اللہ کے خلاف جہاد
کر رہے تھے۔ اللہ کے بچے پیغمبروں اور ولیوں کے خلاف جھوٹے
وہابیوں کے اس قدر کجواسات و منغلات کے بعد نجدیوں و وہابیوں
کے محبوبان خدا کا دشمن و گستاخ شقی اٹلی اور ان کے ملعون و
بے دین ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے؟

عقوبت خدا کا۔ نہ آیت نہ حدیث۔ نہ مسئلہ نہ دلیل۔ بلکہ محض
محبوبان خدا کی کردار کشی ان کی تحقیر و تمسخر جھوٹ ہی جھوٹ اور
توہین ہی توہین۔ کیا یہی "توحید و یحییٰ" الطہریت و غیر مقلدیت ہے؟
اپنے ہاتھوں میں کالاف۔ نجدی رسالے جو یہ لکھا ہے ● کہ شیخ
عبد القادر کا دربار امریکی طیاروں کی بمباری میں آگیا۔ یہ حریک
جھوٹ ہے۔ نہ دربار عالیہ قادریہ و خشیانہ امریکی بمباری کی زد میں
آیا۔ اور نہ ہی جس سال عراق ایران جنگ کے دوران دربار اللہ

کو کوئی نقصان پہنچا۔ البتہ غوث الاعظم کی گستاخی اور کذب بانی
کے باعث "الدعوة" نے خود اپنے ہاتھوں اپنی وہابی قوم کا منہ کالا
کر دیا۔ اور ان کے گلے میں لعنت کا طوق ڈال دیا۔ پہلے تو لکھا
کہ "غوث الاعظم کا دربار امریکی طیاروں کی بمباری میں آگیا"
اور پھر چند سطور کے بعد لکھا کہ "غوث الاعظم کا دربار سعودی طیاروں
سے توڑوا دیا"۔ نتیجہ ظاہر ہے۔ کہ امریکی عیسائی سعودی

نجدی اندرون خانہ ایک ہی ہیں۔ امریکی طیاروں کا نام لیا۔ تب بھی
اور سعودی طیاروں کا نہ کر دیا۔ تب بھی حقیقت ایک ہی ہے۔ یعنی

ظہر نام ہی کا فرق ہے تصویر ہے دونوں کی ایک
"الدعوة"۔ کے انہی سرٹیفکیٹ کے بعد وہابیوں کی انگریز دوستی اور
امریکی عیسائیوں اور سعودی نجدیوں کی باہمی اخوت و بھائی چارے کا گلیا

قیوت ہو سکتا ہے۔ ظہر مدعی لاکھ بہ بھاری ہے گواہی تیری
تصویر کا دوسرا رخ :- پہلے جھوٹ کی طرح نجدی رسالہ کا یہ بھی رخ
جھوٹ ہے۔ کہ غوث الاعظم کے دربار کو سعودی طیاروں سے توڑوا دیا۔

اس لئے کہ بڑوں اور عیاش سعودیوں نجدیوں میں یہ خصلہ کیا ہے۔ کہ
ان کے طیارے بغداد اور عراق پر بمباری کر سکیں۔ اگر ان میں اتنی جرأت
ہوتی۔ تو نجدی وہابی مذہب کو ذبح کر کے یا امریکہ المدد کا نعرہ کیوں
لگاتے۔ اور اگر امریکہ پیچ میں نہ آتا۔ تو بحر عراقی فوجی طیاروں اور سعودی
نجدی طیاروں کے مقابلہ کا دنیا کو پتہ چل جاتا۔

بہر حال :- سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے خلاف نجدی وہابی رسالہ
نے خباثت و شقاوت کی انتہا کر دی ہے۔ اور اس کے اس انداز سے
صاف پتہ چل گیا ہے کہ خدا خواستہ محبوبان خدا کی غفلت پر کوئی شقی حملہ

و نہی مادی کرے۔ تو وہ نجدیوں کے لئے وجہ فخر و مسرت ہے۔ اگرچہ جہ
اور امریکی عیسائی اور اسرائیلی یہودی ہوں۔ یقیناً یہ ایسی ایمانی پر
کیا ایسی عداوت و خبیث باطنی کے مظاہر کے بعد بھی نجدی وہابیوں
کے بد عقیدہ و گستاخ ہونے میں کوئی شک ہو سکتا ہے۔

(کون کہتا ہے وہابی گستاخ نہیں)

الدعوة کی شرارت - بغداد و اجمیر شریف کی بجائے لندن و واشنگٹن بجائے

فیض عالم اور تاجدار اجمیر خواجہ عزیز نواز اجمیری کی کتنی بڑی گستاخی ہے۔ پھر ان محبوبانِ خدا کے ساتھ مذاق و مسخری کرنا۔ ان کی کلمات کی تحقیر و تنقیص کرنا اور ان پر کفار کی ایجادات کو ترجیح دینا کتنی خوفناک جسارت اور کتنا ظلم و عظیم ہے۔ اللہ آسمان کیوں پھٹ نہیں پڑتا ہے ظالم پر الدعوة۔ جس نے جس پر ایہ میں بھی یہ بات کی ہے۔ بہر حال اس سے وہابیوں کے دل کی بات لوگ زبان پر آگئی ہے کہ انہیں اولیاء اللہ اور ان کے آستانوں کی بجائے اولیاء الشیطان غیر مسلم سائنسدانوں سے تعلق خاطر ہے۔ اور بغداد شریف و اجمیر شریف کی بجائے لندن شریف اور واشنگٹن شریف ان کا مرجع

عقیدت ہے۔ اسی لئے تو ترجمان وہابی نے اپنے اولیاء الشیطان کے لئے وہ سب کچھ مان لیا ہے۔ جن کو یہ گستاخ و بے دین لوگ اولیاء اللہ کے لئے (اللہ کی عطا سے بھی) انکار کرتے اور شرک قرار دیتے ہیں۔ ملا خطہ فرماتے ہیں:۔ انگریزوں کا فروں کیلئے "الدعوة" نے ہوائی جہاز و ریڈیو بنانے جیسے تعرفات اور پوری دنیا کی ایک ایک خبر سے واقف ہونے کا کتنی فراخ دلی سے اعتراف و اظہار کیا ہے۔ جبکہ اولیاء اللہ کے بارے میں بے دینوں کا یہ "تقویۃ الایمانی" عقیدہ

باطل ہے کہ:۔ "جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا متار نہیں۔ رسول کے چاہنے کچھ نہیں ہوتا۔۔۔ ان کی خواہش کچھ نہیں چلتی۔ سب انبیاء و اولیاء اس کے روبرو ایک ذرہ ناجیز سے بھی کمتر ہیں۔ کسی انبیاء و اولیاء کا یہ شان نہیں۔ جو کسی کو ایسا تعریف ثابت کرے یعنی اللہ کا سا تعریف ثابت کرنا محض شرک ہے۔ خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے۔ خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو ایسی قدرت بخشی ہے۔ ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔" (تقویۃ الایمان ملخصاً) الخرافات۔

وہابیوں:۔ کے ترجمان ماہنامہ الدعوة لاہور نے جنوری ۱۹۹۲ء کی اشاعت میں اولیاء اللہ اور ان کی کرامات کے خلاف نہایت ہی بغض و عناد اور شقاوت و خباثت کا مظاہرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔ بریلوی بھائیو! اگر تم نے ولیوں کو ان کی کرامتوں کی بنیاد پر ہی پوجنا ہے۔ تو پھر ان ولیوں کو پوجو۔ کہ جن کی کرامتیں زندہ ہیں۔ اور لوگ ان سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ لہذا۔ اجمیر شریف جانے کی بجائے بغداد شریف کا رخ کرنے کی بجائے۔ لندن شریف و واشنگٹن شریف اور جاپان شریف کو طرف جائیے۔ ہم نے یہ بات اس لئے کی ہے کہ اس بات سے شاید ترجمائے ترے دل میں فوج

کی بات:۔ پوجنا چاہئے اس ولی کو جس نے ہوائی جہاز بنایا ہے و اما ماننا چاہئے۔ ایڈیسن کو جس نے ریڈیو ایجاد کیا۔ غوث اور غیب داں ماننا چاہئے۔ امریکہ کے سائنسدانوں کو جن کے مواصلاتی سیارے پوری دنیا کی ایک ایک خبر سے واقف ہیں:۔ بلغظہ

الدعوة:۔ کہ اس عبارت کے ایک ایک جملہ سے اس کی شرارت و شیطنت کا اظہار ہو رہا ہے۔ نجدیوں و وہابیوں کی اسی فتنہ انگیزی و گستاخانہ ذہنیت کے باعث خطہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی دعا برکت سے محروم رہا۔ اور ان کی اسی ذہنیت کے پیش نظر ہی عقیہ ان صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال پہلے فرمادیا تھا یقولون

اھل الاسلام و یدعون اھل الاوثان کہ وہ مسلمانوں سے قتال و جدال کر گئے۔ اور بت پرستوں کا فروں سے تعرض نہ کریں گے۔

بغداد و اجمیر سے روگردانی کر کے وہابیوں کے لندن شریف اور واشنگٹن شریف جانے کا فتویٰ دینا اور عیسائیوں کا فروں کو دلی و غوث و اما ماننے کی تعلیم دینا اولیاء اللہ شہنشاہ بغداد غوث اعظم جیلانی۔ و اما گنج بخش

عہ جھوٹ ہے کوئی سنی مسلمان ولیوں کی عبادت و پوجا نہیں کرتا۔

کون کہتا وہابی گستاخ نہیں

چونکہ یہ نجدیوں دیوبندیوں وہابیوں کے بڑے پیشوا کی تعلیم و تربیت ہی یہی ہے کہ "یقین جان لینا چاہیے۔ ہر مخلوق بڑا نبی ولی ہوگا جھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چلے سے بھی زیادہ دلیل ہے" انبیاء اولیاء کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے۔ یہ کو ان کی فرمانبرداری کا حکم ہے۔ ہم ان کے جھوٹے بھائی ہیں" سب انبیاء اور اولیاء اس کے رب و رب ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں" (فتویٰ الامام محمد ۱۵-۲۸-۳۴ مطبوعہ دفتر تحریک) چنانچہ یہ اسی تعلیم و تربیت کی بنا پر نجدی وہابی محبوبان خدا حضرت انبیاء اولیاء (علیہم السلام ورضی اللہ عنہم) کا بغض و عناد دل میں رکھتے ہیں۔ تقریباً تھریس میں محبوبان خدا کی کردار کشی کرتے اور ان کے خلاف زہر لگاتے رہتے ہیں اور معاذ اللہ استغفر اللہ حضرت انبیاء و اولیاء کی شدید تحقیر و تحقیر کا کتاب کے نام نہاد **امجدیہ** ہر مکتب فکر کے ترجمان الدعوة والارشاد لا ادرکن ماہنامہ الدعوة "نے محبوبان خدا اولیاء و کرام و حضور خواجہ غریب نواز جنتی اجیری (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے بغض و عناد میں جلی جھن کر مشقوات ازلی حبث باطنی کے تحت اپنے زہر آلود قلم سے کھلے کہ "روزنامہ خبریں" کے مطابق خواجہ غریب نواز معین الدین جنتی اجیری کے روضہ مبارک کے گنبد پر چڑھا ہوا سوا سن سو نے کا تاج چوری ہو چکا ہے۔"

قارئین۔ آپ سوچتے ہو گے کہ شاید اس چوری کا قبر میں لیٹے خواجہ صاحب نے بتایا ہو گا کہ مجھے غریب نواز کو جو غریبوں کو نوازتا ہے جو سو نے کا تاج چرا کر مجھے بھی غریب کر گئے ہیں۔ میرا کچھ کرو۔ نہیں جناب خواجہ نہ بتا سکے اور نہ کہیں بتا سکیں گے۔ یوں لوگوں کے عقیدہ کے مطابق جو غریبوں کو نوازتا تھا۔ وہ خود لٹ گیا اور چوروں کو تاج اتارنے سے نہ روک سکا۔ اور نہ بتا سکا کہ میرا تاج چرا لیا گیا ہے۔

• صرف اس ایک واقعہ میں حق کے متلاشیوں کیلئے کئی سبق پنہاں ہیں۔ جو کہ مختلف درجہ کی اور مزاروں پر اپنے ماتھے رگڑتے ہیں کہ اللہ

کے سوا نہ کوئی غریب نواز ہے۔ نہ عالم الغیب اور نہ مختار کائنات اس درگاہ کے دیوان (سجادہ نشین) کو خواجہ غریب نواز کے آگے دہائی دینی چاہیے تھی۔ کہ خواجہ غریب نواز آپ لٹ چکے ہیں۔ کچھ کیجئے۔ لیکن وہ روتا ہوا۔ حکومت کو دہائی دے رہا ہے پھیل اللہ لا سوز کبریا

جہاں تک یہ مسئلہ علم غیب و مختار کائنات اور تصرفات اولیاء و کرام کا تعلق ہے۔ ان مسائل کے متعلق علماء اہلسنت کی طرف سے مستقل ضخیم کتب اور مکتبہ رضائے مصطفیٰ کو جو انوار سے مدلل و مفصل تبلیغی اشتہارات

بار بار شائع ہو چکے ہیں۔ اور فرقہ واپس بید پر تمام جہت کردی گئی ہے۔ مگر نہابیوں کی الجوجہل کی طرح وہی پرانی ضد اور اڑی

ہے کہ "میں نہ مانوں۔ میں نہ مانوں"۔ "ختمہ اللہ علی قلوبہم وعلیٰ سمعہم" **الدعوة** کے مذکورہ مضمون سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ نجدیوں کی ذہنیت کتنی گھٹیا اور کتنی گندی ہے۔ ان کا ضمیر کتنا خبیث اور کتنی آوارہ و گستاخ ہے۔ جیسا کہ مولانا حسن رضا بلوچی نے فرمایا:

کہ "سخت دیا سخت ہی گندی ہے طبیعت تیری
کفر کیا شرک کا فضلہ ہے نجاست تیری
تیری اٹکے تو وکیلوں سے کرے استمداد

(اور) یا رسول اللہ سے بگڑتی ہے طبیعت تیری

اللہ اکبر۔ وہ خواجہ غریب نواز تاجدار اجیری جن کی سلم شخصیت عظمت کو غیر مسلم بھی سلام پیش کرتے اور خواجہ غریب نواز کے گنگاتے ہیں۔ ان کے خلاف نجدیوں کا غلیظ ذہن و بد زبان **الدعوة** اپنی جھوٹی رام کہانی کو کر کے رافضیوں کو گستاخ کر رہا ہے۔ کہ

• چور تاج چرا کر مجھے غریب کر گئے ہیں۔ میرا کچھ کرو۔

• وہ خود لٹ گیا ہے۔ چور دل کو روک نہ سکا۔ نہ بتا سکا۔

• خواجہ غریب نواز آپ لٹ چکے ہیں کچھ کیجئے۔ دلائل و قیام الہیہ

غور فرمائیے۔ نجدی وہابی رسالہ نے حضور خواجہ غریب نواز علیہ الرحمۃ

پر کسی طعن و تشنیع اور ان کی تحقیر و تحقیر کی ہے۔ اور ان کے کرداروں

عقیدہ مندوں کی شدید لازمی کر کے مقتدران کے جذبات کو مجروح کیا ہے۔
وہ غریب نواز۔ جن کے وصال کے بعد ان کی پیشانی مبارک
 پر عظیم قدرت حبیب اللہ مات فی حب اللہ لکھا گیا۔ وہابیوں
 کو ان کی ذات سے اتنی دشمنی اور غریب نواز کے لقب سے اتنی تکلیف
 کیوں ہے؟ انہیں ایسی شیطانی تحریریں شائع کرنے کی بجائے دلائل سے
 ثابت کرنا چاہیے تھا۔ کہ غریب نواز خدا تعالیٰ کا ایسا خاص نام ہے۔
 کہ جس میں عقلی و مجازی اشتراک نہیں ہو سکتا اور ظلالِ لیل کے تحت شکر و تحسین
محبوبانِ خدا کے منکر و ظالم۔ جب ہمیں زندہ و مردہ شاہ عبدالعزیز
 شاہ مسعود۔ شاہ فیصل شاہ خالد و شاہ فہد کچھ سننے کوئی تکلیف نہیں
 ہوتی۔ تو غریب نواز کے لقب سے تم کیوں جل جھن جاتے ہو۔ کیا نیکان
 خدا غنی کریم سخی نہیں ہوتے۔ اگر ہوتے ہیں اور ضرور ہوتے ہیں تو بتاؤ
 بتاؤ کہ خدا کا معنی سخی و کریم ہونا کس دلیل سے ناجائز ہے۔ اور غریب نواز
 ہونا کیوں ناجائز ہے۔ اور ان سب میں معنوی لحاظ سے کیا فرق ہے؟
 بتاؤ بتاؤ۔ زندہ و مردہ نجدی سعودی حکمرانوں کو شاہ کہنا کس دلیل
 سے جائز ہے اور غریب نواز کہنا کس دلیل سے ناجائز ہے۔ اور ان
 روئے شریعہ شاہ اور غریب نواز کہنے نہ کہنے میں وجہ فرق کیا ہے۔
 اور دونوں کے جائز و ناجائز ہونے کی دلیل کیا ہے۔
 سہ کلک رہنا ہے نخبزِ خوشنوار برق بار
 اعداء سے کہد و خیر منائیں نہ شر کریں

جانِ نجدیت پر پہاڑ۔ اب سینے۔ ہمارا ایک اور الزامی جواب
 جو جانِ نجدیت پر بہت بڑا بوجھ اور پہاڑ ہے۔ اور تمام دنیائے نجدیت کو
 ہمارا چیلنج۔ ہے کہ وہ بتائیں اور جانِ نجدیت کی اس بہت بڑے
 پہاڑ سے غلو خلاصی کرائیں۔ وہابیوں کے رسالہ نے خواجہ غریب نواز
 علیہ الرحمۃ کے مزار کے گنبد شریف سے سونا چوری ہونے کے جس واقعہ
 پر ایسی شرمناک بدزبانی و دریدہ دہنی کی ہے۔ دنیائے نجدیت و
 وہابیت جواب دے کہ

خانہ کعبہ۔ و قبلہ مقدسہ جو بیت اللہ (اللہ کا گھر) ہے جب
 اس پر مشرکوں کا تسلط رہا اور عرصہ دراز تک کعبہ میں بتوں کا بھرا
 رہا۔ خدا تعالیٰ نے اپنے گھر کا اور اس کے تقدس کا تحفظ کیوں فرمایا۔
 اور اس سے کیوں نہ روکا۔ اور نہ ہی اس کے مطابق اسے اس کا علم کیوں نہ ہو سکا
 قبلہ اول۔ مسجد اقصیٰ پر بہت عرصہ سے یہودیوں جیسے دشمنانِ
 اسلام کا تسلط ہے۔ جہاں وہ کئی مرتبہ عالم اسلام کو تڑپانے والی
 آتش زنی و جبرمتی کی دیگر وارداتیں کر چکے ہیں۔ تمہارے بقول جس
 خدا کے سوا نہ کوئی غریب نواز ہے نہ عالم الغیب۔ اور نہ مختار کل۔
 اس غریب نواز عالم الغیب و مختار کل کو دشمنانِ اسلام کی سازشوں
 سے قبل اور ان کی ظالمانہ کاروائیوں کے بعد کیا ان باتوں کا کوئی علم نہیں
 ہو سکا۔ اگر (معاذ اللہ) علم نہیں ہوا تو پھر وہ عالم الغیب کیوں ہے۔
 اور خدا تعالیٰ کو یہ سب علم تھا۔ اور وہ سب کچھ جانتا دیکھتا تھا۔ تو
 پھر اس غریب نواز و مختار کل خدا نے اپنے ہر دو قبلہ کو لٹے جلنے وغیرہ
 سے بچایا کیوں نہیں۔ اور ان ظالموں کا فرد کو ایسی کاروائیوں سے بچا
 کیوں نہیں۔ اور اب تک ان کی گرفت کیوں نہیں کی۔ جبکہ ان ظالمانہ
 کاروائیوں میں مسلسل توسیع و اضافہ ہو رہا ہے۔
بابری مسجد۔ کچھ زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ چوری چھپے نہیں
 بلکہ علی الاعلان خانہ خدا بابری مسجد کو مشرکوں نے شہید و مسمار کر
 دیا۔ جس پر وہابیوں نے بھی احتجاج کیا۔ اور اب حال ہی میں۔
 چیرا شریف میں کافروں نے پھر خانہ خدا کو آگ لگا کر شہید کر
 دیا ہے۔ اور عمارت کے خلاف "یوم سیاہ" پر بھی وہابیوں نے احتجاج
 کیا ہے۔ خود پاکستان میں ظالموں نے مسجدوں پر بم بھینکے نمایاں
 کا خون بہایا۔ اور مسجدوں سے جو تے وغیرہ اشیاء کا چوری ہونا تو
 ایک عام سی بات ہے۔ اس پر وہابی خدا تعالیٰ سے کیوں نہیں
 کہتے۔ کہ تیرے گھر میں تیری مسجدوں میں اس قدر وارداتیں ہوتی ہیں۔
 ہے کوئی اجدیدیت والدعوۃ جو اس کا جواب دے

بزرگان دین کی کتب کو شیعہ مزارعہ کتب کی طرح بدنام کیا جائے

(گستاخان اولیاء و بابیہ کی ایک نئی سازش کا انکشاف)

• مکتوبات احمد سرہندی • انقاس العارفین • فیوض الرحمن
انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ منسوب بہ شاہ ولی اللہ دہلوی۔

... یہ اور اس کے علاوہ تمام کتب جو دین تصوف کی تائید میں تحریر
کی گئی ہیں۔ محل نظر اور قابل تنقید ہیں۔ اگر یہ تعلیمات ذمہ طاغوت

میں آتی ہیں۔ اور یقیناً آتی ہیں۔ تو ان کا ابطال کیوں ضروری نہیں؟

• جبکہ اثبات کے لحاظ سے یہ کتب اتنی مضر ہیں۔ کہ علماء اہل
اس سے گراہ ہوئے ہیں • کیوں نہ ان کتب (تصوف) کو بھی

ویسا ہی معاشرے میں بدنام کر دیا جائے۔ جس طرح شیعہ اور
قادیانی مذہب کی کتب اہل توحید کے ہاتھوں بدنام زمانہ ہیں۔

(ملخصاً الاعتصام لاہور ۲۴ ستمبر ۱۹۹۲ء)

الدعوة بھی :- رسالہ الدعوة "جنوری ۱۹۹۲ء کی اشاعت میں
لکھا ہے۔ اس راہ میں ہماری جدوجہد انشاء اللہ جاری رہے گی۔

ہم ان (بیروں گدی نشینوں) کی کڑوٹوں سے ... اللہ کے بندوں
کو خیردار کرتے رہیں گے۔ تاوقتیکہ لوگ بیروں کے سامنے مسجد

ریز ہونے کی بجائے اللہ کے حضور سجدہ ریز ہوں۔ درباروں کی طرف
راج کرنے کی بجائے کعبہ کی طرف اپنا رخ کریں اور کشف المحجوب۔

اخبار الاخبار (شیخ عبدالحق دہلوی) ملفوظات اور تذکرۃ الاولیاء جینی
بے سروپا اور غلامانہ ذہن بنانے والی بندوں کی لکھی ہوئی کتابوں

کی بجائے وہ رب کی کتاب قرآن پڑھیں۔ اس کے نبی کی کتاب بخاری
مسلم اور ترمذی کا مطالعہ کریں۔ الخ خدا کعبے کو ناخن نہ دے

بخدیہ و بابیہ اشتیاق کے ناپاک عزائم اور ضوئیا و کرام و اولیاء عظام
کے ساتھ بغض و عناد۔ ہر میں بھی ہوئی۔ ان کی تحریر ملاحظہ کریں کہ

کتنی دردہ دہنی و جنبہ باطنی کے ساتھ انہوں نے صوفیاء کو کرام اور
تصوف و حقیقت کے خلاف ایسی بوکھڑائی کی ہے جہاں کے بڑے کوچہ کوچہ بھی

نام نہاد جماعت اہل حدیث کے ترجمان الاعتصام لاہور نے
... ایک مضمون شائع کیا ہے کہ •

"تصوف کی کفریہ تعلیمات کا رد علماء و حق نے ہر دور میں کیا ہے ...
تصوف کے پھیلنے کی دوام و جوہات ہیں۔ اول یہ دین سیکولر

طرز کا ہے ... دوسری وجہ جس بنا پر دین تصوف نے فروغ
پایا وہ ہے۔ شیطان کا اس دین کو ان لوگوں کی طرف منسوب کرنا۔

جنہیں قوم عقیدت و احترام سے یاد کرتی ہے۔ قطع نظر اس سے
کہ یہ نسبت درست ہو یا نہ ہو۔ • تصوف کی ان دو بنیادوں

کو مد نظر رکھتے ہوئے۔ ان کا ابطال کے لئے ضروری ہے کہ علوم
کو صحیح اسلام سے روشتا س کیا جائے۔ تاکہ جہالت ختم ہو۔

• جہاں تک ان تعلیمات کا تعلق ہے۔ جن کے پیچھے بزرگ ہستیوں کی
نسبت ہی اصل قوت ہے۔ تو ایسی تعلیمات کا رد ان ہستیوں کے

حوالے سے نہایت ضروری ہے۔ تاکہ شخصیت پرستی کا بے
لوٹ سکہ۔ اور یہ اسلئے بھی کہ ان اجنبی افکار کو دین اسلام مخالف

میں بڑوں کے ناموں نے دلیل باطل کا کام کیا ہے۔ • ہمارے اس
معاشرہ میں حسب روایت اسلام کی آڑ لیکر تصوف کی تعلیمات

جاری ہیں۔ اور اس کی پشت پر شیطان و حربہ کارفرما ہے (معاذ اللہ)
فہرست کتب :- وہ مشہور بنیادی کتب جو اسلام و اصلاح

کا مادہ اوڑھے رائج الوقت ہیں۔ ان میں سے چند کا تذکرہ یہاں
کیا جاتا ہے • کشف المحجوب۔ منسوب بر علی بخوری۔ اس

کتاب میں انبیاء پر تہمت کے علاوہ علم غیب و تصرف کے بارے
میں وہ عقائد بیان کئے گئے ہیں جن کا اسلام سے کوئی تعلق

نہیں ... • فتح الربانی۔ ملفوظات منسوب بر عبد القادر جیلانی

الدعوة کی شرارت - اف یہ - اہل حدیث اور اتنے جھوٹے۔

میں مولوی عطا محمد بدایونی نے تحریر کیا تھا کہ جب آخر زمانہ میں عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے۔ تو وہ امام ابوحنیفہ کے مسلک کے مطابق حکم کریں گے۔۔۔ یہ کس طرح ممکن ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دین محمد کی اتباع کی بجائے امام ابوحنیفہ کے مسلک کی اتباع کریں گے۔

”رضائے مصطفیٰ“۔ نیو دہلی اور ”الدعوة“۔ لاہور رضائے مصطفیٰ ”پر یہ الزام سراسر تحریف و بددیانتی اور کذب بیانی ہے۔ ”رضائے مصطفیٰ“ میں صرف اتنا ہے کہ ”عیسیٰ علیہ السلام امام ابوحنیفہ کے مسلک کے مطابق حکم کریں گے۔“ اور اس کے بعد اس بات کی تفصیلاً وضاحت

کر دی گئی ہے کہ یہ اتفاق مسئلہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام (در اصل) شریعت محمدی (علیٰ صاحبہ الصلوٰۃ والسلام) کے مطابق حکم کریں گے اور اس کے لئے لازم ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو اس شریعت مطہرہ کا پورا پورا علم ہوگا۔۔۔ (لیکن) عیسیٰ علیہ السلام (کا حکم) حنفی مذہب کے مطابق ہوگا۔ اور اس سے تقلید (و اتباع) لازم نہیں آتی۔۔۔ مسائل

کا امام ابوحنیفہ کے مذہب کے مطابق ہونا تقلید نہیں • تقلید تب ہوتی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ائمہ اربعہ کی فقہ کا مطالعہ کرتے اور پھر فقہ حنفی کی تقلید میں اسکو دوسری فقہ پر ترجیح دیتے اور رضائے مصطفیٰ۔

ماہ شوال و رمضان ۱۴۰۹ھ اہل علم و انصاف یہ خود فرمائیں کہ کس قدر وضاحت کے ساتھ یہ بیان کر دیا گیا ہے • کہ نہ عیسیٰ علیہ السلام امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کی تقلید و اتباع کریں گے • نہ ائمہ اربعہ کی فقہ کا مطالعہ کریں گے۔ اور نہ ہی فقہ حنفی کو دوسری فقہ پر ترجیح دیں گے۔

بلکہ بات صرف اتنی ہوگی کہ عیسیٰ علیہ السلام ان خود شریعت محمدی کے مطابق ہوا قبیلہ و فیصلہ کریں گے۔ اس کی بظاہر فقہ حنفی سے طاقت و موافقت ہوگی۔ مگر آہ •۔۔ نام نہاد ”اہل حدیثوں“ نے۔

غیر متعلقین نجدیوں و بابیوں کا ترجمان ماہنامہ ”الدعوة“ لاہور دوسرے نجدیوں و بابیوں کی بہ نسبت کچھ زیادہ ہی گستاخ و دیدہ دین اور جھوٹا ثابت ہوا ہے۔ بعض احباب نے اس کے ایک مضمون کی طرف خصوصی توجہ دلائی ہے۔ اس لئے اس کی بے ایمانی بددیانتی اور کذب بیانی کا کچھ تذکرہ اور حقیقت حال کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ زیر بحث مضمون ایک نیو دہلی مولوی حبیب الرحمن کی ایمان افروز گفتگو سے متعلق ہے جو ”نیو دہلی اور رضائے مصطفیٰ“ کے مکالمہ کی صورت میں پیش خدمت ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔ اور نجدیوں و بابیوں کی کذب بیانی و بددیانتی کا نام لکھیے۔

نیو دہلی :- ”میزب“ اہل حدیث ہوتے پر میرے قتل کے منصوبہ بنائے گئے ہیں ”سپاہ مصطفیٰ“ میں اپنے مخالفین اور منافقین کو قتل کرنے کا خفیہ شعبہ موجود ہے۔ ”الدعوة“ دسمبر ۱۹۹۲ء صفحہ ۱۱

”رضائے مصطفیٰ“ :- نیو دہلی کا یہ بیان و عنوان اس کا پہلا جھوٹ ہے۔ اس لئے کہ حقائق کے مطابق سپاہ مصطفیٰ کے

اپنے دو آدمی تو دیوبندی جھنگوی گروپ کے ہاتھوں جھنگ میں شہید ہو چکے ہیں۔ لیکن ”سپاہ مصطفیٰ“ کے کسی کو قتل کرنے اور ایسے قاتلانہ حملوں کی سرکاری و اخباری طور پر کبھی کوئی رپورٹ نہیں آئی۔ جیسا کہ سپاہ صحابہ کی اس قسم کی وارداتیں وقتاً فوقتاً منظر عام پر آتی رہتی ہیں • ولیچے بھی نیو دہلی کے جھوٹا ہونے کے لئے یہ

بات کافی ہے کہ اس نے نہ اپنے قتل کے متعلق ”سپاہ مصطفیٰ“ کے خلاف کوئی رپورٹ تصانہ میں درج کرائی ہے اور نہ ہی ”سپاہ مصطفیٰ“ کے خفیہ شعبہ پر پولیس کو چھاپہ مارنے کے لئے کوئی رپورٹ دی ہے۔

اگر نیو دہلی اتنے سنگین الزام میں حق بجانب ہوتا۔ تو یہ قانونی کارروائی ضرور کرنی چاہیے تھی۔ نیو دہلی :- ماہنامہ ”رضائے مصطفیٰ“

تھی اسی بات میں جسے افسانہ کر دیا

(اور نیو دہائی اور الدعوة نے از روئے شرارت "رضائے مصطفیٰ" نے جسے تقلید و اتباع کی تردید کی تھی۔)

اسی بات کو "رضائے مصطفیٰ" کے ذمہ دار مریخ تحریر و بددیانتی کر کے مخلوق خدا کو دھوکہ دیا اور دونوں جہاں میں خود اپنا منہ کالا کیا۔ اسی لئے تو وہابیوں کے امام و ممدوح ابوالکلام آزاد کے والد بزرگوار مولانا غفرین علیہ الرحمۃ نے فرمایا تھا۔ کہ وہابی عیسائی جھوٹے ہیں یا رو
ترتازہ جو تیناں تران کو مارو (سورج آباد)

صحابہ کے مطابق مولانا مرحوم جب شعر پڑھتے۔ تو "ترتازہ" کا لفظ خوب زور دیکر پڑھتے تھے۔ نیو دہائی :- یہ کلمہ کھلا گستاخی رسول نہیں تو اور کیلئے۔ لیکن بریلوی حضرات الزام الہمدیوں پر لگاتے ہیں۔ کہ "الہمدیہ" گستاخ رسول ہیں۔ "رضائے مصطفیٰ" :- جیسا کہ ہم اوپر وضاحت

کر چکے ہیں۔ الحمد للہ عینی علیہ السلام کے متعلق "رضائے مصطفیٰ" نے کوئی گستاخی نہیں کی۔ نام نہاد الدعوة "کار بریلوی حضرات پر گستاخی کا الزام اور یہ کہنا کہ بریلوی حضرات الہمدیوں پر گستاخی کا الزام لگاتے ہیں۔ دونوں باتیں غلط اور جھوٹ ہیں۔ اور الہمدیوں کے اللہ تعالیٰ

کی طرف اسکا کذب کی جھوٹی نسبت کرنے کی ان پر یہ پھینکا رہے۔ کہ یہ لوگ ہر بات میں جھوٹ بولتے ہیں۔ بہر حال بریلوی حضرات پر گستاخی کا الزام محض جھوٹ اور بے بنیاد ہے۔ اور جہاں تک نام نہاد الہمدیوں وہابیوں کا تعلق ہے۔ ان کے گستاخ و کذاب اور بے ادب و بے دین ہونے میں کوئی شک نہیں۔ تفصیل مطلوب ہو تو اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ

کی کتاب "الکوینۃ الشہا بیری کفریات الی الوابیہ" مکتبہ رضائے مصطفیٰ سے منگوا کر تسلی کر لیں۔ اعتراف جرم :- نیو دہائی نے لکھا ہے

کہ مجھے الہمدیہ "اکابر کی دو عبارتوں کے متعلق کافی الجھن تھی۔ اس سلسلہ میں علماء الہمدیہ نے مجھے بتایا کہ الہمدیہ اکابر کوئی غلط بات کتاب و سنت کے خلاف لکھ جائیں۔ تو ان کی بات قبول

نہیں کریں گے۔ اور تحقیق کے نتیجہ میں جواب صحیح سامنے آئے گی۔

بس وہی قبول کی جائے گی۔ (حوالہ مذکورہ ملاحظہ)

"رضائے مصطفیٰ" :- نیو دہائی اور الدعوة نے اپنے اکابر کی دو

گستاخانہ عبارتوں کے متعلق الجھن کو گول مول کر کے انہیں چھپانے کی جو ناکام کوشش کی ہے۔ اس نے بھی ان کی گستاخی و بددیانتی کا ہر

دیکھ ہے۔ لہذا اگر نیو دہائی اور الدعوة" سچے ہیں۔ تو اپنے اکابر کی ٹھیک و دوں عبارتوں کو نقل کریں۔ اور کتاب و سنت کی روشنی میں ان کا شرعی حکم بیان کر کے ان گستاخ اکابر کی مذمت و ان سے راتعلق کا اظہار

کریں۔ یہ کیا بات ہوئی۔ کہ ان عبارتوں کو ظاہر بھی نہ کریں۔ انہیں غلط و کتاب و سنت کے خلاف بھی سمجھیں اور پھر اپنے اکابر کی قصیدہ خوانی بھی کرتے رہیں۔ یہ سب دھوکہ بازی۔ منہ افت اور لو فراد ہے۔

اور نیو دہائی والدعوة کے اس بیان سے بے خیال الہمدیوں اور ان کے اکابر کا گستاخ ہونا ثابت ہو گیا ہے۔

سے الہمدیہ پاؤں یار کا زلف دراز میں

لو آپ اپنے دامن میں صند آگیا

وہابیہ نجدیہ کے بعض گستاخانہ عقائد باطلہ

وہابی شیخ الاسلام "سردار الہمدیہ" مولوی شاد اللہ امرتسری کا فتویٰ ہے۔ کہ "مرزائی امام کے پیچھے نماز ادا ہو جائے گی۔ یعنی اگر وہ جماعت کر رہا ہو تو جماعت میں مل جاؤ" (اخبار الہمدیہ امرتسر ۳۱ مئی ۱۹۱۲ء)

"میرا مذہب اور عمل ہے۔ کہ ہر ایک کلمہ کو کے پیچھے اقتداء جائز ہے چاہے وہ شیعوں ہو یا مرزائی" (الہمدیہ امرتسر ۲ اپریل ۱۹۱۵ء) اگر عورت مرزائی

ہے تو اس سے نکاح جائز ہے" (الہمدیہ امرتسر نومبر ۱۹۱۲ء) جو شخص مرزا اور مرزائیوں کو کافر نہ کہے (بلکہ مسلمان جانے) اسے کافر کہنا صحیح نہیں

الہمدیہ امرتسر ۱۹ جولائی ۱۹۱۵ء ملاحظہ) مسلمانوں۔ مذکورہ حوالہ جات کی روشنی میں وہابیوں کی منافقت و دور بینی اللہ کے عقائد باطلہ اور سردار الہمدیہ کے نام نہاد فتووں اور دیگر مرزائیوں ترلوں ان کے گھڑ جو خبردار ہو۔

”الدعوة“ کی شرارت

• نجدیوں کا ماہنامہ ”الدعوة“ لاہور میں نام نہاد اہل حدیث ”لاہور“ کی طرح بدزبانی کذب بیانی اور خبیث باطنی کے اظہار میں بہت اگے ہے۔ ہذا پر اس کا عنوان جہاد ہے۔ لیکن درحقیقت اس کا ہمارا اہل سنت و جماعت و اولیاء کرام کے خلاف بغض و عناد سے بھرا ہوتا ہے۔ ہم نے کئی مرتبہ اس کو لکھا اور اس کی کذب بیانی و گستاخی کو آشکارا کیا۔ مگر اسے سامنے آنے اور سچائی کا مقابلہ کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ اس وقت یہ ماہ محرم کا ”الدعوة“ ہمارے پیش نظر ہے۔ جس میں اس نے گزشتہ دنوں اسلام آباد میں ”دعوت اسلامی“ کے اجتماع کو بڑے بھوٹے طریقے اور نہایت خبیثانہ و میراثیانہ انداز میں پیش کیا ہے۔ اور بعض سنی ستائش نگہ نگار اور کسی عامی کی غیر ذمہ دارانہ باتوں کے سہارے ”دعوت اسلامی“ کے اجتماع پر استہزاء کیا ہے۔ اختصاراً اس کی بعض باتوں سے اس کی کذب بیانی و خبیث باطنی کا اندازہ فرمائیں۔ لکھتا ہے: ”اسلامی جماعت ساری رات مسجد میں سوئے رہے۔ صبح نمازیوں نے اٹھایا۔ تو کہنے لگے۔ ہم مسافر ہیں۔ کئی اسلامی جماعتیں اٹھیں۔ اور نماز کو نیند پر قربان کر دیا۔“ (الدعوة ماہ محرم) **رضائے مصطفیٰ** :- ”الدعوة“ کے اسی ایک اقتباس سے اس کے بھوٹا ہونے کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ دعوت اسلامی کے اسلامی جماعتوں کے متعلق یہ تاثر دینا کہ انہوں نے نماز کو نیند پر قربان کر دیا۔ اور کہنے لگے کہ ہم مسافر ہیں۔ (یعنی ہم پر نماز فرضی نہیں) • یہ ادارہ ”الدعوة“ کی نہایت بے ایمانی و بددیانتی ہے۔ دعوت اسلامی سے متعلق کوئی اسلامی جماعت ایسا نہیں کہہ سکتا۔ اگر وہ نماز میں اس طرح غفلت و جسارت کے مرتکب ہیں۔ تو وہ دور دور سے اجتماع میں کیا لیتے جاتے ہیں؟ یہ تو

ہو سکتا ہے کہ رات زیادہ جاگنے کے باعث کوئی بتاواڑے بشریت بوقت نماز نہ اٹھ سکے۔ یا دعوت اسلامی کے کسی مکر سے نہیں بلکہ محض جلسہ و اجتماع سننے کیلئے آنے والے کسی علمی شخص سے نماز میں ایسی غفلت ہو جائے۔ مگر دعوت اسلامی سے متعلق کوئی اسلامی جماعت ایسا نہیں کہہ سکتا جیسا کہ ”الدعوة“ نے بہتان لگایا ہے۔ پھر اگر کسی سے ایسی غفلت ہوئی ہے۔ تو اجتماع کے سارے حاضرین و غالب اکثریت کے بالمقابل بعض گنتی کے افراد کی کیا اہمیت ہے؟ یہ ”الدعوة“ کی نانیائی اندرونی گندگی کا مظاہر ہے۔ کہ اسے بکثرت کا غیر ذمہ دار اجتماع اور تبلیغ وادکار میں مشغول غالب اکثریت تو نظر نہیں آئی۔ مگر گنتی کے چند عامی قسم کے افراد پر اس کی نظر ماٹری جیسا کہ گندمی کبھی پاکیزہ چیزوں کو چھوڑ کر گندگی پر ٹیٹھا پسند کرتی ہے۔ جب ”الدعوة“ کا اندر خبیث اور نظری غلیظ ہو تو اسے ستوں بھرا اجتماع بدعنوان نظر نہیں آتا۔ تو اور کیا ہو گا۔ گویا یہ آنکھ والا تیرے جلوؤں کا نظارہ دیکھے۔ دیدہ کو رو کر کیا آئے نظر کیا دیکھے۔ **استہزاء سنت** :- نام نہاد ”الدعوة“ ”سنت عامہ شریف اور سبز رنگ کا مذاق اڑاتے ہوئے لکھتا ہے۔ ”میں نے جیل سے سوال کر ڈالا... تو یہ سبز بگڑی والا پھر پھر کر بولا بعض لوگ ان کی سبز بگڑیاں دیکھ کر انہیں طوطا بھی کہتے ہیں۔ یوں بھی اتنی ساری سبز بگڑیاں دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے جیسے انسان طوطوں کے دلیں میں اگیا ہو۔“ بتائیے یہ مخبری میراثیانہ بکواس و سو قیانہ انداز ”جماعتین اسلام“ کی زبان ہے۔ کیا یہی توحید و سنت کا پیغام اور اسلامی اخلاق کا نمونہ ہے کہ سنت عامہ کا استہزاء کیا جائے۔ عاملین سنت پر سخر پھبتیاں کسی جائیں اور باعمل انسانوں مسلمانوں کو اسلام و

انسانیت سے خارج قرار دے کر انہیں حیوانوں جاتوں میں
گنہگاروں سے تعبیر کیا جائے۔ سورت الحجرات کی آیہ مبارکہ
یا ایہا الذین امنوا لا یستخف قوم من قوم (الآیہ)
کا کوئی بھی ترجمہ اٹھا کر دیکھیں کہ الدعوتہ کا لفظ و تسخیر کیا
سراسر ان کے کاذب و مخالف قرآن اور تارک حدیث و عرو
اخلاق ہونے کا ثبوت نہیں کیا الدعوتہ نے اپنے ننگے سر
پہرنے جگہ نمازیں پڑھنے و امامیوں دارِ حق منہ سے کترے
وہابی نوجوانوں اور شیعوں و دشمنانِ انیشتا سے دل بہلانے
والے نجدیوں کے خلاف بھی اس طرح لکھا اور ان پر لعن
تسخر کیا ہے۔ جس طرح علامہ شریف سر پر رکھنے اور ستر
پگڑی باندھنے والے دعوتِ اسلامی کے عاملین سنت
کے خلاف اپنی تشاوت و خباثت کا مظاہرہ کیا ہے۔ سچ
فرمایا۔ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے کہ مستیاناس ہوشمن کی اس
آنکھ کا جسے ہر بھی عیب نظر آتا ہے۔
سہ چشم بد اندیش برکندہ باد
کہ عیب نماید ہر شے در نظر
الدعوتہ نے اعتراض برائے اعتراض کے طور پر لکھا ہے کہ کالی
پگڑی اللہ کے رسول سے ثابت ہے۔ اور ستر پگڑی کا کس حدیث میں
ذکر نہیں ملا۔ مسئلہ کی تفصیل سے قطع نظر یہ بات تو مسلم ہے کہ
اصل عمل علامہ شریف کا باندھنا ہے۔ اور اصل عمل کی جو اہمیت ہے۔
اس کی نسبت پگڑی کے رنگ کے باب میں گنجائش ہے۔ بہر حال ستر
پگڑی بیچ قباب کھانے والے اور کالی پگڑی کی اہمیت جاننے والے نجدیوں
سے یہ سوال ہے کہ نام نہاد ائمہ شیعوں یا و مسنون چہرے کے ساتھ
ستر پگڑی والوں کی جو جامعیت کثرت تعداد ہے۔ اس کے بالمقابل تمہاری
حقیقت و تبلیغ کے میں وہابیوں میں تو بڑے بڑے اور مولویوں کی میت
کالی پگڑی باندھنے والے وہابیوں اور نجدیوں سمیت کتنے تعداد ہے؟

اگر سچے ہو۔ کچھ خوفِ خدا اور حیا رکھتے ہو۔ تو ستر پگڑی والوں
کے بالمقابل کالی پگڑی پہننے والے وہابیوں نجدیوں اور مولویوں کی
فرست پیش کرو۔ ورنہ جھوٹے پروپیگنڈہ دعوتِ اسلامی کی ناحق
کہ دھوکھا میراثیانہ و سوقیانہ انداز اور دافسی منہ سے کترے انگریز
جماعت والے نوجوان وہابیوں اور کاتے علم کے بغیر ٹوپی پوش مولویوں
اور ننگے سر پہرنے والے نجدیوں کے وہابیوں کی پردہ پوشی سے باز آؤ۔
اور خود بے عمل اور تارک حدیث و سنت ہونے کے باوجود دعوتِ
اسلامی کے بارش و امام متبع سنت صالح نوجوانوں پر نشانہ
باری کی بجائے پہلے اپنے گھر کی غزلو۔ الدعوتہ نے مدینہ المنیرہ کے
فرد سے بھی تکلیف محسوس کی ہے۔ ایسا کیوں ہو کہ وہابیوں کی عقیدہ بالظاہر
کہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نیت سے سفر کرنا حرام و گناہ ہے۔ الحواشی
جیسا کہ یہ نام نہاد مسلک "الحدیث" کے داعی و جمعیت ہادیت
کے ترجمان ہفت روزہ الاسلام لاہور نے تصریح کی ہے کہ امام
ابن تیمیہ اور آپ کے شاگرد علامہ ابن قیم نے یہ موقف اختیار کیا ہے
کہ مسجد نبوی کی زیارت کی نیت کی بجائے ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی
قبر اقدس کی زیارت کی نیت سے جانا حرام ہے۔۔۔ روضہ اقدس
کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا حرام ہے۔ گستاخی کی دعویٰ شریعہ
علامہ ابن تیمیہ کو اس مسلک کے اختیار کرنے کی بنا پر زندگی میں ہی
شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ پابند سلاسل بھی ہونا پڑا۔ آپ پر
آہم و معائنات کے بیچارے توڑے گئے۔ مگر ابن تیمیہ کا قدم نہ ڈوگنا۔
بہت سے اہل علم نے جن میں ہر مسلک اور ہر مذہب کے لوگ شامل تھے آپ کے خلاف
کتابیں لکھیں۔ (الاسلام لاہور و لاگت) ۱۹۸۵ء ملاحظہ فرمائیے۔ جن میں
اور ان کے گروؤں کا سوا علم اہلسنت و اکابر علماء امت کے برعکس یہ عقیدہ بالظاہر
ہو کہ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اقدس کی زیارت
کی نیت سے جانا اور روضہ اقدس کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا حرام ہے۔ ایسے نصیر
کو دعوتِ اسلامی کے سنتوں بحر اجتماع۔ اس کا منی ماحول و مدنی فوٹوں سے
کیوں تکلیف نہ ہو کہ جھٹلے جلتے رہیں۔ اور انکار اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آج
نہیں تو ان مدینہ کے نعرے کو نچھو رہیں گے۔ رہے گا وہابی اسکا جرم کا
پڑے نکل ہوا جس جمل قاتلے۔

اقراری منافقت :- الدعوت نے لکھا ہے کہ دعوت اسلامی

کے اجتماع میں اعلان ہوا کہ ہم سب تصور ہی تصور میں مدینے

جا رہے ہیں۔۔۔ شاید اب یہ دینے بگڑیوں والے (واقعی طورے

بگڑنے کی طرف اڑ رہے تھے۔ چنانچہ اب میرا وہاں کیا تھا میں

وہاں سے اٹھا اور دوسری طرف چل دیا۔ (الدعوة حوالہ مذکورہ)

الدعوة :- کہ یہ عبارت مجاہدوں کی مدینہ منورہ سے صریح بیخی

اور اقراری منافقت نہیں تو اور کیا ہے۔ کیسی شقاوت اور اندر دنی

خاست کا منہا ہو ہے۔ کہ جب وہ تصور ہی تصور میں مدینے کی

طرف اڑ رہے تھے۔ تو اب میرا وہاں کیا کام تھا۔ میں وہاں

سے اٹھا اور مدینے کی بجائے دوسری طرف چل دیا۔

انا لله وانا اليه راجعون۔ یہ ہے ان نلم نہاد نجدی جاہلوں

کی الدعوت والارشاد کی تربیت کہ دعوت اسلامی کے سنتوں

بھرے اجتماع کو بدعتوں بھرے اجتماع سے تعبیر کرنا۔ دعوت

اسلامی کے بارشیں بزرگوار والے صالح نوجوانوں پر بے بنیادوں

کی بھتی کسنا اور مدینہ منورہ کے نعروں پر چلنا اور مدینے کی طرف

برواز کے موقع پر دوسری طرف چل دینا۔ ولا حول ولا قوة الا باللہ

الدعوة :- کہ مذکورہ اقتباس کے روشنی میں سورت منافقوں

میں قرآن مجید نے سرکار مدینہ سے بے نیکی کرنے والے منافقین

کی جو نشانہ دی فرمائی ہے۔ ملاحظہ کریں کہ "جب ان سے کہا جا

کہ اؤ رسول اللہ تمہارے لئے معافی جا ہیں۔ تو منافق (اپنے

سرگھماتے ہیں۔ اور تم انہیں دیکھو کہ غرور کرتے ہوئے منہ

پھیر لیتے ہیں مثلاً ای قرآن کے اس بیان کے بعد الدعوت کے

مضمون نگار کی سرکار مدینہ سے بے رخی کے الفاظ آخر میں پھر

دہرائیں کہ شاید اب یہ واقعی طوطے بگڑ مدینے کی طرف اڑ رہے

تھے۔ چنانچہ اب میرا وہاں کیا تھا۔ میں وہاں سے اٹھا اور دوسری

طرف چل دیا۔ یہ ہے اس منافقانہ روش اور مرکز مدینہ سے بے رخی پر۔

نہایت غلیظ افتراء :- ماہنامہ الدعوت نے مئی ۱۹۷۷ء

اشاعت میں لکھا ہے کہ سلیم قادری سے گزارش ہے کہ

آپ کے علماء پر اور گوی نشین تو انگریزوں کی مدد اور

کرتے رہے۔ ان کو تعویذ لکھ کر دیتے رہے۔ کہ تم پر مسلمانوں کو

اثر نہ کرے۔ عافیت اور تاثر یہ ہے کہ (فائدہ سنی تحریک)

قادری صاحب کو ایران سپاہ صحابہ کے خلاف استعمال کیا

ہے۔ اس کی مالی طور پر امداد اور اسلحہ کی سپلائی وہ کر رہا ہے

تذکرہ غوثیہ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ پیر محکم دین کے

ایک شخص مرید ہونے کے لئے آیا۔ کہا ٹھہر لا الہ الا اللہ

محکم دین رسول اللہ۔ (رسالہ الدعوت مئی ۱۹۷۷ء)

حالانکہ :- یہ تینوں باتیں نہایت غلیظ جھوٹ اور افتراء

انگریزوں کی مدد اور تعویذ دینے کا الزام بھی جھوٹ ہے۔

جھوٹے اور مفتری الدعوت نے اس کا صریح ثبوت نقل کیا ہے

اور کسی مجاہد کتاب کے نام نہاد حوالہ سے اپنی بے ایمانی

کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ اتنے بڑے الزام کا کوئی اہم ثبوت

ہونا چاہیے۔ ہاں وہابیوں کے بڑوں نے بالذکر انگریزوں

تعاون کیا بھی ہے اور ان سے تعاون لیا بھی ہے۔ جس

کے لئے خود وہابیوں کی کتابیں۔ حیات طیبہ۔ سوانح احمدی۔

الحیات بعد الحیات اور حیات وہابیہ وغیرہ میں کافی ثبوت ہے۔

ایران :- کاسنی تحریک کو امداد و اسلحہ دینے کا وہابی الزام

محض بیجا ہے و شدید بڑھ دھری ہے۔ اس لئے الدعوت نے

اس کا کوئی معقول ثبوت نہیں دیا۔ البتہ الدعوت کے خلاف

میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ پاکستان میں انتشار پھیلانے کے

میں لڑنے اور مسلمانوں کو درغلانے اور وہابی بنانے کے

نام نہاد مرکز الدعوت والارشاد کو تجارت اور سعودی عرب کی

طرف سے وسیع پیمانہ پر مالی امداد اور اسلحہ کی سپلائی پر

جس کا الدعوتہ والوں کی سرگرمیوں اور اسلمہ کی نمائش سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے • جب تک کتاب تذکرہ غوثیہ کا تعلق ہے۔ یہ قطعاً اہل سنت کی کتاب نہیں ہے۔ جیسا کہ فتاویٰ رضویہ شریف ج ۱ صفحہ ۱۹۵ میں اس کی شدید تردید سے ظاہر ہے۔ لہذا فتاویٰ رضویہ کی تردید کے باوجود الدعوتہ کا تذکرہ غوثیہ کے حوالہ سے اہل سنت کے خلاف پراپیگنڈا کرنا اس کی ذی جہالت یا صریح ہٹ دھرمی اور بددیانتی ہے۔ جبکہ سرکارِ اہل سنت مولوی شمس الدین امجدی کے بقول خود وہابیوں کا یہ حکم ہے۔

"لا اله الا اللہ عبد الجبار امام اللہ" (رسالہ اہل سنت امجدیہ پارٹ ۱۹۱) مقام غور ہے کہ مرکز الدعوتہ والارشاہ کا ترجمان الدعوتہ اپنی بدعتیگی بے ایمانی انگیز دوستی اور بددیانتی کی پردہ پوشی کے لئے کقدر خائف کو مسخ کر کے خواہ مخواہ مذہب حق اہل سنت و مسلک اہل سنت کے خلاف خالانہ پراپیگنڈا میں مصروف ہے۔ شاید اسے معلوم نہیں کہ اس نے جو ایسی مہم شروع کر رکھی ہے۔ اس کی خواست سے خود اسی کے نجدی مذہب کے پول کھلیں گے۔ اور انشاء اللہ اہل سنت کی حقانیت و صداقت اور شان رسالت و ولایت کے خلاف اس کی ایسی مہم کبھی بار آور نہ ہوگی۔ اس لئے کہ یہ حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے کہ خوشبو نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے بنیادی وجہ یہ سوچنے کی بات ہے کہ نجدی وہابی اور ان کے رسائل و ترجمان بالخصوص نام نہاد ماہنامہ الدعوتہ اس کثرت کے ساتھ جھوٹ کیوں بولتے ہیں۔ اصل خالق کویں چھپاتے اور مسخ کرتے ہیں۔ اور ایسا زبردست دھوکہ کیوں دیتے ہیں۔ تو حضرات! یہ سنو یہ یاد رہو یہ ہے کہ ان ظالموں نے جھوٹ جیسے بدترین و ملعون قبیح فعل کی اسے ستوج و قدوس کی طرف نسبت کی۔ اور ذاتِ باری تعالیٰ پر جھوٹ (اسان کذب) کا اتہام لگایا۔ تو جس کے نزدیک یہ جھوٹ اور کذب ہے خود جھوٹ کیوں بولیں۔

چنانچہ پیشوائے وہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی کے رسالہ کیر نڈ میں بیان کردہ اس عقیدہ بالحدیث تشریح کرتے ہوئے نام نہاد جماعت اہل سنت کے خصوصی ترجمان ہفت روزہ عظیم اہل سنت لاہور نے ۲۲ نومبر ۱۹۹۱ء کی اشاعت میں لکھا ہے۔ کہ۔۔۔

"غیب ہونا جھوٹ کی ذات پر لازم نہیں۔ اور جب ذات کو لازم نہ ہوا۔ تو اس پر قدرت ہونے سے خدا کی ذات میں کوئی نقص پیدا نہیں ہو سکتا۔۔۔ اللہ تعالیٰ کلام پر قادر ہوتا ہے اور سبھی جھوٹ اس کلام کی دو قسمیں ہیں۔ تو جو اصل پر قادر ہو۔ وہ اس کی فروعات پر بھی قادر ہوتا ہے۔ پس جھوٹ پر خدا کی قدرت سے کوئی خرابی لازم نہیں آتی۔۔۔ جھوٹ کلام کرنا اللہ کے لئے عیب نہیں۔ چہ جائیکہ اس پر قدرت عیب ہو۔ غرض یہ اس قسم کی وجہ بہت ہیں۔ جو دیوبندیہ کے مذہب کو ترجیح دیتے ہیں۔ کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے (حوالہ مذکورہ طبعاً) مسلمانوں! انہیں یہ سچا نوبہ۔ یہ ہے نجدی وہابی دیوبندی مذہب جہیں شان رسالت و ولایت کی گستاخوں پر بھی ان کا جی نہیں بھرا۔

تو شان الوہیت پر بھی جھوٹ کا دھبہ لگا دیا۔ سطر ہوشیارانے مزدحمی شریعت

"الدعوتہ تیری شقاوت اب تیری زبان پر کیا خوب سبقت لے گئی اپنے شیطان پر کچھ جھوٹ کی تو داستان تیری عجیب ہے جو خوب فیل ہو گئی ہے امتحان پر فنکار تو بہتان تراشی میں خوب ہے واضح گھوٹی جابری ہے ہر ایک آن پر سے محبت بدنے کچھ بدی بنا دیا مرثا جارہا ہے تو نجدی کی آن پر دل میں خست ہے تیرے اور تیری نظر غلط میر تجھ کو کیوں آئے نظر مسلم جہان پر (از قلم۔ مجاہد اہلسنت مولانا محمد بشیر احمد رڈیالہ و ڈبلج منتظم گورنوالہ)

الدعوة کی شرارت مسئلہ میلاد و علماء سلف

سیرۃ الرسولؐ - یہ کتاب امام ابوہامیہ محمد بن عبد الوہاب نجدی کے بیٹے شیخ عبداللہ کی تصنیف ہے۔ جسے وہابیوں کے ادارہ جامعۃ العلوم الاشیہ جہلم والکیتہ السلفیہ لاہور نے شائع کیا ہے۔ اس کتاب کے مسئلہ پر شیخ عبداللہ بن محمد بن عبد الوہاب نجدی نے نقل کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ثویب نے بھی دودھ پلایا۔ جو ابولہب کی باندی تھی اور ابولہب نے اسے اس وقت آزاد کیا تھا۔ جب اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی ابولہب کو بشارت دی تھی۔

تحقیق - بعد از موت جب ابولہب کو خواب میں دیکھا گیا اور پوچھا گیا کہ تیرا کیا حال ہے؟ تو ابولہب نے کہا میں دوزخ میں ہوں۔ مگر ہر پیر سوموار کے دن میرے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے اور مجھے انگلی سے پانی چوسنا میرا آئینہ ہے۔ اس لئے کہ میں نے ثویب باندی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی بشارت سنا کر اسے انگلی سے آزاد کر دیا اور اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا۔ (جس کی بدولت یہ تخفیف پانی چوسنا میرا آئینہ بن گیا) علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ جب ابولہب جیسے کافر کو جس کی مذمت میں قرآن نازل ہوا۔ مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رات خوشی منانے کی یہ جزا نصیب ہوئی۔ تو اس موقع مسلمان امتی کا کیا حال (واللہ اعلم) ہوگا۔ جو مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی مناتا ہے۔ علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ اس کی آزاد کردہ باندی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تو اس کا فائدہ اس کے مرنے کے بعد اس کو کچھ نہ ہوگا۔ امام سہیلی مدظلہ نے اس خواب کا اتنا حصہ اور بیان کیا ہے کہ ابولہب نے حضرت عباس سے یہ بھی کہا دوشنبہ کو میرے

اس کی محبت موجب خیر و دفع شر ہے۔ تحقیق ابولہب کو اس کی محبت نے نفع دیا۔ جب اسے ولادت نبی کی بشارت دی گئی کیونکہ جب اسے خواب میں دیکھا گیا تو شرک و کفر اس کی موت کے باعث اسے عذاب ہوتا تھا۔ مگر ہر پیر سوموار ولادت پر اس کی خوشی کرنے کے باعث اسے اپنے گھر سے پانی چوسنا میرا آئینہ تھا (حوالہ مذکورہ)

علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ نے جو نامور مفسر و مؤرخ اور محدث ہیں اور امام ابوہامیہ ابن تیمیہ کے خوشہ چین و اسی کے مشق میں مدفون ہیں۔ انہوں نے بھی لکھا ہے کہ ابولہب کو ابولہب کی باندی ثویب نے بھی دودھ پلایا۔ جس نے اس کے چچا ابولہب کو ولادت کی بشارت سنائی تھی جس پر ابولہب نے ان کو آزاد کر دیا تھا۔ حضرت عباس نے ابولہب کے مرنے کے بعد اس کو خواب میں دیکھا کہ وہ بڑے بڑے مارے ہوئے ہے تو اس سے پوچھا کیسا رہا؟ اس نے جواب دیا مرنے کے بعد کوئی بہتری نہ مل سکی مولیٰ اس کے کہ ثویب کے گھر جانے کے لئے اس میں بس اس میں پینے کو کچھ مل جاتا ہے۔ انگوٹھے کے گڑھے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس صریح کی اصل بخاری و مسلم میں ہے۔ ابولہب وہ بد بخت انسان ہے جس کی مذمت میں قرآن پاک کی ایک پوری سورت نازل ہوئی۔ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ - لیکن محض اس لئے کہ اس کی آزاد کردہ باندی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تو اس کا فائدہ اس کے مرنے کے بعد اس کو کچھ نہ ہوگا۔ امام سہیلی مدظلہ نے اس خواب کا اتنا حصہ اور بیان کیا ہے کہ ابولہب نے حضرت عباس سے یہ بھی کہا دوشنبہ کو میرے

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) یہ ضخیم کتاب مسجد نبوی شریف کے واعظ ابو بکر جابر الجبازی کی تالیف ہے۔ جو مکتبہ سلووی بڑہ شریفہ و صفوی عرب نے شائع کی ہے۔ اس کے مسئلہ پر نقل کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

عذاب میں کچھ کر دی جاتی ہے۔" علماء نے فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ حضور کی تشریف آوری کی بشارت سننے پر تو یہ کہ جس روز ابولہب نے آزاد کیا تھا۔ اسی روز اس کے عذاب میں کمی کی جاتی ہے۔ "تذکرہ میلاد رسول" مفسر قرآن علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ نے فرمایا کہ عذاب کے ضمن میں ابولہب کی مذکورہ روایت خود منکرین میلاد کے گھر سے اور ان کے اکابر و ممدوحین کے حوالے سے نقل کی گئی ہے۔ یعنی شیخ عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب نجدی۔ مسند نبوی کے واعظ کی جگہ سے شائع شدہ کتاب اور علامہ ابن کثیر کے حوالوں سے جبین دو چیزوں کی صراحت ہے۔ ایک تو مسئلہ میلاد کے ضمن میں ابولہب سے متعلق روایت کی اہمیت و تسلسل سے نقل ہونا اور دوسرا اس سے علامہ جوزی جیسے اکابر اہل علم و محدث و "المحدث" کا یہ استدلال کہ جب ابولہب جیسے کافر کو جس کی مذمت میں قرآن نازل ہوا۔ مولد البنی کی رات خوشی منانے کی یہ جزا نصیب ہوئی تو اس موجد مسلمان امتی کا کیا حال (و انعام) ہو گا۔ جو مولد البنی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی مناتا ہے۔ (کما مر آنفاً) شارح بخاری :- امام احمد قسطلانی علیہ الرحمۃ اور شارح مؤلف علامہ عبدالباقی زرقانی علیہ الرحمۃ نے ابولہب سے متعلق یہی روایت نقل کر کے الامام الحافظ شمس الدین ابن الجزری علیہ الرحمۃ سے نقل فرمایا کہ جو کسم موجد امتی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مولد شریف کی خوشی مناتا اور حسب توفیق خرچ کرتا ہے۔ سوا اس کے نہیں کہ اللہ کریم کے فضل عظیم سے اس کی جزا جنات نعیم ہے۔ (شرح مواہب لدنیہ ج ۲ ص ۱۳)

شارح مشکوٰۃ :-

ملا علی قاری و شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے بھی ابولہب سے متعلقہ اسی حدیث کو نقل کر کے لکھا ہے کہ مسلمان موجد امتی کا میلاد شریف منانا بجز اولیٰ باعث فیوض و برکات ہے بلا خطر (المورد الروی ملا علی قاری رحمہ اللہ مدارج النبوت۔ محدث دہلوی ص ۱۴)

ملاحظہ فرمایا :- آپ نے کہ ابولہب سے متعلقہ مذکورہ روایت کے متعلق اکابر علماء امت طویل القدر محدثین و شارحین بخاری و مشکوٰۃ و خود مختارین کے اکابر و ممدوحین نے تسلسل کے ساتھ کیسی تفصیل تحقیق فرمائی ہے۔ اور اس سے کتنا ایمان افزہ و باطل سوز نتیجہ اخذ فرمایا ہے۔ کہ جب ابولہب جیسا شریک کافر اکثر محض خاندانی تعلق کے باعث میلاد مصطفیٰ (علیہ التحیۃ و الثناء) کی خوشی منانے سے فیضان میلاد سے محروم نہ رہا۔ تو جو مسلمان امتی آپ کو رسول و نبی مان کر آپ کے شفیق و محبت کے باعث میلاد شریف کی خوشی مناتا ہے وہ تو بدرجہا بڑھ کر فیضان میلاد سے مستفیض و مشرف ہوگا۔ مگر آہ۔ اس علمی و تحقیقی و عالم فہم مسئلہ کو سمجھنے اور ایٹانے کی بجائے نجدیوں و دہلیوں نے ایسے اکابر محدثین و ممدوحین کے بالمقابل اپنی شقاوت و فحشی خباثت اور شان رسالت سے عداوت کے باعث استہزاء و مسخر افشیر اٹھانے انداز میں اس روایت و مسئلہ کا اٹھا اس طرح حلیہ بگاڑا اور بکواس بازی کا مظاہرہ کیا ہے۔ کہ ابولہب :- کہ جب اس کی لونڈی ثویبہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کی خبر دی۔ تو اس کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ اسی وقت یہ خوشخبری لانے پر تو یہ کوا کرام کر دیا۔ لیکن ... جب پہاڑ کی چوٹی پر کھڑے ہو کر خود صلی اللہ علیہ وسلم کی قریشی مکہ کو پیغام الہی سناتے ہیں ... تو مجمع سے وہی پیدائش کی خوشیاں منانے والا ابولہب کھڑا ہو کر گالیاں دینے لگتا ہے۔ گویا کہ ابولہب نے بھی جشن (میلاد) منایا۔ لیکن دعوت حق کو تسلیم نہ کیا۔ بلکہ مخالفت کی بالکل اس طرح جس طرح آج کے نام نہاد مسلمان کر رہے ہیں۔ (ماہنامہ الدعوة لاہور جولائی ۱۹۹۳ء)

بدبختی :- کی انتہا یہ ہے کہ ظالم مضمون نگار نے میلاد شریف پر مبنی اپنے خبیث مضمون کی سرخیاں بھی نہایت قبیح آٹا کھانہ پر حال محدثین و پرزگان دین کی بجائے بچیدار پر کر کے استہزاء کر کے گا۔

نام نہاد الدعوة والا رشاد کے مرکز طیبہ کی دہشت گردی کے خلاف اہل حدیث عالم کا احتجاج

(ماہنامہ صراط مستقیم سے قاری عبد الحفیظ کے انٹرویو کا اقتباس)

سوال: قاری عبد الحفیظ صاحب! آپ عوامی اجتماعات میں سنت اور نام نہاد سب افعال میں ضیاء الحفیظ شہید کے قتل کا ذکر کرتے ہوئے دعا کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ آپ کے پاس کیا ثبوت ہے؟

جواب: ہم میں پوری ذمہ داری اور اعتماد کے ساتھ اس سوال کا جواب دے رہے ہیں۔ آپ اگر شائع کر دیں گے تو میں سمجھوں گا۔ آپ میرے دھم میں شریک ہیں اور میں آپ کے اس دعوے پر یقین بھی کر رہا ہوں گا کہ آپ اہل حدیث جماعت کے خلاف ہونے والی ہر سازش کو بے نقاب کریں گے۔

سوال: قاری صاحب! آپ جواب دیں ہماری کوشش ہوگی کہ ہم دعوے شائع کریں۔ جواب: اصل واقعہ یہ ہے کہ ۲۵ اگست ۱۹۹۱ کو ان لوگوں نے میرے بیٹے ضیاء الحفیظ کو قتل کیا جس جہاں لوگوں نے اپنا معسکر بنالیا ہے اور جہاں یہ لوگ رہ رہے ہیں۔ وہاں کسی مخالف سے دو بدو تعزیر کا کوئی خدشہ نہیں۔ دھوکہ ہے دھوکہ عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکی جا رہی ہے۔ کاروباری مقاصد کے لئے قتل جانے والے جہاد کو جہاد کا نام دیا جا رہا ہے۔ ناول نگاری اور افسانہ نگاری کی طرز پر جھوٹی شیل اسٹوریاں اپنے رسالے میں شائع کرتے ہیں۔ قطعاً کوئی دشمن کی کوئی ملک کر شہید نہیں ہوتا یہ دھوکہ دیتے ہیں عطاء اللہ نامی لڑکے کو دریا میں ڈھا کر لے گئے اور اسی بیچ منہ جہاد میں لے جا کر چھوڑ دیا اور لکھ دیا کہ تقریباً شہید ہوا۔ مولانا عبد الرشید راشد کے بچے لڑکے ہاں تاڑ کو اس طرح لڑا کہ وہ کتاب پڑھتے ہوئے جا رہا تھا۔ انکی اپنی ایک چھوٹی سی توپ ہے۔ اس میں چھوٹا سا گول نکلتا ہے۔ اس کے گتے

جواب: بعد میں الدعوة کے کسی بچہ کو افراد ان کے بچے کے کرتوت دیکھ کر ان سے علیحدہ ہو گئے تھے۔ ان میں معسکر طیبہ کے یاسین اثری اور معسکر اقصیٰ کے امیر محمد اشتیاق اور ایک دواؤں فروش تھے۔ انہوں نے مجھے حقیقت حال سے آگاہ کیا۔ یہ لوگ نہیں ہوتے تھے جہاں میرا بیٹا شہید ہوا ہے۔ یہ ساری صورت حال سے واقف تھے لیکن جب مجھے حقیقت حال کا علم ہوا تو میرے دل کو شدید دھچکا لگا۔ نے پروفیسر سعید صاحب سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ کہنے لگے قاتل وہ بچہ بڑا نیک ہے جس کے ہاتھ سے سہواً فائر ہو گیا۔ جو بیٹا آپ کو لگ گیا۔ وہ کہتا ہے مجھے نہیں پتہ کہس طرح مجھ سے فائر ہو گیا۔

عہ سربراہ مرکز طیبہ برہنہ

سوال :- الدعوة والوں کی شرعی عدالت میں بھی مسئلے کو اٹھایا گیا ہے؟

جواب :- ایسی شرعی عدالت جسکے جج مفتی عبدالرحمن صاحب تھے

جو ان کے اپنے آدمی تھے جن کو میں قتل میں ملوث کہتا ہوں ان

کا کھا کر ان کا پی کر ان سے تحواہ لے کر ان کے اسے سی کر دیں میں ٹیڈ

کر فیصلہ کریں۔ ہم مفتوں کو کہاں کا انصاف ہے؟ مفتی عبدالرحمن

(صاحب) نے راولپنڈی میں یہ جھوٹ بولا کہ میں نے قاری عبدالحمید

کو (پانچ لاکھ یا الیادس لاکھ کہا تھا) دس لاکھ روپے دیئے ہیں۔

اسی طرح مرکز الدعوة کے ہی آدمی عبدالغفار اعوان (صاحب) نے بڑے

داماد کو کہا کہ اگر ہم نے اسے مارا ہے تو اس کی قیمت بھی ادا کر دی ہے۔

سوال :- شرعی اصطلاح میں فقط جہاد کن معنوں میں استعمال ہوتا ہے؟

جواب :- جدوجہد کے معنوں میں کہ شمش کے معنی میں ہاتھ سے

تلوار سے زبان سے قلم سے کی جانے والا ہر وہ کوشش جس کا مقصد

اللہ کے دین کی سر بلندی ہو جہاد ہے۔ جہاد کے معنی کو ایک خاص

مقصد کے تحت محدود کیا جا رہا ہے۔ وہ خاص مقصد دولت اکملی

کرنے ہے۔ مرکز الدعوة اور اس کے لیڈر خود اچھی طرح سمجھتے ہیں۔

کہ جو کچھ یہ کر رہے ہیں جہاد وہاں نہیں ہے بلکہ یہ ان کا ارد بار ہے

اگر یہ جہاد کشر کو داعی جہاد سمجھتے تو ان میں سے کسی کا بچہ وہاں

شہید ہوا ہوتا تو کوئی زخمی ہوا ہوتا۔ لیکن اپنے بچوں کو بچا کر رکھتے ہیں۔

دوسروں کے بچوں کو مروا تے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ خود اس کام

میں مخلص نہیں ہیں۔ علوم اہلحدیث بڑی سادہ لوح ہے۔ انہوں نے

گہرائی میں جا کر نہیں دیکھا کہ کیا سودا ہے۔ کوئی ایسی داڑھی رکھنے اور

شلوار ٹخنوں سے اوپر کر لے بس اس پر اعتماد کر لیں گے۔ باقی خواہ وہ

روکیاں بیچتا رہے یا پوری جماعت کو بیچ کر صاحبائے امن کچھ نہیں کریں گے۔

(بحوالہ اہلحدیث مہر سال ماہنامہ صراط مستقیم ۱۱)

کراچی اکتوبر ۱۹۹۲ء (ملخصاً)

سوال :- حافظ سعید صاحب نے آپ کے سامنے اس بات کا اعتراف

کیا کہ ضیاء الحفیظ کیونٹ کی ٹولی سے نہیں مرکز الدعوة ہی کے کسی کے

کے فائر سے شہید ہوا جو غلطی سے چل گیا تھا؟

جواب :- ہاں بالکل برو فیئر سعید صاحب نے اس بات کا اقرار کیا

اور جن لڑکے سے گولی لگی اس کا نام بتایا۔ براہ مہربانی آپ اس طرح

لکھیں جس طرح میں کہہ رہا ہوں۔ میں پوری ذمہ داری سے بات کہہ

رہا ہوں۔ اگر قوم کا ایک بچہ بھی ظلم و بربریت سے بچ جاتا ہے تو آپ

کا بہت بڑا احسان ہوگا۔

سوال :- کیا امتیاز میں مرکز الدعوة والوں کو بھی واقعہ کا صحیح علم

نہیں تھا۔ جس کی وجہ سے انہوں نے حملہ الدعوة میں حقیقت کے

برعکس رپورٹ شائع کی؟

جواب :- پتہ کیوں نہیں تھا۔ جناب سب پتہ تھا حملہ الدعوة

میں جان بوجھ کر جھوٹی رپورٹ بڑی مہارت سے بنا کر چھپائی گئی۔ یہ حملہ

الدعوة والوں کی عادت ہے۔ وہ عوام کو گمشدہ کرانے کے لئے جھوٹے

اور من گھڑت شہادتوں کے واقعات بالکل انسانی انداز میں لکھ کر

چھپاتا ہے۔ یہاں آپ محمد الدعوة میں چھپنے والی رپورٹوں کی صحت کا

اندازہ کر سکتے ہیں۔ جب وہ ایک عالم دین کے بیٹے سے متعلق جھوٹی اور

من گھڑت رپورٹ شائع کر سکتے تو عام اہلحدیث خاندان تو کیا حقیقت سمجھتے

سوال :- اس بات میں کہاں تک صداقت ہے کہ مرکز الدعوة نے

آپ کو بطور دیت کچھ رقم ادا کر دی ہے؟

جواب :- یہ جھوٹ ہے۔ انتہا کر دی ہے چالبازی کی۔ انہوں نے

چالیس ہزار روپے کا ڈرافٹ چھپوا کر ہزاروں کے تعداد میں پنجاب اور

کراچی میں بھی تقسیم کئے ہیں۔ مجھے بتائیں ایسا دنیا میں کونسا ملک

ہے جو پیسے مجھے دے دے اور جب ان کے حوالے کر دے۔ کتنا

بڑا مذاق ہے اس شخص کے ساتھ جس کا لیجر چھیدا گیا ہے۔

وہاں الحفیظ کی والدہ اس غم میں پاگل ہو گئی ہے۔

”الہدیت“ باب کی درمندانہ فریاد۔ حکومت و فوج علماء الہدیت کیلئے لمحہ فکریہ

”جمعیت الہدیت“۔ کا ترجمان ہفت روزہ ”الہدیت“ لاہور (۱۶ اکتوبر میں) لکھتا ہے۔ ”کہ علماء الہدیت کو یہ شکایت ہے کہ مرکز ”الدعوة“ مرید کے سے وابستگان ان کا ادب و احترام نہیں کرتے۔ لیکن اب اس سے بھی بڑھ کر کئی مقامات سے ہمیں اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ وہاں مرکز ”الدعوة“ کے وابستگان اپنی اسلحہ تربیت کو علماء الہدیت کے خلاف استعمال کرنے کی کوشش کر چکے ہیں کئی ایک مقامات پر باقاعدہ فائرنگ بھی کی ہے۔ اور کئی علماء کو ڈرانے دھمکانے کی کوشش بھی کر چکے ہیں۔ گذشتہ دنوں ”توحید آباد“ میں مولانا محمد یوسف احرار پر وہاں کے ”مسئول“ نے پستول تان لیا تھا۔ اس طرح قاری عبدالحفیظ صاحب پر لاہور صدر میں گذشتہ ستمبر میں اوداب چند روز قبل منڈی وار برٹن میں بھی مسلح افراد حملہ آور ہوئے ہیں۔ ہم متنبہ کرنا چاہتے ہیں کہ اگر قاری عبدالحفیظ صاحب یا کسی اور عالم کو نقصان پڑا۔ تو اس کی تمام ذمہ داری مرکز الدعوة کے مرکزی عہدیداران خصوصاً حافظ محمد سعید پر ہوگی۔“ (انجم دفتر مرکزی جمعیت الہدیت) روزنامہ نوائے وقت لاہور۔ ۱۱ اکتوبر کی رپورٹ کے مطابق جامع مسجد مبارک الہدیت گوجہ میں خطبہ دینے کے تلاوت پر مسجد اشتعالیہ اور مرکز الدعوة والا رشاد کے رہنماؤں کے درمیان تصادم ہو گیا۔ خطیب مسجد مولانا محمد عیسیٰ عزیز اور ان کے ساتھیوں کے متبع کرنے پر کمانڈر ”الدعوة“ اور ان کے ساتھی ہاتھ پائی پر اتر گئے۔ فریقین کو تھارہٹی لہا گیا۔ معاملہ رفع دفع ہونے پر کمانڈر اور ان کے ساتھی کو روکا گیا۔

باب کی فریاد:- ”میرا بیٹا امان اللہ ایک مذہبی تنظیم کی وسالت سے افغانستان میں جہاد کیلئے گیا ہوا تھا کہ ۱۵ اگست کو پروقیہر نے اسے قتل کر دیا۔“

عہد اسلام ڈار نے اطلاع دی کہ امان اللہ ۱۳ اگست کو شہید ہو گیا ہے اور اس کی نعش آ رہی ہے۔ نعش آئی تو ہمیں اسے دیکھنے سے منع کر دیا گیا۔ مگر ہم نے زبردستی اس کا چہرہ دیکھا تو اس تنظیم کے جرنیل نے اسے قوی طور پر اس انداز میں دفنانا چاہا کہ ہم بھی اس کے جنازے میں شامل نہ ہوں۔ بہر حال بیٹے کو دفنایا گیا۔ مگر وجہ شہادت یا موت معلوم نہ ہو سکی، مجھے کبھی کبھ بتایا گیا کبھی کبھ ۲۰ فرس میں یہ بات بتائی گئی کہ امان اللہ کی ایک غلط حرکت کی وجہ سے خیمہ کے دوسرے لڑکوں نے اسے مارا تو اس کی موت واقع ہو گئی۔ سالانہ میرٹھ انتہائی تنگ اور شریف تھا کوئی بھی غلط حرکت نہیں کر سکتا تھا جیکہ مجھے مفتی عبدالرحمان اور دوسرے کئی رکنوں نے فیصل آباد محلہ رضا آباد مسجد الہدیت میں واضح طور پر بتایا کہ میرے بچے پر بعد از مرگ بہتان مارا گیا ہے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ میرے بچے پر بعد از مرگ بہتان باندھنے والے علماء امارت، امامت، افتاء اور تدریس کے کمال ہو سکتے ہیں؟ میں اپنے بچے کے معاملے میں کس کو کہوں اور کہاں جاؤں؟ محمد خالد ولد محمد شفیع تہجدار جامع مسجد نعت الہدیت محلہ گلستان کلاونی نوشہرہ سائسی روڈ گوہر انوار (۱۶ روزنامہ خبریں لاہور ۲۳ اکتوبر ۱۹۹۵ء)

لمحہ فکریہ:- ”الہدیت“ باب نے اپنے بیٹے کے سلسلہ میں اپنی درمندانہ فریاد میں اگرچہ مرکز الدعوة والا رشاد کا نام نہیں لیا۔ اور صرف ایک مذہبی تنظیم کا حوالہ دیا ہے۔ مگر پہلی دو خبروں کی روشنی میں غالب گمان یہی ہے کہ اس ظالمانہ کاروائی کے مرتکب بھی مرکز الدعوة والے ہی ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ کچھ عرصہ قبل خطیب البیان قاری عبدالحفیظ فیصل آبادی نے بھی رسالہ ”مراۃ مستقیم“ کراچی میں بالکل اسی واقعو کی طرح اپنے بیٹے کے قتل کے سلسلہ میں صراحت احتجاج بلند کی تھی۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

اعجاز اور ساتھیوں کو مرکز طیبہ والوں نے قتل کیا جماعت اہل حدیث الزام

تھانہ مرید کے میں مقدمہ کیلئے درخواست، مجھے بھی مارنے کی کوشش کی گئی۔ خالد علوی (سیکرٹری)

• فیروز والا (کے پی آئی) پندرہ روز قبل ملنے والی نقش اہل حدیث یوتھ فورس پنجاب کے صدر حافظ اعجاز امین عرف اعجازی کی تھی۔ اس انکشاف کے بعد جماعت اہل حدیث نے حافظ اعجاز امین عرف اعجازی اور ان کے ساتھ ابوہریرہ کے قتل کا الزام مرید کے میں واقع مرکز طیبہ کے ارکان پر عائد کر دیا ہے۔ اس سلسلہ میں تھانہ ٹی مرید کے کو ایک درخواست دی گئی ہے۔ واضح رہے کہ پندرہ روز قبل مرید کے کے نواح سے ایک جوان سال نقش ملی تھی۔ جسے تین روز تک شناخت نہ ہونے پر پولیس نے لاوارث قرار دے کر دفن کر دیا۔ "اہل حدیث" کے رہنماؤں نے پولیس کے پاس تصویریں دیکھ کر شناخت کر لیا۔ معلوم ہوا ہے کہ حافظ امین عرف اعجازی اپنے دو ساتھیوں ابوہریرہ ناصر کے ساتھ بیگم پورہ لاہور میں اپنے دفتر سے گوجر اہلوالہ کیلئے گیا مگر گھر نہ پہنچا تو لاہور دفتر الٹ گیا۔ جس پر لاوارث نقش شناخت ہو سکی۔ اہل حدیث کے مرکزی رابطہ سیکرٹری خالد علوی کی درخواست میں الزام لگایا گیا ہے کہ مرید کے میں واقع مرکز طیبہ نے اعجاز عرف اعجازی اور دیگر دوسرے ساتھیوں کو قتل کیا ہے۔ انہوں نے اپنی درخواست میں مزید لکھا ہے کہ مرکز طیبہ کے ساتھ مذہبی اختلافات ہونے کی وجہ سے دو سال قبل اس جماعت کے ارکان نے مجھے خود اغوا کر لیا اور مرکز طیبہ لے آئے جہاں ہر دست تشدد کیا اور قتل کی سازش کر رہے تھے۔ (روزنامہ "دن" لاہور ۳۱ ستمبر ۱۹۹۷ء) گوجر اہلوالہ (ممانندہ جنگ) مرید کے کے قریب قتل ہونے والے جماعت اہل حدیث کے سیکرٹری اطلاعات حافظ اعجاز امین اعجازی کی گوجر اہلوالہ میں غائبانہ نماز جنازہ کے شرکاء جانناز فورس کے مرکزی رہنماؤں کو دیکھ کر مشتعل ہو گئے۔ جانناز فورس کے سربراہ نے مولانا محمد اختر حمزوی اور وزیر اعلیٰ سے طرہوں کا سراغ دگانے کا مطالبہ کیا ہے۔ (روزنامہ جنگ لاہور ۱۹ ستمبر ۱۹۹۷ء وغیرہ)

مقتول کے والد حکیم محمد امین کو نماز جنازہ سے بمشکل باہر نکالا۔ سوگ میں شہر بھر کے مکتبہ فکر اہل حدیث کے مدارس بند رہے۔ مقتول کے والد حکیم محمد امین نے "جنگ" کو بتایا کہ پوسٹ مارٹم رپورٹ کے مطابق اعجاز کو جس بیدری سے قتل کیا گیا ہے وہ بڑا دردناک ہے۔ اعجاز کی گردن پر ۱۵ سینٹی میٹر لمبے اور ۲ سینٹی میٹر گہرے زخم کا نشان ہے انہوں نے بتایا کہ ہم اس کی لاش کو مرید کے سے بعض قانونی پیچیدگی کی وجہ سے نہیں لائے اور ہم نے اس کے قاتلوں کو بے تعاقب کر کے کیفر کو دار پر کارسواروں کی طرف سے ۱۴ راکٹ کی رات کو پھینکنے کی بعض شہادتیں ملی ہیں۔ انہوں نے بتایا اعجاز نے ۱۹۹۱ء میں اہل حدیث جانناز فورس میں شمولیت اختیار کی۔ مقتول نے ۲۸ جنوری ۱۹۹۷ء کو ایک مذہبی جماعت کے رہنما ماسٹر خالد سے جہاد کشمیر کے شرعی یا غیر شرعی کے موضوع پر مناظرہ کیا۔ اس کے بعد اس کے قریبی دوست نے خبردار کیا کہ ایک مذہبی تنظیم اسے قتل کرنے کی سازش تیار کر رہی ہے۔ دوسری لاش گوجر اہلوالہ (ممانندہ جنگ) مرید کے میں جماعت اہل حدیث پنجاب کے سیکرٹری اطلاعات حافظ اعجاز احمد اعجازی کی لاش ملنے کے ایک ہفتہ بعد اسکے دوسرے ساتھی اور جماعت اہل حدیث کے رہنما ابوہریرہ ناصر کی منہ شدہ لاش بھی مل گئی۔ انہیں ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں قبرستان کلاں میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ مقتول ابوہریرہ کے جسم کے بعض اعضاء کو کاٹا گیا اور تشدد کے بعد ہلاک کر کے لاش لاوارث قرار دے کر دفنائی گئی۔ جماعت اہل حدیث اور جانناز فورس کے مرکزی رہنما مولانا اختر حمزوی اور مقتول کے لواحقین نے وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ سے طرہوں کا سراغ دگانے کا مطالبہ کیا ہے۔

نجد نگر کی باتیں (الہدیت، تنظیم الہدیت، الاعتصام والدعوة خاموش کون ہیں)

میلاد اقبال اور وہابی :- ۹ نومبر ۱۹۹۶ء کو ملک بھر میں سرکاری طور پر منکر پاکستان ڈاکٹر محمد اقبال کا یوم ولادت دھوم دھام سے منایا گیا مختلف مقامات پر مختلف تنظیموں کی طرف سے جلسے کئے گئے۔ تقاریر ہوئیں سکام و عوام نے مزار اقبال پر حاضری دی۔ چادریں چڑھائی گئیں اور عوام کی گئیں۔ اس سلسلہ میں مرکزی مجلس اقبال کے زیر اہتمام انجمن اہل لاہور میں بھی ایک تقریب مرکزی پروگرام منعقد ہوا جس میں مرد و زن کے مخلوط اجتماع میں قائد الہدیت، پروفیسر ساجد میر نے بھی حاضری دی اور یوم میلاد اقبال کی مناسبت سے اپنی تقریر میں کہا کہ یوم اقبال اس لحاظ سے مبارک اور اہم تر ہے کہ چند روز قبل ایک ظالم حکومت سے نجات ملی۔

۱۱۔ نومبر کے اخبارات میں اس پروگرام کی جو تصاویر اخبارات میں شائع ہوئیں ان میں اسٹیج پر پروفیسر ساجد میر کے ساتھ ایک بے پردہ عورت بھی شمع محفل بکر شریک محفل ہوئی۔ نیز اس موقع پر بال میں موجود حاضرین نے مہمان خصوصی چیف جسٹس سیاحتی شاہ کے احترام میں کھڑے ہو کر تالیان بجاائیں۔ (روزنامہ جنگ، نوائے وقت، ۱۱ نومبر ۱۹۹۶ء)

اللہ اکبر۔ ریح الاول کی آمد پر چین لوگوں کو شرک و بدعت کے دورے پڑنے لگتے ہیں۔ اور جو لوگ ماہِ فہر شہرِ سرور کی آمد سے پہلے ہی یوم میلاد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خلاف تقریری و تحریری طور پر طوفان برپا کر رہے ہیں۔ اور ہر طرف زہر اگلنے لگتے ہیں۔ یوم میلاد اقبال سے متعلقہ مذکورہ بدعات پر وہ صرف خاموش ہی نہیں بلکہ قائد الہدیت "یوم میلاد اقبال منانے کیلئے بذات خود محفل میلاد اقبال میں رواق افروز ہیں۔ اور دیگر بدعات کے علاوہ نہ تو ٹوٹا بازی پران کی رنگ توجید میسر کرتی ہے۔ نہ مرد و زن کے مخلوط مجلس اسٹیج پر بے پردہ عورت کا شمع محفل بننا انہیں گراں گزرتا ہے۔ اور نہ ہی شرک و بدعت کی اتنی بڑی واردات پر الہدیت کے ترجمان الہدیت

و تنظیم الہدیت اور الاعتصام والدعوة پر کوئی لرزہ طاری ہوتا ہے۔ اور شریعت مطہرہ و نجدی وہابی مذہب کے خلاف اتنے بڑے واقعہ کو بھی ہضم کر جاتے ہیں۔ جبکہ میلاد اقبال پر قائد الہدیت کے متعلق شیطان اخس میں جاننے والوں کی زبانیں میلاد مصطفیٰ کے خلاف خرافات کیلئے گز گز بھر باہر نکل آتی ہیں۔ کیا اس سے صاف ظاہر نہیں ہو جاتا کہ ان نام نہاد الہدیتوں کو میلاد اقبال منانے، مزار اقبال پر حاضری دینے اور چادریں چڑھانے، عورت کو شمع محفل منانے، قیام تعطیلی کرنے تالیان بجانے اور ٹوٹا بازی کا ارتکاب کرنے پر کوئی غصہ و رنج نہیں۔ اسلام و توحید کو کوئی خطرہ نہیں۔ انہوں نے اگر دوا دلا کرنا اور غصہ نکالنا ہے تو صرف جشن میلاد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) منانے پر۔ اس لئے نہیں کہ یہ بدعت و شرک ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو یوم میلاد اقبال مع تعلقات منانا زیادہ جرم قرار پاتا۔ بلکہ اصل وجہ یہ ہے کہ وہابیہ نجدیہ کو شان رسالت سے عداوت ہے۔ اور نجدی وہابی مذہب کو شان محمدی کا مظاہرہ ناگوار ہے۔ آہ سے وہ حبیب پیارا تو عمر بھر کرے فیض و جود ہی سرسیر اور سے تجھ کو کھائے تب سقر ترے دل میں کس سے بھارے؟

چیلنج قبول کرنے کی بجائے گالی و دھمکی۔

چیلنج "رضائے مصطفیٰ" کے گذشتہ شمارہ میں ایضاً قلمی حتم الہدیت کا نفرنس پر مدلل دلائل و وجوہ تبصرہ کیا تھا۔ اور نام بنام الہدیت رسائل "کو چیلنج کیا تھا۔ مگر افسوس کہ کسی فرد وہابی کو چیلنج قبول کرنے یا جواب دینے کی جرأت تو نہ ہوئی مگر کسی نامعلوم وہابی نے اپنے مکتوب میں غلیظ کالیاں کھیں اور شدید نقصان پہنچانے کی دھمکی دی مگر ہماری کیست اور حوالہ کی تردید نہیں کی۔ کیا یہی الہدیت ہونے کا مظاہرہ اور ان کی تہذیب اخلاق کا نمونہ ہے؟ یہ وہابیہ طریقہ کار تو وہابیوں کی شکست اور "رضائے مصطفیٰ" کی فتح و صداقت کی دلیل ہے۔ اور دھمکیوں کے بالمقابل ہلکا سا جواب

حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ نِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ (آیہ ۱)

منکرین میلاد کو پیلیج (ایک بہت اہم معرکہ الآراء مدلل و تاریخی مقابلہ)

رضاؑ نے مصطفیٰؐ میں ہم نے بعنوان "سعودی عرب میں یوم الوطنی کی ۶۵ ویں بدعت" منکرین میلاد کے تمام گروہوں کو پیلیج کیا تھا۔ کہ وہ اپنے اس مناقبہ کردار کو صحیح ثابت کریں کہ ان کی مدوح نجدی سعودی حکومت کی برسات ۱۳۸۱ھ بمطابق ۱۹۶۵ء کی یوم الوطنی (قومی دن) کی خود ساختہ سالانہ ۶۵ ویں بدعت کا جواز کیوں ہے؟ اور اہل اسلام و بزرگان دین میں ۱۱ ربیع الاول کو صدیوں سے منائی جانے والی یوم میلاد النبیؐ کی تقریب سید کا بدعت و ناجائز ہونا کیوں ہے؟ ہمارے پیلیج کی تائید میں مصر کے دانشور الاستاذ احمد بدوی کا ایک مضمون بھی شاہ فہد اور نجدی مفتی اعظم عبدالعزیز بن باز کے نام شائع ہوا ہے۔ جو بشکر یہ ماہنامہ "الاسعد" لبنان ہمارے پیلیج کی تقویت کے لئے درج ذیل ہے۔

الاستاذ احمد بدوی رقمطراز ہیں کہ:

• وہابیوں کے سب سے بڑے مفتی عبدالعزیز بن باز کے خیال میں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانا بدعت اور کسی بھی ملک یا قوم کا قومی دن منانا جائز ہے۔ جیسے اس نے فتویٰ دیا کہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانا بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔ وہابیوں کے مفتی نے اس حدیث پاک کو دلیل بنایا کہ ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی کا انجام دوزخ ہے۔ (دیکھئے فتاویٰ و تنبیہات و نساخ الشیخ عبدالعزیز بن باز ص ۵۴)

• حیرت کی بات ہے کہ وہابیوں کا مفتی محفل میلاد شریف کو بدعت گمراہی اور دوزخ کا باعث سمجھتا ہے بلکہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کو شرک قرار دیتا ہے حالانکہ سعودی قومی دن کی بھی کوئی مذہبی یا دینی اہمیت نہیں اور نہ ہی اس کی قرآن و سنت سے کوئی دلیل لائی جاسکتی ہے۔ کیونکہ سعودی عرب کے قومی دن کی محفلوں کے بارے میں ہم نے

اس کی رائے نہیں سنی اور یہ دن جزیرہ عرب کے تخت پر شاہ عبدالعزیز کے جلوہ افروز ہونے کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ ان محفلوں میں شاہ عبدالعزیز کی شان و شوکت کے قصیدے پڑھے جاتے ہیں اور لمبے چوڑے مال خرچ کئے جاتے ہیں۔ ٹیلی ویژن ریڈیو اخبارات میں ٹیلی گرام اشتہارات شائع کر لئے جاتے ہیں اور شاہ کی شان میں ایسے ایسے مضامین لکھوائے جاتے ہیں۔ جن میں غلط فقرے بھی کھلم کھلا استعمال ہوتے ہیں۔ کتنی عجیب و غریب بات ہے کہ وہابی "خانوں" محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریبات کو بدعت اور ناجائز سمجھ کر روکتا ہے جبکہ سعودی عرب کے قومی دن منانے کو جائز قرار دیتا ہے اور اس کی تمام تقریبات کو بدعت نہیں بلکہ جائز اور فروری سمجھتا ہے لقضا۔ ہمیشہ وہابیوں کا مفتی قول و فعل کے اس تضاد کا شکار کیوں رہتا ہے؟ کیا مفتی صاحب یہ فتویٰ دے سکتے ہیں کہ قومی دن منانا کفر و شرک یا بدعت ہے؟ خدا کی قسم اگر وہ ایسا فتویٰ صادر کر دے تو اس کا سراٹ دیا جائے اور اس کا نام و نشان تک مٹا دیا جائے اور اس کا منصب چھین لیا جائے۔ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور قومی دن کے بارے میں مختلف فتوؤں کے دو سبب ہیں۔ پہلا سبب میلاد شریف منانے سے روکنا ایک گہری انگریزی سازش ہے جسے انگریزوں کی خفیہ ایجنسیوں نے تشکیل دیا۔ اس ناپاک منصوبے کے اہم مقاصد میں سے ایک مقصد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کو (نحوذ باللہ) عروج کرنا اور آپ کی تعظیم و تکریم کو ختم کرنا ہے اس سازش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے انگریزی ایجنسیوں نے یہ ناپاک منصوبہ محمد بن عبدالوہاب کے سپرد کیا اور اس کی تکمیل کے لئے ہر ممکن مدد اور تمام وسائل اس کے سپرد کر دیئے۔ کیونکہ اسلام کے دشمن یہ جانتے ہیں کہ مسلمان اگر اپنے نبی سے

منقطع ہو گئے۔ تو اسی لمحے اپنے دین اپنے اسلام اور اپنے رب سے بھی منقطع ہو جائیں گے۔ تاریخ کے وہ منحوس مناظر بھی دیکھئے جب

ان وہابیوں نے اہل اسلام کے خلاف ہی مورچہ بندی کی اور انگریز کی طرف سے سپرد کیا جانے والا ناپاک فریقہ محمد بن عبدالوہاب سے ابن باز تک نے خوب نبھایا۔ دوسرا سب قومی دن منانے کی اجازت سراسر بن باز کا کارنامہ ہے جب تک وہ اس کی اجازت دیتے رکھے گا۔ وہابیوں کے تمام علماء اس کو بے چون و چرا تسلیم کریں گے ولایت کی خدمت کے لئے خطرناک کردار ابن باز ادا کر رہا ہے۔

اے لوگو! ہمیں اس پستی سے نکالو۔ وہابیوں کا مفتی بہوت ہو گیا اور گونگا بہرا بن گیا ہے۔ اے وہابیوں کے سب سے بڑے مفتی یہ فکری انحراف مذہبی تعصب اور قول و عمل میں تضاد کیوں ہے؟ سوال :- اپنی خواہشات کے مطابق حلال و حرام کا فتویٰ کیوں دیتے ہو جبکہ نفسانی خواہش حق و صداقت کا چہرہ دیکھنے سے انہما کر رہی ہے۔ کیا تمام ملت اسلامیہ کا یوم میلاد منانا بدعت اور گمراہی ہے؟ اور محدوی عرب کا قومی دن منانا جائز ہے؟ یہیں جواب دو

اللہ تعالیٰ تمہیں نفع (ہدایت) دے۔ (اردو ترجمہ از ممتاز احمد سیدی)

الاختصاص تصدیقی نوٹ :- مسک الحمدیت کے داعی و ترجمان ہفت روزہ الاعتصام لاہور نے ۲ تا ۸ اکتوبر کی اشاعت میں یوم میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نزدیک مخالفت کی طرح "الایوم الوطنی" کی سالانہ خودی خودی بدعت کی تردید و مخالفت کی بجائے اس کی تائید و تصدیق کرتے ہوئے لکھا ہے۔

المملکت العربیہ السعودیہ کے دنیا بھر میں تجارت خانے ہر سال ۳۱ ستمبر کو "الایوم الوطنی" کے عنوان پر اپنے مندرجہ تالیف میں خودی جمع ہوتے ہیں اور دیگر اہم شخصیات کو بھی دعوت دیتے ہیں۔ ہمارے خیال میں... اگرچہ یہ ذریعہ بھی عام مسلمانوں کے لئے فائدہ پہنچائے جائیں۔ تو یہ بھی سلطان عبدالعزیز کی حسرت میں اضافہ اور ان کیلئے عہدہ جاریہ ہوگا۔

منقطع ہو گئے۔ تو اسی لمحے اپنے دین اپنے اسلام اور اپنے رب سے بھی منقطع ہو جائیں گے۔ تاریخ کے وہ منحوس مناظر بھی دیکھئے جب ان وہابیوں نے اہل اسلام کے خلاف ہی مورچہ بندی کی اور انگریز کی طرف سے سپرد کیا جانے والا ناپاک فریقہ محمد بن عبدالوہاب سے ابن باز تک نے خوب نبھایا۔ دوسرا سب قومی دن منانے کی اجازت سراسر بن باز کا کارنامہ ہے جب تک وہ اس کی اجازت دیتے رکھے گا۔ وہابیوں کے تمام علماء اس کو بے چون و چرا تسلیم کریں گے ولایت کی خدمت کے لئے خطرناک کردار ابن باز ادا کر رہا ہے۔

اے لوگو! ہمیں اس پستی سے نکالو۔ وہابیوں کا مفتی بہوت ہو گیا اور گونگا بہرا بن گیا ہے۔ اے وہابیوں کے سب سے بڑے مفتی یہ فکری انحراف مذہبی تعصب اور قول و عمل میں تضاد کیوں ہے؟ سوال :- اپنی خواہشات کے مطابق حلال و حرام کا فتویٰ کیوں دیتے ہو جبکہ نفسانی خواہش حق و صداقت کا چہرہ دیکھنے سے انہما کر رہی ہے۔ کیا تمام ملت اسلامیہ کا یوم میلاد منانا بدعت اور گمراہی ہے؟ اور محدوی عرب کا قومی دن منانا جائز ہے؟ یہیں جواب دو

اللہ تعالیٰ تمہیں نفع (ہدایت) دے۔ (اردو ترجمہ از ممتاز احمد سیدی)

الاختصاص تصدیقی نوٹ :- مسک الحمدیت کے داعی و ترجمان ہفت روزہ الاعتصام لاہور نے ۲ تا ۸ اکتوبر کی اشاعت میں یوم میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نزدیک مخالفت کی طرح "الایوم الوطنی" کی سالانہ خودی خودی بدعت کی تردید و مخالفت کی بجائے اس کی تائید و تصدیق کرتے ہوئے لکھا ہے۔

المملکت العربیہ السعودیہ کے دنیا بھر میں تجارت خانے ہر سال ۳۱ ستمبر کو "الایوم الوطنی" کے عنوان پر اپنے مندرجہ تالیف میں خودی جمع ہوتے ہیں اور دیگر اہم شخصیات کو بھی دعوت دیتے ہیں۔ ہمارے خیال میں... اگرچہ یہ ذریعہ بھی عام مسلمانوں کے لئے فائدہ پہنچائے جائیں۔ تو یہ بھی سلطان عبدالعزیز کی حسرت میں اضافہ اور ان کیلئے عہدہ جاریہ ہوگا۔

اور سنیہ

(وہابی بچہ کی ولادت کی خوشی میں کانفرنس جماعت الحمدیت کا خصوصی ترجمان ہفت روزہ تنظیم الحمدیت لاہور ۲۲ اپریل کی اشاعت میں لکھا ہے۔ "الحمدیت"

یوتھ فورس چک بلوچاں ضلع اوکاڑہ کے ناظم مالیات عبدالرشید زنگری ہاں بچہ کی ولادت کی خوشی پر جامع مسجد الحمدیت میں ۲۱ اپریل کو ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ (ص ۱۵)

دوسرا وہابی بچہ :- سرکار محمد اکرم کے گھر پیدا ہوا تو اس کی ولادت کی خوشی میں بھی ۲۲ اگست کو جامع مسجد الحمدیت کے جلسہ میں بعد نماز عشاء مولانا محمد شریف صاحب الہ آبادی اور قاری محمد رفیع رحمانی نے خطاب کیا۔ (منجانب الحمدیت یوتھ فورس کنگن پور ضلع قصور)

(بحوالہ تنظیم الحمدیت لاہور - ۲ تا ۸ اکتوبر ۱۹۸۰ء ص ۱۵)

الایوم الوطنی :- منانے اور یوم میلاد النبی کو بدعت و ناجائز قرار دینے والے نجدیو وہابی بچوں کی ولادت کی خوشی میں کانفرنس کرنے اور میلاد مصطفیٰ کانفرنس کو بدعت و ناجائز کہنے والے وہابیو

• حد سالہ جشن دیوبند منانے اور اسمیں اندرا گاندھی کو مذکور کرنے اور جشن میلاد مصطفیٰ کو بدعت و ناجائز قرار دینے والے دیوبندیو

اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ کچھ خوف خدا کرو۔ مخلوق خدا کو گمراہ نہ کرو۔ شان رسالت کی دشمنی میں بالکل اندھے نہ ہو جاؤ اور کچھ سوچو کہ

جب سر محشر وہ پوچھیں گے بلا کر سامنے کیا جواب جرم دو گے تم خدا کے سامنے

تفصیل کیلئے :- کتاب مستطاب "جشن میلاد النبی ناجائز کیوں اور جلوس الحمدیت" جشن دیوبند کا جواز کیوں" بھی تاریخی یادگار کے طور پر حاصل فرمائیں جس میں منکرین میلاد کا مدلل و مکمل محاسبہ کیا گیا ہے۔ اور تحقیقی دائری طور پر جوابیہ لائل و خوارجات کا ذخیرہ جمع کیا گیا ہے۔

مع بدعات الحمدیت - صفحات ۶۲-۶۳ پر ۱۲ پہلے ملنے کا پتہ۔

مکتبہ رمضانہ مصطفیٰ شوک دار السلام گوہر انوار۔

مکتبہ رمضانہ مصطفیٰ شوک دار السلام گوہر انوار۔

مکتبہ رمضانہ مصطفیٰ شوک دار السلام گوہر انوار۔

میلاد دشمنی میں بددیانتی

ترجمان و لمبید نام نہاد "الدعوة" لاہور نے شمارہ ربیع الاول میں میلاد النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خلاف بغض و خبیث کا اظہار کرتے ہوئے علامہ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی شہرہ آفاق کتاب الحاوی للفتاویٰ کے حوالے سے لکھا ہے۔ کہ شیخ تاج الدین فاکہانی نے کہا میں اس میلاد کی کوئی اصل نہیں جانتا۔ یہ بدعت ہے۔

میلاد دشمنی میں "الدعوة" کی یہ بدترین بددیانتی ہے۔ کہ اس نے "الحاوی للفتاویٰ" کے حوالے سے فاکہانی کا میلاد شریف کے خلاف قول نقل کر کے "الحاوی" کے متعلق یہ غلط تاثر دیا ہے۔ کہ ہمیں میلاد کو بدعت لکھا ہے۔ وَلَا تَحُولُ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ "الحاوی للفتاویٰ" میں امام سیوطی نے فاکہانی کے رسالہ کا حرفاً حرفاً رد کیا ہے۔ اور اس کے جواب میں محدثانہ محققانہ شان سے باقاعدہ کتاب بعنوان "حسن المقصد فی عمل المولد"

تصنیف کی ہے اور اسے "الحاوی للفتاویٰ" میں جمع کیا ہے۔ اور فاکہانی کے رد ملیح کے ساتھ اکابر علماء امت و محدثین کرام کے حوالوں سے دلائل و مفصل پر میلاد شریف کا جواز و ثبوت پیش کیا ہے۔ ایک جگہ فرماتے ہیں "تحقیق رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ولادت ہم پر اعظم نعمت ہے۔ اور قواعد شریعت اس پر دلالت کرتے ہیں۔ کہ ماہ ربیع الاول میں آپ کی ولادت کی خوشی منانا مستحب (الحاوی) اس کے باوجود "الحاوی" کے حوالے سے فاکہانی کا تردید شدہ حوالہ نقل کر کے غلط تاثر دینا اور اس کے رد جواب اور میلاد شریف کے استحسان و استحباب پر مشتمل مکمل کتاب۔ "حسن المقصد فی عمل المولد"

کا ذکر تک نہ کرنا "الدعوة" کی کیسی ہٹ دھرمی کجی اور بددیانتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ بددیانتی و بے ایمانی کے مظاہرہ کے علاوہ اب ان کے پاس میلاد شریف کی مخالفت میں کوئی دلیل باقی نہیں رہی۔ اور ان کا ترش ٹال ہے

۴۴ خوش قسمتی سے تعبیر کیا۔ کیا وہابیوں کے لئے اب بھی مجال انکار ہے۔ کیا اس واقعہ میں ان کیلئے کوئی عیبت و نصیحت کا سامان نہیں؟ اور کیا مزار مقدس کو صاف کرنا اور جھاڑنا مجاہد نہیں جسے وہاں بدعت کہتے ہیں۔

اہل تشو اب تو مان جاؤ

روزنامہ جنگ لاہور۔ کی ۲۲ جولائی ۱۹۸۸ء کی اشاعت میں غزنوی کے نامور خاندان غزنوی کے مولوی اسماعیل غزنوی کے بیٹے ابراہیم غزنوی کا اپنے والد کے متعلق ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ بابا غلام رسول صاحب نے بتایا۔ کہ ان کی خواہش تھی کہ اپنی تمام زندگی رسول پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مزار مقدس کو صاف کرتے اور جھاڑتے ہوئے گزار دوں۔ اس خواہش کی تکمیل کیلئے عبادات کے علاوہ دن رات درود شریف پڑھتا رہا۔ آخر ایک رات حضرت رسول پاک کی زیارت ہوئی۔ آپ نے فرمایا اسماعیل غزنوی سے کہو۔ کہ وہ تمہیں میرے پاس لے آئے۔ میں نے یہ قصہ آپ کے والد محترم مولانا اسماعیل کو سنایا۔ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ کہا کہ حضرت رسول پاک نے اپنے عاشق کو اپنے پاس بلانے کیلئے عجب گھبراہٹ کو رابطہ بنایا۔ اس سے بڑی خوش قسمتی کیا ہو سکتی ہے۔ وہ اپنے بھائی سعودی اشرو و سونخ کے باعث مجھے شاہی مہمان کی حیثیت سے اپنے ساتھ لے گئے۔ اور حج کے بعد مزار مقدس پر صفائی کی ڈیوٹی دینے کے لئے "تقریر نامہ" میرے سپرد کیا اور نیک تمناؤں کے ساتھ مجھے مکہ سے مدینہ کے سفر پر روانہ کیا۔ اس دن سے میں مزار مقدس پر صفائی کا کام کر رہا ہوں۔

معلوم ہوا کہ درود شریف کی کثرت رسول پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نگاہ عنایت حاصل کرنے کا اہم ذریعہ ہے۔ آپ زندہ ہی اور صاحب علم غیب ہیں۔ درود پڑھنے والے کو اور اس کی ذلی خواہش کو بھی جانتے ہیں۔ اور جن کے ذریعے کسی کا کوئی کام ہو سکتا ہے۔ اس کو بھی جانتے پہچانتے حکم جاری کرتے اور تعریف فرماتے ہیں۔ اسی لئے تو بابا غلام رسول کو کہا۔ اسماعیل غزنوی کو کہو کہ وہ تمہیں میرے پاس لائے۔ مولوی اسماعیل غزنوی بھی رسول پاک کی زندہ ہی ہونے۔ علم غیب رکھنے اور آپ کے متصرف ہونے کو مانتے تھے۔ اسی لئے تو بابا صاحب کے خواب پر یہ دہ بیان اعراض نہیں کیا۔ کہ معاذ اللہ آپ تو مردہ ہیں۔ چودہ سو سال بعد ان کو میرا کیا علم و خبر ہے۔ اور بابا صاحب کا کام کو ان کیلئے مجھ پر کیا۔ حکم و تعریف فرما سکتے ہیں۔ بلکہ حضور کا حکم بجالانے اور مزار شریف پر بابا صاحب کی تعریف کرانے کو اپنی

”الدعوة كود دعوت انصاف“

قرار نہ پانے میں اصولی و بنیادی طور پر وجہ فرق کیا ہے؟ کیا فرماتے ہیں ”علماء اہل حدیث و داعیان الدعوة“ بیچ اس مسئلہ کے۔

اس کا جواب بھی ضرور دیجیے۔ گو جسب انوالہ

میں جامعہ احسان شہید للنبات ایادگار احسان الہی ظہیر احسان کانفرنس

ایاد قاری سیف اللہ عادل بتاریخ ۱۱۰۱ دسمبر ۱۹۹۷ منعقد ہوئی

اور اس کے لئے الحدیث ”أَذْكُرُوا مَعَاسِنَ مَوْتَاكُمْ“

سے استدلال کیا گیا ہے کہ اپنے مرنے والوں کے معاسن کا ذکر کرو۔

اشعار:- نیز احسان کانفرنس کے نام و عنوان کے اوپر یہ اشعار

شائع کئے گئے ہیں کہ ”مر کے جی اٹھنا فقط آزاد مردوں کا ہے کام

گرچہ ہر ذی روح کی منزل ہے آغوشِ حمد

• زندہ ہو جاتے ہیں جو مرتے ہیں حتیٰ کہ نام پر

اللہ اللہ موت کو کس نے مچا کر دیا“

”علماء اہل حدیث:- و داعیان الدعوة والارشاد“ سے استفسار ہے

کہ مذکورہ اہل حدیث پر وگرام کی روشنی میں مذکورہ اشعار و حدیث مبارک

کے تحت اگر کئی بریلوی حضرات بھی اپنے بزرگانِ دین و اولیاء و شہداء

علیہم الرضوان کے متعلق حیات بعد ممات اور مرتے جی اٹھنے کا

بھی اعتقاد رکھیں۔ اور مقررہ تواریخ پر

أَذْكُرُوا مَعَاسِنَ مَوْتَاكُمْ

کے مطابق بزرگانِ دین کے ذکرِ خیر کے لئے ان کے نام کے عرس و

کانفرنس کا اہتمام کریں۔ تو کیا یہ بدعت و شرک و ناجائز تو قرار نہیں

پائے گا؟ جواب معقول و مدلل ہوا اور غوثِ اعظم کانفرنس و احسان کانفرنس

میں ازراہِ جواز و عدم جواز وجہ فرق و امتیاز ضرور بیان ہو۔ نہ راہ قرار

اختیار کریں۔ نہ دُنڈی مارنے اور گول مول کرنے کی کوشش کریں۔

سہ کلک رہتا ہے خنجرِ خونخوار برق بار

اعداء سے کہد و خیر منائیں نہ تشر کریں

• غیر مقلدین کی تنظیم الدعوة والارشاد کے ترجمان الدعوة کا اجتماع

اس وقت پیش نظر ہے۔ جس میں ۵، ۶، ۷ نومبر کو منعقدہ دسویں سالانہ

اجتماع (منڈی مرید کے) کی روئے نقل کی گئی ہے۔ اس اجتماع کے

حوالہ سے اہل سنت کے معمولاتِ غیر ختم و عرس و گیارہویں میلاد

کو شرک و بدعت کا نشانہ بنانے اور بزرگانِ دین کے مزاروں و درباروں کی دکھانا

کرنے والے ”الدعوة“ کو دعوتِ انصاف ہے۔ کہ وہ اپنے اجتماع کے

حوالہ سے درج ذیل اشکال کا مدلل جواب شائع کرے۔ اور پہلے کی طرح

”مصلحتاً“ کے جواب میں لیوں پر ہر سکوت نہ ثبت کرے۔ جو

لوگ بڑی فراخ دلی سے دوسروں پر ”بیرحماتہ“ تنقید کریں اور اچھی

باتوں میں بھی کٹرے نکلنے کی کوشش کریں۔ انہیں دوسروں کے اشکالات و

انقرضات کا بھی فراخ دلی سے جواب دینا چاہیے۔ اور ”مکمل دین“

و ”مکشیدم“ کا منظر پیش نہیں کرنا چاہیے اور معقول مدلل سوالات

اشکال:- یہ ہے کہ ”الدعوة“ اور اہل حدیث ”حضرات کی طرف سے

مستحق بریلوی مسلک کے معمولات بالخصوص میلاد شریف پر جو اعتراض کیا جاتا

ہے کہ مذکورہ معمولات کیلئے تواریخ کا تعین بدعت و ناجائز ہے۔

خیر انہوں میں ان پر عمل درآمد نہیں پڑا۔ اور عہد رسالت کے بعد مذکورہ

معمولات کو جاری کیا گیا ہے۔ ”الدعوة والحدیث“ کے زیر نظر اعتراض کی

روشنی میں ”الدعوة والارشاد“ سے سوال ہے کہ ان حضرات کے اس

اصول و اعتراض کی روشنی میں ۵-۶-۷ نومبر کو ان کے حالیہ دسویں سالانہ

اجتماع کا لامع لوازمات و تکلفات و شہرِ حال و مسرفانہ پراپیگنڈا

شرعی ثبوت و جواز کیا ہے؟ اور یہ سب کچھ بدعت و شرک کیوں قرار نہیں

پاتا؟ اور ختم و میلاد و سالانہ عرس و گیارہویں کے بدعت و ناروا قرار پانے

اور ”الدعوة والارشاد“ کے مقررہ دسویں سالانہ اجتماع کے بدعت و ناروا

ہو شیاد! جہاد کا لیبل لگا کر اولیاء اللہ کی دشمنی اور کردار کشی کرنے والوں سے خبردار

ہم سے جواب لو۔ مگر خود بھی تو اپنی گیارہویں بارہویں کا حساب دو

ہمارا جواب: جہاں تک داتا دربار کے متعلق الد عوۃ کے اخباری مضمون نقل کرنے کا تعلق ہے چونکہ یہ مضمون نہ کسی ذمہ دار اہل علم نے لکھا ہے نہ ہی اس میں کوئی دلیل و حوالہ ہے۔ اس لیے اس کا جواب ہے۔
جواب جاہلان باشد خوشی خوانا خا طہم الجہلون قالوا سلما

الد عوۃ کے تقریباً ۱۰ صفحہ پر بحث ہائے عشق و شہوات اذی کے تحت ان کا نامہ اعمال سیاہ کرتے والا یہ مضمون ”دربار داتا“ کا نشانہ بنا کر محض اولیاء اللہ کی دشمنی اور بزرگان دین کی کردار کشی پر مبنی ہے ورنہ اس کی اور کوئی ضرورت و مقصد نہ تھا۔ جاہل و منافق مسخرے بہر دہیے مضمون نگار کا غیر ذمہ دار جاہل و خلاف شرع ملعون ملعون اور جعلی بیروں کے متعلق یہ میراثیانہ مضمون نہ اہل سنت کے لیے کوئی حجت و دلیل ہے نہ محکمہ اوقاف اس کا جواب دہ ہے اور نہ ہی رع تجھ شش فیض عالم مظہر نور خدا

کے ”داتا دربار“ پر اس کا کوئی الزام و ذمہ داری ہے۔ اگرچہ محکمہ اوقاف کی سرکاری حیثیت سے جہاں تک ہو سکے ماحول کی تعمیر ضروری ہے بہر حال کسی بد اخلاق و بد کردار کی منافقت و جعل سازی کی بنا پر ”داتا دربار“ و علماء اہل سنت و محکمہ اوقاف کو نشانہ بنانا اور طعن و تشنیع کرنا الد عوۃ اس کے مستند مضمون نگار کی پر لے درجے کی حماقت ہے۔ ﴿﴾ ظالمو! کیا ایسے بد اخلاق و بد کردار جرائم پیشہ لوگ مساجد میں ایسے مظالم و قتل و خونریزی اور چوری چکاری کا ارتکاب نہیں کرتے۔ کیا مکہ معظمہ و بیت اللہ شریف کی حدود میں بدعت لوگ جب تراشی چوری چکاری و فساد انگیزی نہیں کرتے؟ کیا فیصل مسجد میں جلیان خاں مازن مردوں کو قتل کا جھگڑا اور فوٹو بازی کا ارتکاب نہیں ہوتا؟ کیا اس بنا پر مساجد و مکہ معظمہ و مقامات مقدسہ کو ملعون کرنا حماقت و حماقت نہیں؟ ولکن الوہابیہ قوم لا یعقلون۔

صد افسوس: الد عوۃ کے ظالم و کذاب مضمون نگار کو اپنے جیسے بے حیا ملعون ملعون سے ملاقاتیں کرنے اور ان سے انٹرویو لینے کا موقع تو مل گیا مگر اسے اپنے اندھے پن کے باعث داتا دربار میں حاضری دینے والے صدر جاز و اور گورنر صندھ جیسے حضرات و علماء و مشائخ و پابند سوم و صلوات قرآن خوانی کرنے والے حضرات نہ نظر آئے نہ ان سے انٹرویو لینے کی توفیق ہوئی اور نہ اندر جا کر نمازیوں کی کثرت دیکھی

جدی و باہلی تنظیم الد عوۃ اور شاد کے ترجمان مجلہ ”الد عوۃ“ کو نامزد کر کے اس سے اور اس کے ہم مسلک علماء سے ماہر جب کے گذشتہ رضائے مصطفیٰ کے ادارہ میں ہم نے استفادہ کیا تھا کہ ”جشن میلاد مصطفیٰ پر مرونی کیوں بلور جشن ۲۳ ستمبر پر مبارکبادیں کیوں؟“ لیکن الد عوۃ اور اس کے ہم مسلک جدی و باہلی علماء و رسائل نے نہ تو اب تک کوئی جواب دیا اور نہ ہی بغضہم تعالیٰ ہمارے اعتراضات کا پہلے کبھی انہوں نے جواب دیا ہے۔ ﴿﴾ مگر یہ عجیب بات ہے کہ ماہ اکتوبر کے ”الد عوۃ“ نے الٹا ”محکمہ اوقاف جواب دے“ کے عنوان سے جواب طلب کیا ہے۔ چونکہ محکمہ اوقاف کے وزیر و افسران الٰہی باتوں کے جواب کی ضرورت محسوس نہیں کرتے اور دیے بھی حکومت کی تبدیلی سے اس وقت معاملات کچھ دگرگوں ہیں اور معاملہ چونکہ ”تجھ شش فیض عالم“ کے دربار سے متعلق ہے اس لیے انشاء اللہ ہم الد عوۃ کا جواب دیں گے۔ ﴿﴾ لیکن پہلے اس سے ماہر جب کے

ادارہ کا جواب چاہتے ہیں ﴿﴾ اور دوسرا مرکز الد عوۃ اور شاد کے منعقد ہونے والے بارہویں اجتماع کے حوالہ سے ہمارا الد عوۃ پر یہ اعتراض ہے کہ مقررہ تاریخ پر مسلسل کے ساتھ اس بارہویں سالانہ اجتماع اور گذشتہ سال گیارہویں اجتماع کی شرعی دلیل و ثبوت کیا ہے؟ ﴿﴾ ایسے کہ جب ان لوگوں کے نزدیک اہل سنت کی گیارہویں شریف و بارہویں شریف بدعت و بدعت ثبوت ہے تو پھر الد عوۃ اور شاد کا گیارہواں و بارہواں اجتماع بھی بے ثبوت و بدعت ہونے کے باوجود ناجائز و حرام کیوں نہیں؟ اہل سنت کی گیارہویں و بارہویں شریف کے بدعت و ناجائز ہونے اور بدعت بدعت کے گیارہویں اور بارہویں اجتماع کے بدعت و ناجائز ہونے میں وجہ فرقی کیا ہے؟ اگر ہمت و صداقت ہے تو جواب کیوں نہیں دیتے؟

تیسرا سوال یہ ہے کہ الد عوۃ اور شاد کے ماحول میں ان کے مقول و شہید ہونے والوں کے قتل و شہادت پر جو مبارکبادیں دی جاتی ہیں دودھ پلایا اور مٹھایاں کھلائی جاتی ہیں اور نوافل ادا کیے جاتے ہیں (جیسا کہ نواسے وقت لاہور ۳۱ اگست میں بھی شائع ہوا ہے) اس کا شرعی ثبوت و اس کا جواز استدلال صحاح ستہ کی کون سی صحیح حدیث پر مبنی ہے؟

استغفر اللہ - رسول اللہ سے انکار - ہندو مدگار - ختم ناجائز مٹھائی جانے

جیسا کہ "رضائے مصطفیٰ" میں لکھا گیا تھا کہ اور انہیں منکرین شان رسالت کے متعلق یہ کہنا بھی بجا ہے کہ الدعوتہ والا رشاد کے ترجمان مجملہ الدعوتہ کے نزدیک رسول اللہ کے ہوتے ہیں۔ بتوں سے تبھ کو امیدیں رسول اللہ سے ناامیدی میں لکھا گیا تھا کہ۔

مگر روزنامہ جنگ لاہور ۱۲ مئی ۱۹۷۷ء کی اشاعت میں الدعوتہ والا رشاد کے امیر حافظ محمد سعید کا جو انٹرویو شائع ہوا ہے اس میں انہوں نے کہا ہے کہ کشمیر میں اس وقت ہماری مدد کرنے والے ہندو بھی ہیں (جنگ) ہندو کیوں مدد کرتے ہیں۔ حافظ سعید وہ سمجھتے ہیں کہ بھارتی فوج دہشت گردی کرتی ہے۔ جبکہ مجاہدین اچھے اور اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

مذکورہ انٹرویو کے اقتباس سے بخوبی وہابی توحید اور الدعوتہ والا رشاد کے موجدانہ ذہنیت و خود ساختہ مذہب کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اِنَّا لَكۡ نَسْتَعِیۡنُ کے استدلال سے مجاہدین خدا حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امداد کی نفی کرنے اور اسے شرک قرار دینے والوں کے سربراہ کسی فرائدی و بے تکلفی کے ساتھ ہندوؤں و مشرکوں سے مدد حاصل کرنا اور ان کا مددگار ہونا تسلیم کر رہے ہیں۔ کسی ان لوگوں کی "موجدانہ" یا منافقانہ ذہنیت ہے کہ بظاہر حق کا کلمہ پڑھ کر اپنی مسلمانی کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ان کی مدد اور ان کو مددگار تسلیم کرنا تو ان کے لئے وبال جان اور شرک کا ارتکاب ہے اور جو واقعی ہندو و مشرک اور دشمنان اسلام والی اسلام ہیں۔ ان کی مدد حاصل کرنے اور انہیں مددگار تسلیم کرنے میں انہیں اِنَّا لَكۡ نَسْتَعِیۡنُ اور غیر اللہ سے مدد شرک کی خلاف ورزی و شرک کا کوئی اندیشہ نہیں۔ ان کی اسی معاندانہ روش کے باعث ہی تو اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ وہ حبیب پیارا تو عمر بھر کرے فیمن دھوری سرسیر اسے تبھ کو کھائے تب ستر ترے دل میں کس بجار ہے

اور انہیں منکرین شان رسالت کے متعلق یہ کہنا بھی بجا ہے کہ بتوں سے تبھ کو امیدیں رسول اللہ سے ناامیدی مجھے ستا تو سہی اور کافری کیا ہے ختم ناجائز مٹھائی جائز۔ الدعوتہ والا رشاد نے بمصدق۔ "ما تھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور" بظاہر بدعتوں کے خلاف جہاد کے باوجود خود ایک غیبی و غریب بدعت کو رواج دے کر بدعت کی وعید و انجام کا طوق اپنے گلے میں ڈال لیا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ اپنا "الدعوتہ" افسانوی رنگ میں اپنے شہداء کی جود و شانی شائع کرتا ہے۔ ہمیں تسلسل و تواتر کے ساتھ یہ لکھا ہوتا ہے کہ فلاں فلاں شہید نے یہ وصیت کی اور اس کے گھر والوں نے اس کی شہادت کی خوشی میں ایسا ایسا کیا۔ چند حوالے ملاحظہ کریں اور اس جدید بخودی وہابی تحریک کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

پہلا حوالہ :- (ابوعلی کی شہادت پر) مہاتوں کیلئے کھانے کا واقعہ بندوبست کیا گیا تھا۔ گوشت روٹی کے علاوہ پلاؤ کی بھی کافی دیگن پکائی گئی تھیں۔ شہید کے والد نے کہا۔ مجھے آج بہت خوشی ہے۔ آپ میرے شہید بیٹے کی دعوت و لہیر میں شریک ہیں۔ مجھے یقین ہے۔ اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے کی شہادی جنت میں خوردں سے کردی ہے۔ (الدعوتہ مارچ ۱۹۷۷ء صفحہ ۲)

دوسرا حوالہ :- ابو بکر شہید کی وصیت :- ہم لوگ (اللہ کی عبادت کے ساتھ غیر اللہ سے مدد مانگتے ہیں ختم قل کیا ہوں) سو ان چالیسوں کرتے ہیں۔ جن کا قرآن و حدیث میں کوئی ذکر نہیں۔ یہ سب بدعت ہیں۔ اور بدعت گمراہی اور جہنم میں لیجائے والی ہے۔ یہ ہمیں سب ملو لیوں نے اپنے پیٹ کی خاطر نکالی ہیں (ماہنامہ الدعوتہ ص ۱۶۶)

تیسرا حوالہ :- شہید کے ورثہ نے آنے والے مہاتوں کے لئے

”الدعوة“ اپریل کی اشاعت میں ایسا مونی کی کرانا کا انکار کرتے ہوئے
 اتہائیت بیباکی کے ساتھ لکھتا ہے۔ کہ ”مردوں کو زندہ کرنے کا اختیار
 تو نبی کو بھی نہیں تھا۔ تو ولی کو کیسے ہو سکتا ہے“ معلوم ہوتا ہے کہ
 شان رسالت و ولایت سے عداوت کے باعث ”الدعوة“ والوں کا
 اللہ کے قرآن اور پیغمبر خدا کے اعلان پر ایمان نہیں رہا جنہوں نے
 فرمایا اور اللہ نے اپنے پاک کلام میں اس کو بیان فرمایا۔ کہ ”میں نبی
 باور زاد اندھے اور کوڑھی کو تندرست اور مردوں کو زندہ کرنا چاہتا
 اللہ کے اذن سے۔“ (پتہ رکوع ۱۳) جب علیی روح اللہ کی شان
 ہے۔ تو محمد رسول اللہ (علیہا الصلوٰۃ والسلام) کی خدا داد شان کا
 کیا کہنا ہے حسن یوسف دم عینی ید بیضا داری
 آنچہ خواباں ہمہ دارند تو تہیسا داری
 رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کردار کشی و خدا داد کمالات
 اوصاف کی مخالفت کرتے ہوئے ”الدعوة“ نے مزید لکھا ہے۔ کہ
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم غیب میں جانتے۔ اپنی جان اور دین کے
 نفع نقصان کا اختیار بھی نہیں رکھتے۔۔۔ جو نفع نقصان نہ دے
 سکے۔ اس کو پکارنا ظلم و شرک ہے۔ جب کوئی سنتے والا اور فریاد
 پوری کرنے والا ہی نہیں۔ تو اس کو پکارنا بے سود اور حماقت ہے۔
 بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے نہ امیدی
 مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے
 ایسے گستاخ لوگوں کی شکاوت و بد لہجی میں کیا شبہ ہے جو
 یا رسول اللہ پکارنے کو طاغوت و بتوں کو پکارنے کی طرح شرک و
 کفر قرار دیں۔ اور اپنے نبی اور طاغوت و بت میں اور نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم کے عاشقوں اور مشرکوں کافروں میں کوئی فرق و امتیاز نہیں کیا
 اللہ پر ختم اللہ علیٰ کلوا یہود کی خدائی ہر گز جانے میں کیا شبہ ہے؟
 ظالموں نبی کا کلمہ پڑھنے کے باوجود اگر تمہارے بقول وہ نقصان اختیار
 نہیں رکھتے تو ان کے نسخ پہنچانے کی نفی تم نے کیسے کر دی اگر وہ کوئی نفع

بھی نہیں پہنچا سکتے تو پھر ان کا کلمہ کیوں پڑھتے ہو؟

زرد سے پلاؤ کی دیکیں بکاٹی تھیں۔۔۔ شہید کے
 گھر والوں نے مہانوں کی دودھ سوڈا مٹھائی اور چائے سے تواضع کی
 والدہ کو جب بیٹے کی شہادت کی خبر ملی۔ تو انہوں نے دو رکعت
 نفل پڑھے۔ اور کہا۔ کہ میرا بیٹا مجھے وصیت کر گیا تھا۔ کہ میری
 شہادت پر دو رکعت نفل پڑھنا۔ (الدعوة جون ۱۹۸۷ متفرق صفحات پر)
 فرقہ در فرقہ :- ”الدعوة“ والا رشاد کے ترجمان ”الدعوة“ کے
 مذکورہ حوالہ جات کو ایک نظر بھی ملاحظہ فرمائیں۔ کہ انہی حوالہ جات
 میں جہاں ختم قل۔ کیا رہیں شریف و ختم سواں چالیسواں کو قرآن و
 حدیث میں ذکر نہ ہونے کے باعث بدعت اور پیٹ کی خاطر ہمیں
 قرار دیا گیا ہے۔ وہاں انہی حوالہ جات کے مطابق ”الدعوة“ کے شہیدین
 کی حوروں کے ساتھ شادی کے باعث ولیمہ شہادت قرار دے کر کوئی
 مٹھائی جاری ہے۔ کہیں شہادت پر دو رکعت نفل کہیں گوشت پلاؤ
 کہیں زردہ پلاؤ، دودھ سوڈا، مٹھائی اور چائے۔ حالانکہ یہ
 سب امور سراسر محدثات و بدعات ہیں۔ اور قرآن و حدیث میں ان کا
 بھی کوئی ذکر نہیں۔ مگر یہ عجیب الٹی بخیری لنگا اور خانہ ساز شریعت
 ہے۔ کہ اہل اسلام و اہل سنت کے معمولات کو تو وہابی بدعت و ناجائز
 اور پیٹ پرستی کا سامان قرار دیتے ہیں۔ اور خود ختمات مبارکہ سے
 کہیں بلکہ کردہابیوں کے پیٹ کی آگ بجھانے کے لئے کھانے پینے
 کا اہتمام کیا جا رہا ہے اور وہ بھی شہداء کی لاشوں کی خوشی اور
 ان کی دعوت ولیمہ کی تقریب کے نام پر۔ مگر یہاں شرک و بدعت کا
 کوئی خطرہ نہیں۔ پیٹ پرستی کے طعنہ کا کوئی اندیشہ نہیں۔ کیسی
 ستم ظریفی ہے کہ میلاد مصطفیٰ کی خوشی و شیرینی اور مرحوم اہل اسلام کا
 ختم شریف و بزرگان دین کا عرس تو بدعت و ناجائز اور وہابیوں کے مردوں اور
 ”شہیدوں“ کی حوروں کے ساتھ نام نہاد شادی ولیمہ اور خوشی منانا اور
 یہ تکلف کھانا پلانا عمل بالمحدث و کار ثواب؟ مسلمانوں انہیں پکارنا اور انہیں

گالی گولی سے جو دُشمنوں کو تہذیب کے ساتھ جواب دو

جہاد اور جہت کی کیا مناسبت ہے؟

رضائے مصطفیٰ کے گزشتہ شمارے میں بحوالہ ”بشکل دھیر راہزن“
حوالہ ”سلفیہ الہدیت“ رازنگہ انجمن ”ذوالحجہ“ شائع ہو چکا ہے کہ ”اللہ عوہ
والارشاہ“ کی طرف سے کس قدر دھوکہ دیا جاتا ہے اور کبھی کبھی جمہوری
کتابیں شائع کی جاتی ہیں۔ اسی وجہ سے انہوں نے ”بشکل دھیر
راہزن“ کے عنوان سے ”اللہ عوہ والارشاہ“ والوں کے کردار سے دوسروں
کو انہوم اور ”الہدیت“ کو انہوم خبردار کیا ہے۔

تازہ واقعہ: ۷ اپریل کو ”اللہ عوہ والارشاہ“ کے مرکز مرید کے میں
علماء کو نشن کے نام سے ایک اجتماع منعقد ہوا جس کے پرائیگنڈا کے لیے
ویکر اخبارات بالخصوص روزنامہ ”اوصاف“ اسلام آباد میں پروگرام سے
پہلے ہی یہ اعلان کر لیا گیا کہ

۲۰۰۰ بریلوی دیوبندی ”الہدیت“ و شیعہ علماء متحد ہو گئے۔

جبکہ منعقدہ اجتماع کے بعد ۲۸ اپریل کے اخبارات و اسی روزنامہ
”اوصاف“ اسلام آباد میں یوں پرائیگنڈا کر لیا گیا کہ

”تمام مکاتب فکر کے ۵۰۰۰ علماء کا مرید کے میں اکٹھے“

اہل علم و انصاف غور فرمائیں کہ جہاد کا لیبل لگا کر کیسے جھوٹے
پرائیگنڈا ہے جو اس اخبارات کو غلطیاں جارہا ہے اور کتنا غلط تاثر دیا جا رہا ہے
کہ اجتماع کے دن ”دہ پزار علماء متحد ہو گئے“ اور اجتماع کے بعد یکدم تین
ہزار کی تعداد بڑھا کر پورے پانچ ہزار علماء کا اکٹھے ظاہر کیا گیا۔ کیا دو کے بعد
تین چار کی گنتی ہوتی ہے یا دو سے یکدم پانچ ہزار کا نمبر آتا ہے۔ مقام غور
ہے کہ اس قدر فراڈ اور جھوٹا پرائیگنڈا ”اس قدر ہیرا پھیری اور اتنی بڑی
ڈنڈی مارنا کیا ایک اللہ عوہ والارشاہ کا کردار اور تشخص ہے؟ کیا یہی اسلامی
جہاد کے خدو خال ہیں؟ جو مجاہدین و شہداء فی سبیل اللہ ہوتے ہیں وہ تو
جذبہ اخلاص و خلوص سے سرشار رضائے خدا و رضائے مصطفیٰ کے
طالب ہوتے ہیں نہ کہ ایسی ریاکاری و کجی کی مشہوری اور جائز و
ناجائز پرائیگنڈا کا مشن ہوتا ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

سفید جھوٹ: پھر یہ کتاب یا اسفید جھوٹ ہے کہ ”دیوبندی بریلوی
الہدیت و شیعہ متحد ہو گئے“ حالانکہ ”اللہ عوہ والارشاہ“ کے نزدیک

بریلوی شیعہ اور حنفی کھلانے والے دیوبندی مشرکانہ عقائد و نظریات کے
خائل ہیں۔ تو کیا مشرکوں کا مذکورہ کن کا میزبان بننا اور ان کا تعاون و سہارا
جاسل کرنا جائز ہے؟ یہ محض اخباری پرائیگنڈا اللہ نمبر ہانے کی کوشش
نہیں تو اور کیا ہے؟ خبردار ایسے جھوٹے لوگوں کے ہاں نہ کوئی سچا بریلوی
جاسکتا ہے نہ ان سے متحد ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی کیا تو وہ سچا بریلوی نہیں کوئی
غیر ذمہ دار و غیر نمائندہ صاحب کلی شخص ہو گا۔ اہلسنت کا منکرین نعرہ
رسالت سے کوئی تعلق نہیں۔ خبردار۔ ہوشیار۔ احتیاط

”الہدیت“ کی برسی و قیام: جیسا کہ رضائے مصطفیٰ

میں مدلل طور پر لکھا گیا تھا کہ امیر جمعیت ”الہدیت“ پروفیسر ساجد
میر نے قیام تقطیس کے ساتھ قومی ترانہ سننا۔ اسی طرح روزنامہ ”قوائے
وقت“ ۱۲ اپریل کی رپورٹ اور تصویر کے مطابق ”قوائے وقت“
کے بانی حمید نظامی کی ۸ سو برس برسی کے موقع پر امیر جمعیت ”الہدیت“
برسی کے پروگرام میں شریک ہیں اور خطاب بھی کر رہے ہیں۔

یہ ہے ”الہدیت“ کھلانے والے جدیدی وہابی علماء کا عقیدہ و کردار اور دورنگی
توحید کا مظاہرہ کہ رسول اللہ ﷺ کے میلاد مبارک میں شرکت و سلام و
قیام اور اولیاء کرام کے اسرار مبارک کو تحریری و تقریری طور پر بدعت و
ناجائز قرار دیتے ہیں اور اپنی من مرضی سے جہاں چاہیں برسی وغیرہ
تقدیر میں شامل بھی ہوتے ہیں اور قیام تقطیس کے ساتھ قومی ترانہ بھی
سننے ہیں۔ ان کا یہ دو غلط بین رسول اللہ ﷺ کی عظمت و شان اور اولیاء
کرام کے مقام کی دشمنی نہیں تو اور کیا ہے؟ بہر حال علماء الہدیت و دیوبند
کے کردار نے ثابت کر دیا کہ اصول و تحقیقی طور پر مسلک اعلیٰ حضرت ہی
برحق ہے اور اس کے بالقابل علماء مجدد و دیوبند کا کتابی و لسانی مسلک باطل اور
دو غلط پالیسی پر مبنی ہے۔ اسی لیے ہمارا یہ نعرہ ہے کہ۔

دین کے ایمان و حرمت کے نمبر بال زندہ باد

زندہ باد اے مفتی احمد رضا خاں زندہ باد

ماہنامہ ”رضائے مصطفیٰ“ چوک دار السلام کو طرز الوالہ

بفضلہ تعالیٰ ۲۴ سال سے دینی تبلیغی خدمات میں مصروف ہے۔
پندرہ سالانہ ۱۰۰۰ روپے بذریعہ منی آرڈر ارسال فرما کر خریدیں۔

بشکل دھیر راہزن

(دوسروں کی زبان سے)

اے راہزی منزل رستے میں لٹ جائے نہ تیرا دوسفر
سیاہ ہزاروں تاک میں ہیں اور دام پھیلائے بیٹھے ہیں

منجانب: سلفیہ ”ابلحدیث“ رائزننگ انجینئرز پاکستان

پڑھیں اور سوچیں کہ یہ لوگ ہمیں کہاں دھکیلتا جاسکتے ہیں؟

جھوٹ ہی جھوٹ اور جھوٹی کسانیاں: مجلہ اللہ عودہ میں غازیوں اور شہیدوں کی جھوٹی کسانیاں اس قدر مبالغہ آرائی کے ساتھ لکھی جاتی ہیں کہ کشمیری مجاہدین یا کشمیر کے حالات جاننے والے لوگ یہ پڑھ کر انہی سے لوٹ پوٹ ہو جاتے ہیں کہ ان مجاہدین کی راہنمائی کبھی ٹی کر رہی ہے، کبھی ریچھ، کبھی سانپ، پھر دے رہا ہوتا ہے۔ کبھی ریچھ کے پیروں میں نمازیں ادا کی جا رہی ہیں اور کبھی تمام کپڑے گولیوں سے چھلٹی ہو جاتے ہیں۔ کپڑوں میں سوراخ ہی سوراخ ہو جاتے ہیں اور جسم پر خراش تک نہیں آتی۔ کبھی ایک ٹکے سے بیسوں بھارتی فوجیوں کو ٹھنڈا کر دیا جاتا ہے اور کبھی ان کے خنجر ٹینکوں اور بھتر بند گاڑیوں کے رخ بدل دیتے ہیں۔ کبھی ان کے نام سننے ہی دشمن کانپ کر بھاگ اٹھتے ہیں۔ کبھی ریچھ ان کی میزبانی کر رہا ہے اور کبھی ہند۔ کبھی ہزاروں فٹ بلند پہاڑوں سے گرتے ہیں۔ کپڑے تار تار ہو جاتے ہیں خود بھی خوف سے بے ہوش ہو جاتے ہیں لیکن جسم پر خراش تک نہیں آتی اور کئی لوٹ آتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے۔ آخر ابلحدیث عوام کو یہ کب تک دھوکے میں رکھیں گے؟ وہ نوجوان جو آج ان کے سنہری جال کے شکار میں پھنسے ہیں۔ ان میں مجھ جیسے سینکڑوں تو تائب ہو چکے ہیں اور جو باقی موجود ہیں ان کے لیے عربی کا یہ شعر کہوں گا۔

ترجمہ: جب صحرانگاہ کو دو غبار چھٹ جائے گا تو پھر تجھے معلوم ہو گا کہ تو گھوڑے پہ سوار تھا یا گدھے پر؟ (خود اذیت پسند۔ تحریر اشتقاق گوندل)

نوٹ: رضائے مصطفیٰ خود پڑھیں، دوسروں کو پڑھائیں، ادب و احترام سے رکھیں اور ردی میں استعمال ہونے سے بچائیں۔ (ادارہ)

﴿مرکز اللہ عودہ والا رشاد کے نام سے ابلحدیثوں میں ایک تحریک انہی ہے جو کہ نظام پرست نیک صالح مجاہد اور توحید پرست لوگوں پر مشتمل ہے۔ میں خود بھی اس تحریک سے بڑا متاثر رہا ہوں لیکن ہماری بد قسمتی کہ ”ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور نکلے“ اس تحریک کے پیچھے میں نے اسلام دشمن بڑے بڑے ہاتھوں کو دیکھا۔ ﴿کسی بھی اسلامی تحریک کے راستے میں روڑے اٹکانے کو میں جرم عظیم سمجھتا ہوں لیکن جب میں اس تحریک میں صالح مخلص ”راخ العقیدہ“ لیکن تمام حالات سے بے خبر نوجوانوں کو اپنی زندگیوں ضائع کرتے دیکھتا ہوں۔ تو میرا دل بھر آتا ہے اور میرا فرض ہو جاتا ہے کہ میں شوق شہادت کے ان متوالوں کو اپنے مفادات کی بھیت چڑھانے والے ”بشکل راہزن راہزنوں“ کی تصویر کا دوسرا رخ اور دشمن کے خطرناک عزائم سے آگاہ کر دوں۔ شہادت بلاشبہ ایک اعزاز ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نصیب فرمائے لیکن مومن کی قیمتی جان کو بلاوجہ ضائع ہوتے دیکھ کر انہیں ان لوگوں سے چاہنا ہماری ذمہ داری ہے۔ ﴿جمہوریت کے یہ دشمن جانتے ہیں کہ کشمیر کا فیصلہ واشنگٹن میں بیٹھ کر کلنٹن اور بطرس غالی نے کرنا ہے اور جمہوریت کی خالی کشمیر کا مقدر ہے تو پھر قوم کے مخلص اور نیک لوگوں کو بھڑکا کر قتل کروانے کے پیچھے کون سے غواہ ہیں۔ یہ مقامی ابلحدیثوں کے ساتھ مل کر جہاد کیوں نہیں کرتے؟ کروڑوں روپے کی جائیدادیں کہاں سے ہیں؟؟؟ شیخ ابو عبد العزیز کن ہاتھوں میں کھیل کر دعوہ والوں کو استعمال کر رہا ہے۔ ان لمبی لمبی داڑھیوں، بڑھے اور بھڑے ہوئے گرد آلود بالوں اور لٹکی چنڈیوں کے تقویٰ کے پیچھے کیا چھپا ہے؟ (ع) ہے سوچنے کی بات اسے بار بار سوچ) قارئین! خدا کے لیے اس مضمون کو تعصب سے بالاتر ہو کر

شیر کی بہادری کتے کی وفاداری اور بے عقلوں کی ناہنجی

جیسا کہ - رسالہ "الدعوة" کے رد میں "رضائے مصطفیٰ" میں سگ مدینہ کہلانے کے متعلق لکھا گیا تھا۔ کہ بفضلہ تعالیٰ "رضائے مصطفیٰ" نے "الدعوة" ہی کے رد میں رمضان المبارک ۱۴۱۰ھ کی اشاعت میں مدلل و مسکت جواب دیا تھا۔ - بعنوان -

جواب لو۔ جواب دو۔ رسالہ "الدعوة والحدیث" کو دعوت جواب مگر غیر مفیدین وہابی کچھ ایسے ڈھیٹ اور بقول مولوی اسماعیل ذیل "اتنے ذلیل واقع ہوئے ہیں کہ نہ علم و عقل کی کوئی بات سنتے ہیں نہ خود کوئی ٹھکانے کی بات کرتے ہیں اور بے سوچے سمجھے اپنی ہی ہانکتے چلے جاتے ہیں۔ چنانچہ ہمارے چلیج کا جواب دینے کی بجائے "الدعوة" کی طرح "الحدیث" نے بھی "سگ مدینہ" سگ مصطفیٰ "کہلانے کا مذاق اڑایا ہے۔ لہذا انہیں سمجھانے کی خاطر ہم نے یہ افزاز اپنایا ہے کہ شاید اسی طرح غیر مفیدین کے ہوش ٹھکانے آئیں۔

اصولی بات یہ ہے۔ کہ سگ مدینہ سگ مصطفیٰ ٹکنا و کہلوانا کوئی فرض واجب اور لازم و فروری نہیں محض از روئے عجز و تواضع بزرگان دین و بعض عشاق نے ایسا لکھا ہے اور جو بات عجز و تواضع کے طور پر کہی جائے۔ اسے انہی الفاظ میں قائل کی طرف لوٹانا بے ادبی و گستاخی شمار ہوتا ہے۔ تواضع کنندہ کیلئے تواضع خوبی ہے برائی نہیں اور اسے قائل کی طرف لوٹانا خوبی نہیں بلکہ بے ادبی و برائی ہے۔ جیسے نجد و دیوبند و منصورہ کے پیشوا مولوی اسماعیل دہلوی نے کتاب "صراطِ ستقیم" کے آغاز میں اپنے آپ کو "عابر ذلیل" کہا ہے۔ مگر کبھی کسی وہابی مودودی بخدی دیوبندی نے مولوی اسماعیل دہلوی کو "مولانا اسماعیل ذلیل" نہیں لکھا کیوں؟ اس لئے کہ مولوی اسماعیل کا اپنے آپ کو ایسا لکھنا بطور تواضع ہے۔ جبکہ کسی دیوبندی وہابی کا اسماعیل پر یہ لفظ لوٹانا بے ادبی و گستاخی خیال کیا جاتا ہے۔ اس لئے کبھی کوئی وہابی اسماعیل کے لئے لفظ ذلیل زبان پر نہیں لایا۔

دوسری بات :- یہ ہے کہ جس طرح شیر کے وصف بہادری کے پیش نظر بزرگوں غازیوں مجاہدوں مناظروں کو شیر کہہ دیا جاتا ہے۔ اور اسے کوئی برا نہیں مانتا اور نہ ہی دائرۂ انسانیت سے خارج قرار دیتا ہے۔ اسی طرح کتے کی عاجزی و اپنے مالک سے محبت و وفاداری اور اس کی پیروی کے وصف کے باعث بعض عشاق و بزرگان دین اپنے لئے تواضعاً "سگ مصطفیٰ" اور "سگ مدینہ" وغیرہ کے الفاظ استعمال کر لیتے ہیں نہ وہ کسی اور کو ایسا کہنے کی تلقین کرتے ہیں اور نہ ہی دوسرے کیلئے ان کی اتباع میں ایسا کہلانا ضروری ہے۔

• مگر اس حقیقت کی وضاحت کے باوجود بخدی دیوبندی وہابی ان عشاق و بزرگان کیلئے سگ کا لفظ لوٹاتے اور ان کے حق میں یہ الفاظ دہراتے ہیں۔ وہ یقیناً بے دین اور بے ادب گستاخ لوگ ہیں۔ مذکورہ - تمہیدی گفتگو - کے بعد معلوم ہونا چاہیے کہ عارف و عاشق جامی علیہ الرحمۃ نے بارگاہِ سات میں عرض کیا - "یا رسول اللہ! جس طرح کتے دیوار کے سایہ میں بیٹھتے ہیں۔ کتوں کی طرح مجھے بھی اپنی دیوار کے سایہ میں کتوں کے ساتھ جگہ عنایت فرمائیں" مولانا جامی نے توجہ کھنا تھا کہہ دیا۔ مگر

خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آپ کے پیارے شہر مدینہ کی طرف
کیوں قبیح و ناروا ہے؟ بحکم قرآن و حدیث "ایمان و انصاف"
سے بتائیں۔ کہ دونوں حیوانوں اور ان کے ناموں کی نسبت
اضافت میں از روئے حسن و قبح و جہ فرق کیا ہے؟ ہے کوئی
بخدی دہانی دیوبندی مودودی جو "رضائے مصطفیٰ" کے چیلنج کا
جواب دے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی نسبت
برکت سے۔۔۔ "رضائے مصطفیٰ" کے سامنے کی تاب کس میں
فلک اس پر تیرا ظل ہے یا غوث

ہمارے تفصیلی چیلنج و جواب کے بعد :-
واضح ہو گیا کہ دہائیہ کے رسالہ الدعوة اگست ۱۹۹۱ء میں
اور نام نہاد رسالہ المحدثیت ماہ ستمبر میں "سگ مدینہ اور سگ
کھلانے پر میرا شانہ انداز میں جو وطن و مسخر کیا گیا ہے۔ وہ ہر امر
جہالت و حماقت اور بے دینی و بے ادبی پر مبنی ہے۔

یادگار لطیفہ :- نیرۃ امریت حضرت صاحبزادہ پیر سید محمد حسین
صاحب رحم علیہ (پیر سید) ایک مرتبہ سانگلہ لکھنؤ تشریف لے گئے۔ تو ایک
دہانی نے سوال کیا۔ کیا کتے کے پیچھے نماز جائز ہے؟ فرمایا۔ کتے کے
پیچھے تو کوئی بھی نماز نہیں پڑھتا۔ کہنے لگا۔ مولانا غایت اللہ بریلوی خطیب
سانگلہ لکھنؤ کہتے ہیں۔ "میں غوث پاک لکھنؤ اور گوگل نماز بھی پڑھتے ہیں
فرمایا۔ اچھا یہ بات ہے۔ تو پہلے آپ یہ بتائیں کہ کیا شیعہ کے پیچھے نماز جائز
ہے؟ کہنے لگا۔ نہیں۔ فرمایا۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری کو دہانی توگ شیعہ

پنجاب بھی کہتے ہیں اور ان کے پیچھے نماز بھی پڑھتے ہیں۔ کہنے لگا۔ یہ
اور بات ہے۔ انہیں ہمارے سمجھ کر حجاز شیعہ کہا جاتا ہے۔ اس لئے ان
کے پیچھے نماز جائز ہے۔ فرمایا۔ جو تاویل آپ نے اپنے مولوی کے شیعہ ہونے کے
متعلق کی ہے۔ اسی تاویل سے سگ غوث الوری کے پیچھے بھی نماز ہو جاتی
ہے۔ کیونکہ مولانا غایت اللہ صاحب بھی غوث پاک رضی اللہ عنہ کی نیاز مندی و
علامہ کی باعث بطور تواضع حجاز ہی لے آئے آپ کو سگ غوث الوری کہتے
ہیں۔ اس فی البدیہہ جواب پر دہانی مہبوت ہو گیا اور مزید کچھ نہ کہہ سکا۔

امیر المومنین :- مولوی ابراہیم سیالکوٹی نے مولانا جامی کا
فارسی شعر نقل کر کے آجکل کے دہائیوں کی طرح مولانا جامی
کی تحقیر و تمسخر کر بکھڑے۔ "النا عارف جامی رحمۃ اللہ علیہ اور
قدس سرہ کے الفاظ کے ساتھ انہیں یاد کیا ہے۔ اور اپنے
کو کتوں سے بھی کمتر قرار دیتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ "میں اسگ
مدینہ کی اس نسبت سے بھی کمتر نسبت والا ہوں۔" یعنی
سگ مدینہ کی نسبت مجھ سے افضل و اعلیٰ ہے۔ (مختصراً)
(کتاب "بیراجا میرا" ص ۱۹-۲۵) دہانی یہاں کیوں غافل

شیر پنجاب :- غیر مقلد مولوی ثناء اللہ دہانی امرتسری کو
"سردار المحدثیت و شیر پنجاب" کہا جاتا ہے۔ چنانچہ ان کی سوانحی
تیرت ثنائی "میں مولوی عبدالمجید سوہدروی دہانی نے کتاب
کے اندر اور باہر ٹائٹل پر بھی نقل کیا ہے۔ "شیر پنجاب سردار
المحدثیت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ فاضل امرتسری" ایک مشہور
شعری ملاحظہ ہو۔ مولوی ابوالوفاء ثناء اللہ
آہ شیر خدا ثناء اللہ

ناز شہ دار علم دیوبند
شیر پنجاب تھا ثناء اللہ (تیرت ثنائی)
لہذا انصاف :- شیر ایک درندہ و موذی حیوان ہے اگر
مولوی ثناء اللہ کی بہادری ظاہر کرنے کیلئے اسے شیر خدا
اور شیر پنجاب کہنا روا ہے تو بطور مجرّد تواضع سگ مصطفیٰ
اور سگ مدینہ کہنے پر بخیر و دیوبند کیوں لرزہ بر اندام ہو
جاتا ہے۔ اور ان پر شرک و بدعت اور تحقیر و تمسخر کے دورے
پڑنے کیوں شروع ہو جاتے ہیں؟

چیلنج :- کوئی بخدی دہانی جواب دے کہ ایک حیوان شیر کی نسبت
خدا تعالیٰ کی طرف اور خطہ پنجاب کی طرف کس لحاظ سے قابل تہنیت
و جائز ہے۔ اور دوسرے حیوان کتے کے لفظ کی نسبت حبیب

اف توبہ سستی شہرت کے حصول کے لیے شرمناک کذب بیانی و لاف زنی

برعکس اعلان فرما رہے ہیں۔ کہ

”بھارت کے بعد ہمارا ہدف اسرائیل ہے“

خدا جانے مقبوضہ کشمیر کا مسئلہ کب حل ہوگا۔ بھارت کب
تغیر ہوگا اور پھر امیر لشکر طیبہ اسرائیل کو کب ہدف بنائینگے۔

اتنی بیہ پلائی داماں کی حکایت

دامن کو ذرا دیکھو ذرا بند قبا دیکھو

یاد رہے کہ قبل ازیں اگست ۱۹۹۹ء کے مجلہ ”الدعوۃ“ میں

بھی یہ اعلان شائع کیا گیا تھا کہ۔

اگر کفار نے عزتیں لوٹیں یا مسجدیں گرائیں

ہم دنیا کے ہر خطے میں ان کا قتل عام کریں گے

لیکن کفار کے کئی مسجدیں گرانے اور خواتین کی مسلسل بے

حرمتی کرنے کے علاوہ بالخصوص باہری مسجد کی شہادت کا اتنا بڑا

حادثہ جانتے نہ رہے مگر لشکر طیبہ کے ترجمان کے اعلان کے

کے مطابق کون کون سے ”ہر خطے“ میں کفار کا قتل عام کیا گیا ہے؟

لہذا جس طرح یہ اعلان جھوٹا ثابت ہوا اسی طرح بھارت کے

بعد اسرائیل کو ہدف بنانے کا اعلان بھی محض جھوٹا پرائیگنڈ اور

عوام کو درغلانے اور چندہ خورنے کا ایک موثر ذریعہ ہے۔ ورنہ

اگر لشکر طیبہ کی اتنی ہی قوت اور پاد ہے تو پہلے انہیں سرنگر کو

ہدف بنا کر اور پنگلہ دیش کو واپس لوٹا کر اور حسب سابق متحدہ

پاکستان بنا کر اسلام آباد پاکستان کا منکھور ہونا چاہیے۔ لشکر طیبہ کی

مذکورہ کیفیت و صورت حال پر شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا درج

ذیل شعر کتنا فٹ بیٹھتا ہے۔

تو کار زمین رانکو ساختی

کہ با آسمان نیز پراختی

﴿نام نہاد ”لشکر طیبہ“ کے سربراہ حافظ محمد سعید نے اپنے
ایک بیان میں کہا ہے کہ ”بھارت کے بعد ہمارا ہدف اسرائیل
ہے۔“ (روزنامہ خبریں لاہور ۱۰ جولائی ۲۰۰۷ء) ﴿ہماری
دعا ہے کہ کاش ایسا ہو جائے پھر اس سے بڑھ کر عالم اسلام و اہل
پاکستان کے لیے اور کیا خوشخبری ہو سکتی ہے؟ لیکن جن لوگوں کو
قدرت نے عقل و تدبیر اور انصاف و سچائی سے بہرہ ور فرمایا ہے
ان کے نزدیک حافظ صاحب کا یہ اور اس قسم کے دیگر مبالغہ
آمیز ہوائی اعلانات و بیانات کا حقیقت و مشاہدہ سے کوئی تعلق
نہیں اور فی الحقیقت صرف اور صرف سستی شہرت اور سیاسی و
دنیوی مفادات کے حصول کے لیے اس قسم کا جھوٹا پرائیگنڈ
بہتلسل کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ ﴿چونکہ نجدی دیوبندی وہابی
عقیدہ کے مطابق (معاذ اللہ) خدا تعالیٰ بھی مکر کرتا اور جھوٹ
بول سکتا ہے۔ اس لیے فرقہ وہابی وہابی لشکر طیبہ جیسے وہابیوں کے
لیے مکر و فریب اور جھوٹ بولنے میں کوئی قباحت و عار نہیں۔
جیسا کہ امام الہادیہ مولوی اسماعیل دہلوی نے رسالہ بکروڑہ میں
لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ کے لیے جھوٹ بولنا ممکن ہے۔ اس لیے کہ
اگر ایسا نہ ہو تو لازم آئے گا کہ قدرت انسانی قدرت ربانی سے
زائد ہے۔ (ملخصاً)

فَاللّٰهُ الْمَشْتٰكِي وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

بہر حال مذکورہ قسم کا جھوٹا پرائیگنڈ امیر لشکر طیبہ کا مشن ہے
اس لیے کبھی دہلی کے لال قلعہ اور کبھی واشنگٹن کے صدارتی
محکم پر پرچم لہانے کی ہوائیاں چھوڑی جاتی ہیں۔ حالانکہ نظر
بظاہر اس کی حقیقت کچھ بھی نہیں۔ تعجب ہے کہ سرنگر تو ابھی
فتح نہیں ہوا، رکارڈ گل سے مجاہدین، فوج کی واپسی کا تنازعہ مسئلہ
ابھی تازہ بنا رہا ہے اور امیر لشکر طیبہ ان تمام حقائق و شواہد کے

خبردار۔ ہوشیار۔ احتیاط

بے شک اگر کوئی واقعی مخلص ہے اور صحیح عقیدہ صحیح نیت رکھتا ہے تو بے شک اس کا جہاد فی سبیل اللہ بڑی نیکی و عبادت ہے لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ۔

اس کے لاکھ سجدے بھی کام آئیں سکتے

عظمت محمد ﷺ سے قلب جس کا خالی ہے

اور اس بات کو نہیں بھولنا چاہیے کہ۔

اللہ اللہ چاہے کتنا کرے

اہلسنت نہیں تو کچھ بھی نہیں

عشق حضرت نہیں تو کچھ بھی نہیں

عشق احمد نہیں تو کچھ بھی نہیں

جبکہ ڈاکٹر اقبال نے بھی یہ فرمایا ہے کہ۔

جان ایمان مغز قرآن روح دیں

ہست حب رحمة للعلمین

یعنی رسول اللہ ﷺ کی دل میں عظمت و ادب جان ایمان اور روح عبادت ہے لہذا لشکر طیبہ کے وہابیوں کی طرح اگر کسی کے دل میں عشق رسول و عظمت حبیب نہیں تو محض جہاد و غیرہ نعرہ دیکھلاوا قابل قبول نہیں۔ یہ لوگ اپنے جملہ ”الدعوۃ“ میں اپنے مردوں اور مقتولوں کے متعلق تو بار بار لکھتے ہیں کہ ”وہ شفاعت کرائیں گے“ ستر ستر افراد کو جنت میں لے جائیں گے لیکن رسول اللہ ﷺ کے متعلق یہ عقیدہ باطلہ رکھتے ہیں کہ ﴿﴾ جس کا نام محمد ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں ﴿﴾ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا ﴿﴾ میں اپنی جان تک کے بھی نفع نقصان کا مالک نہیں تو دوسروں کا کیا کر سکوں ﴿﴾ میں آپ ہی ڈرتا ہوں دوسروں کو کیا چاؤں ﴿﴾ وہاں میں کسی کی حمایت نہیں کر سکتا کسی کا وکیل نہیں بن سکتا۔ (وغیرہ الک من الخرافات حوالہ فقہیہ الانبیاء)

لجئے فکر یہ : امیر لشکر طیبہ کے جھوٹے پراپیگنڈا اور اس قسم کی لاف زنی افواج پاکستان کی بھی توجہین و تحقیر ہے۔ کہ جو کام اور اعلانات افواج پاکستان نے نہیں کیا۔ لشکر طیبہ کی طرف سے ایسے اعلانات کئے جا رہے ہیں۔ کیا لشکر طیبہ کی پاور افواج پاکستان سے بھی بڑھ کر ہے یا افواج پاکستان کی موجودگی میں اس کی کوئی ضرورت ہے؟

شاید امیر لشکر طیبہ کے اسی قسم کے اعلانات و بیانات کیلئے بڑھک بازی مجنوں کی بڑا اور شیخ چلی کی تعلی کے محاورے ضرب المثل ہیں۔

الحاصل جس طرح جہاد فی سبیل اللہ اور کفار اشرار پر غلبہ و تسلط کا جذبہ بہت عمدہ ہے۔ اسی طرح مسلمان کے لیے زبان و اخلاق کی پاکیزگی حقیقت جہانی اور سچا بول بولنا بھی بہت لازمی چیز ہے۔ بڑھک بازی مجنوں کی بڑا اور شیخ چلی جیسے دعوے کسی سچے مسلمان اور ذمہ دار رہنما کے شایان شان نہیں۔ علاوہ ازیں جس طرح پست ہمتی و بزدلی قابل مذمت ہے۔ اسی طرح لاصاصل بلند بانگ دعووں پر پورا نہ اتر سکتا اور خواہ مخواہ مایوسی پھیلانا اور افواج بازی و جھوٹا پراپیگنڈا کرنا بھی بہت سنگین جرم ہے اور پہلے تول پھر بول اور کلمو الناس علی قدر عقولہم بھی بڑی ضروری چیز ہے۔

بہر حال جو لوگ واقعی جہاد فی سبیل اللہ کا جذبہ صادق رکھتے ہیں انہیں اس میں کذب بیانی لاف زنی اور مغالطہ آفرینی و جھوٹے پراپیگنڈا کی آمیزش کر کے مخلوق خدا کو دھوکہ نہیں دینا چاہیے اور انہیں غلط تاثر دے کر ان سے چندہ بطور کر دینی قومی امانت کو اپنی اور اپنی پارٹی کی تشہیر و نمود و نمائش اور اپنی آسائش و تکلفات پر خرچ نہیں کرنا چاہیے جیسا کہ ”لشکر طیبہ“ کا یہ عام معمول ہے کہ ویسے تو سنی بریلوی مسلمانوں کو مشرک و بدعتی گردانتے ہیں لیکن در بدر پھر کرا انہیں جہاد کے نام پر غلط تاثر دے کر ان سے چندہ بھرتے اور آئے دن جگہ جگہ کیپ لگا کر مانگتے پھرتے ہیں جبکہ تحریری و تقریری طور پر وعظ یہ کرتے رہتے ہیں کہ غیر اللہ سے مانگنا اور انہیں مددگار جاننا مشرک ہے۔ نف ہے۔ ایسی دورنگی تو حید پر جس میں شہرت و نمائش اور ذاتی و پارٹی مفادات کے لیے دغہ پالیسی کے تحت سادہ لوح مسلمانوں کا استحصال کیا جائے۔

الاعتصام کی نظم یہ آستانے کے جواہر ہیں

(از سید عارف محمود مجبور رضوی گجرات)

سب سے برے جہاں میں ہیں دوستو دہلی
ہم سب کو جانتیں گستاخ کس قدر ہیں
• میلاد کا تو صلہ جائز نہیں ہے لیکن
• میلاد مصطفیٰ کی محفل تو کھڑی بدعت
مرزا نے قادیان سے پائی ہے ان سے کھٹی
لکھا کھاکے کوئے اندھا گنگو ہی ہو گیا ہے
قتیل دہلوی نے کافر کیا ہے سب کو
• انگریز کی اطاعت ایمانِ تجدیت ہے
• ملائے دہلوی نے رکھی جو میم گھر میں
ان کا خدا ہے جھوٹا ان کا نبی ہے مردہ
تو ہیں مصطفیٰ تو ان کا دھرم ہے یارو
ان کی منافقت کی تاریخ ہے بھانک
جب ہو مقادیر پناہ بدعتی بھی جائیں
ان کے بڑوں کے چہرے بگڑے ہیں زندگی میں
نماز احمد رضا ہو تیری تربیت ریاضِ حیات
مجبور تیرے نشر جیسے نہ ان کو دیں گے

کیونکہ تیرے نشانے دراصل ہیں عقابِ

عہدِ انبیاء بعد ائمان (تذکرہ حسین دہلوی)

کتاب کا مقصد اور موضوع

ہوشیار اے سنی مسلمان ہوشیار

جہاد فی سبیل اللہ اور جہاد کشمیر میں مجاہدانہ کردار ادا کرنے کے لیے

سنی نوجوان متوجہ ہوں

اور جہاد کی ٹریننگ جنگی ساز و سامان کے طریقہ استعمال کی تربیت

اور دیگر تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لیے

درج ذیل پتوں پر رابطہ قائم کریں۔

مرکزی دفتر آل جموں و کشمیر سنی جہاد کونسل والبرق مجاہدین

جامع مسجد نقشبندیہ بی بلاک ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ

دفتر تحریک جہاد کوٹلی آزاد کشمیر (اکاؤنٹ نمبر ۱-۲۹۰۹)

دفتر تحریک جہاد بزم رضویہ ۷۳/۳۴ ادا تانگر یاد امی باغ لاہور

دفتر تحریک جہاد جامع مسجد شان مدینہ ٹینکی والی جی ٹی روڈ کامونکی ضلع گوجرانوالہ

یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

یا اے اللہ

مکتبہ رضائے مصطفیٰ کی تازہ پیشکش

اعلیٰ حضرت کی سٹو سالہ تصنیف

اللوکیۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ

سل السیوف الہندیہ علی کفریات بابا النجۃ

معروف بہ

کفریات بابا وہابیہ

۱۲/-

ملنے کا پتہ: مکتبہ رضائے مصطفیٰ ۱ دارالسلام
گوجرانوالہ

مدرسۃ الکتابت نورانیۃ المساجد